

# حالات شاہ ابوالغوث گرم دیوان، بحیروی علیہ الرحمہ

ولادت: ربیع الآخر ۱۱۰۰ھ بمقام بحیرہ، وصال: ۲۵ رجبی الآخرہ ۱۱۷۸ھ

مدفن: لہرا، قریب مبارک پور اعظم گڑھ، یوپی، ہند

## مناقب غوثی

از

شاہ شمس الدین حیدری علیہ الرحمہ  
مرید و خلیفہ شاہ ابوالغوث گرم دیوان علیہ الرحمہ

فلسی نسخہ، بدست مبارک:  
علامہ محمد احمد مصباحی  
ناظم تعیمات جامعہ اشرفیہ مبارک پور

الاسلامی نیٹ

www.alislami.net



## تقدیم مناقب غوثی

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله رب العلمین، والصلوة والسلام علی سید الانبیاء  
والمرسلین، وعلی الہ واصحابہ اجمعین،

یہ کتاب مناقب غوثی حضرت شاہ ابوالغوث گرم دیوان شاہ علیہ الرحمہ (۱۱۰۰ھ-۱۱۷۸ھ) کے حالات پر مشتمل ہے اور ضمناً ان کے آبا و اجداد اور کچھ بھیرہ کے حالات بھی قید تحریر میں آگئے ہیں۔ یہ کتاب بزبان فارسی ابھی تک قلمی ہے۔

اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ آج سے قریباً تین سو برس پہلے شاہ ابوالغوث علیہ الرحمہ کی مبارک زندگی ہی میں ان کے خلیفہ شاہ شمس الدین حیدری علیہ الرحمہ نے تحریر فرمائی ہے۔ اس سے اس کتاب کی اہمیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

انھیں کے خاندان کے ایک بزرگ شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ (م ۱۳۹۸ھ) ساکن دھاواں، ضلع غازی پور کے پاس اس کتاب کا ایک قلمی نسخہ موجود تھا۔ برادر محترم حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم العالیہ نے (۱۳۹۸ھ) میں وہاں جا کر، قلمی نسخہ حاصل کر کے، ان کی حیات ہی میں پوری کتاب کی نقل حاصل کر لی تھی۔ ان دنوں ابھی نوٹو کاپی کرنے کرانے کا دور نہیں آیا تھا۔ یہ کتاب فارسی زبان میں تقریباً ڈھائی سو سے زائد صفحات پر مشتمل تھی، جو فل اسکیپ سائز پر باریک قلم سے ۱۱۲ صفحات پر منقول ہے۔

**نقل کرنے کا زمانہ:** ۲۴ شعبان تا یکم رمضان ۱۳۹۸ھ مطابق ۳۱ اگست تا ۷ جولائی ۱۹۷۸ء۔  
**بمقام:** فتح پور اٹواں، ضلع غازی پور، برمکان، مولانا حافظ قاری محمد فضل حق صاحب دام ظلہ بن حافظ عظیم الحق خاں مرحوم۔

### غازی پور کا سفر

[مجھے اپنی ڈائری میں لکھا ایک جگہ سفر نامہ مل گیا]، اس کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

بتاریخ ۲۲ شعبان ۱۳۹۸ھ مطابق ۲۹ اگست ۱۹۷۸ء سینچر کو مولانا محمد اسلم صاحب گورکھ پوری علیہ الرحمہ (جو بھائی جان کے دوستوں میں تھے) بھیرہ، غریب خانہ پر تشریف لائے، انھوں نے قبلہ بھائی جان حضرت مولانا محمد احمد مصباحی مدظلہ العالی کو خبر دی کہ مولانا فضل حق (غازی پوری) نے آپ کو بلایا ہے، وہ جمشید پور سے مکان (غازی پور) آچکے ہیں، اور ان کے والد جو علاج کے سلسلے میں جمشید پور گئے تھے، وہ بھی ساتھ آئے ہیں۔

چوں کہ مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب مدظلہ العالی کے ساتھ، بھائی جان کا یہ بہت دن سے پروگرام بن رہا تھا کہ **مناقبِ غوثی** نقل کر لی جائے، اس کا قلمی نسخہ دھاواں، ضلع غازی پور کے بزرگ، حضرت شاہ فخر الدین صاحب کے پاس ہے، اسی لیے مولانا موصوف نے اس تعطیلِ کلاں میں، بلوایا تھا کہ اس لمبی چھٹی میں یہ کام ہو جائے۔

خیر، ہم لوگ اتوار کی صبح، غازی پور کے لیے روانہ ہوئے، ڈھائی بجے مولانا حافظ فضل حق صاحب مدظلہ العالی کے مکان پر ہم پہنچے دوپہر کا کھانا وہیں کھایا۔ حضرت باہر کہیں گئے ہوئے تھے، ساڑھے تین بجے تشریف لائے۔ اس زمانے میں یہ فون اور موبائل، کاسٹم نہیں تھا کہ پہلے سے خبر ہوتی۔

ظہر کی نماز پڑھی گئی اس کے بعد فتح پور اٹواں سے دھاواں کے لیے روانہ ہو گئے اس وقت ہم تین افراد تھے، قبلہ بھائی جان مدظلہ العالی، مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب مدظلہ العالی جو بھائی جان کے رفیق درس ہیں، اور یہ راقم الحروف احمد القادری۔

حضرت شاہ فخر الدین علیہ الرحمہ سے ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔ انھوں نے میرے لیے حصول علم کے لیے دعا فرمائی، اور بڑی شفقت فرمائی (اُس وقت میں جامعہ اشرفیہ کے ابتدائی درجہ کا طالب علم تھا)۔

وہ کتاب **مناقبِ غوثی** دستیاب ہو گئی، وہاں سے عصر کی نماز کے بعد فتح پور اٹواں کے لئے واپس ہو گئے۔ وہ رات حضرت مولانا حافظ محمد فضل حق صاحب مدظلہ العالی کے مکان پر گزار کر، صبح، میں روانہ ہو گیا۔ اور قبلہ بھائی جان مدظلہ العالی پوری کتاب نقل کرنے کے لئے وہاں رک گئے۔

وہاں سے مولانا قاری نور الحق صاحب (علیہ الرحمہ) کے ہمراہ شہر غازی پور پہنچا، وہاں کی شاہی مسجد اور قدیم مدرسہ چشمہ رحمت کا انھوں نے دیدار کرنا مجھے رخصت کیا، پھر ایک بجے محمد آباد

گوہنہ پہونچ گیا، یہ دو شنبہ کا دن تھا۔ (از قلمی ڈائری ص ۱۲، ۱۳۰ ملخصاً و تصرفاً)

کسی مخطوطہ کو پڑھنا، سمجھنا پھر اسے نقل کرنا یہ آسان کام نہیں، وہ بھی غیر مادری زبان میں، بلاشبہ، یہ قبلہ بھائی جان، حضرت مولانا محمد احمد صاحب مصباحی دامت برکاتہم العالیہ کا اہم علمی کارنامہ ہے۔ یہ عظیم کام کسی ادارے کے تحت نہیں کیا گیا ہے بلکہ آپ نے خود اپنا قیمتی وقت صرف کر کے انجام دیا ہے، اس سے آپ کے علمی ذوق و شوق، مخلصانہ محنت، اسلاف سے محبت، بزرگوں سے نسبت، علمی اثاثے کی قدر و منزلت، ان کی سیرت و سوانح سے انسیت، ملت کے کاموں کا درد، ان کو سہرا انجام دینے کا ملی جذبہ، کس قدر روشن و منور ہو کر سامنے آجاتا ہے۔ اس طرح کے کثیر اور اس سے بڑے بڑے متعدد واقعات و کارنامے کی تفصیل کے لئے علامہ محمد احمد مصباحی، احوال و افکار، کا مطالعہ فرمائیں، یہ حضرت مولانا توفیق احسن برکاتی، استاذ جامعہ اشرفیہ مبارک پور کا قلمی شاہکار ہے، جو جماعت رضائے مصطفیٰ، برطانیہ کی جانب سے مطبوع ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ، استاذ محترم، حضرت بھائی جان قبلہ کا سایہ، امت مسلمہ پر دراز فرمائے، ان کی برکات، ہم جمیع اہل سنت پر قائم و دائم رکھے، ان کی تالیفات و تصنیفات و خدمات کو دوام بخشے، اس مخطوطہ کے نفع کو عام و تمام فرمائے۔

آمین، بجاہ حبیبہ سید المرسلین، علیہ و علی آلہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم

احمد القادری مصباحی

اسلامک اکیڈمی آف امریکا

۲۶ رجب ۱۴۴۳ھ ،

۲۸ فروری ۲۰۲۲ء بروز پیر

حالات مشاهیر ابوالغوث گرام دیوان بھروی  
مذہب ابراہیم قریب آباد پور

# مشافہ

از : مشاہیر شمس الدین حیدری  
میرزا و خلیفہ مشاہیر ابوالغوث گرام دیوان

پیشہ : میرزا دین احمد پور مشاہیر کریم بن مشاہیر حسن بن مشاہیر باسط علی بن مشاہیر عبد العظیم بن مشاہیر ابوالغوث گرام دیوان پور  
مشاہیر فضل حسن بن مشاہیر پور

حمد و ثنائے بی پایاں مرخالیقے را سزد کہ در مکتان معرفتشن عند رب جان عارفان بترسم ماغزناک  
حق معرفتک مترجم است ، و در چنستان عبادتش طوطی لسان عابدان بکلام ما عبد ناک حق عبادتک  
مستکلم - بادشاہ کہ تلم حاصلہ احد خطبہ احد پشاد است ، صدے کہ اللہ احد صد رقبہ صدیت اور ،  
صافنے کہ نیز ارکان گنبد آساں برابر اخراخت ، ہادے کہ انبیا و اولیاء سلم ہدایت کا خانام  
ساخت ، تعالیٰ شانہ و تعالیٰ ظہم برہانہ - و درودنا سجد و دربر باعث ایجاد عالم و غیر اولاد  
آدم رسول الثقلین سید الکونین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم علی آلہ السلام واصحابہ اکرام  
اما بعد ینقول راجی الی رحمۃ رب الارباب نور محمد کا میاب غف اللہ ذنوبہ کہ  
چون این احقر الانام دریں ایام فرخندہ انجام بدریانت سادت بفضل عنبہ علیہ حضرت قبلہ اقطاب  
وافراد صبر بالرحمن مشاہیر انوش گم دران مدظلہ السامی بہر اندوز دارین گردیدہ در بشر  
ملازمت قبلہ کونین مشفق مکریمی شیخ شمس الدین سلمہ الدرقابی مشرف گشتہ شیخ فکرور کتاب  
مناقب عنوشی را کہ در احوال آنحضرت تصنیف نموده اند ، و باعث مستغنی خدمات آستانہ  
متبرکہ و کثرت امور ضروری فرصت نمی یافتند تا بنظر ثانی ماسکن و قیام عبادات و مسانی ملحوظ نمایند  
لہذا باین بندہ فرمودند کہ این کتاب را ہمراہ خود بردہ بنظر ثانی تصحیح باید کرد کہ موجب سادت  
دارین است - بندہ این مقدمہ را سرمایہ سادت خود دانستہ بدل و جان قبول نموده در  
تصحیح سعی گردید - خود بسبب محل از جانب خود نا پدیدہ ندرج ساخت ، و اشارت بلفظ  
نا پدیدہ کردہ تا خوانندگان بفرمایند مسطورہ محتظی و مسرور شوند و خاطر نیز شریب واجہ  
با انجام رسانید -

عنوان کتاب از مصنف

حمد بچند و ثنائے بیحد و تصور تماثیل کنن نیکون را کہ بنام ابداع و کلک اختراع  
چندین نقوش گوناگون بر صفحہ ہستی پیدا نمودہ و این لسان انسان را با انواع کلمات ناظرین اختر  
صلہ بہ ثنائے خود گفتودہ

خداوند کے عالم کرد موجود - نہاد نمود نہاد آدمی جو

جو ادے کہ بنیم جسم خود خزان علمایہ بنیہ برین جمیع مخلوقات بناوہ ، و حقے کہ بکلم  
عظیم خلیق البراب ترجات لاریہی برودے سا پر کونماث کش و حکیم کہ حکمت بالزلباطراض  
با پر نعمت دوست برودے آب مہد ساخت - و الی الارض کیف سلطت - قادرے کہ  
ہوے آب بقدرت کامله سقف سازی بے مددکاری آلات ، و دستبازی ارکان بر اخراخت ،  
و الی السماء کیف صافعت - صافنے کہ پر شب ز فکے شام را در اے مصغری از خم نیکی  
در دہر - کزلے کہ بر روز و روعے صبحم را کلیمہ کم بریم حیانت برودے خزان می نبرد -  
لمی سے قادرے کہ کمال قدرت او - کار و باری جہاں مسلم شد  
ذات پر اہر صفائے پانف - از صفائے کہ کہ مرم شد

گاہے کہ بغضب جاری از تنور پیر زان طرفانہ کشر کہ سفینہ نوح بحسنت تمام افزان نبات یافت  
 و گاہے برحم رحمانی غرقاب نیلی را دیکستان نماید کہ قوم لوی بغزانت طلال کلام با سوسنتاقت  
 ۵ گاہے چون بصفت ہم مثال سو صرف سدر عز از بل باں تقویب مردود در گاہ گشت ، البی  
 واستکبر و کاف من الکافرین - و گاہے چون بنور اکم حادی تجلی نمود ابراہیم باں  
 بیگانگی خلیل با رگاہ ، حنیفا و ما انا من المشرکین ، من یمدی الله فلا مضل له ، و  
 من ینزلہ فلا مادی له ، در اینجا دلیلے است سالمے و بر بارے است مالمی ، هو الله الوجد  
 کہ خطبہ وحدانیتش نقل هو الله احد آشکار است - هو الفرد المتفرد کہ طغرائے فردانیتش  
 لم یکن له کفدا احد ہو پراست - لا اله الا هو الذی نور قلب المؤمنین بانوار اسلام  
 والظنی لسان اللسان بفضاحة الکلم - تمامے شانہ و تعظیم برہانہ -

آنجاکہ کمال کبریاء فرود - عالم نبی از بحر علمے فرود  
 مارا چه حد حد و شنائے فرود - ہم حمد و شنائے فرود

وصلوات طیبات و تحیات ز اریات علی النبی الامی النورسی المکی المدنی الابطحی التہامی بول  
 الثقلین جدا السبلین سید الکونین مسند نشین قاب قرسین ناخ کریمت و انجیل ، نامخ طلت البرصم  
 خلیل کہ نور شرفش بہرمان اول ما خلق الله نور ہی نقطہ پر کار ایجاد است ، و ذات سبکون

۶ بہ مصرف کنت نبیا و ادم بین الماء والطين قصر موجودات را ذات السماوات

شمسہ نہ مسند صفت اخوان - ختم رسل خاتم و پیمانہ ان  
 احمد رسل کہ خرد خاک اوست - ہر دو جهان بستہ فزائے اوست  
 تازہ ترین منیل صبرے ناز - خاص ترین گہر دریاے راز  
 سنبل اد سنبلہ روز تاب - گوہر او سل گر آفتاب و  
 خندہ خورش زان نزدے شکرش - تابندہ آب صدف کریش

و علی الہ الامداد اصحابہ العظام الی یوم القيام -

آما بعد جنین گوید فقیر چہ بندہ و تقصیر لابل ارش در بہری شمس الدین حیدری کہ قابل ایرتھام  
 و جابے این بر اسم است کہ چون از ایام صفر سن بازائے تلطفات جناب ولایت کاب نظم الزوار احدیت  
 مہبط آسمان فردیت مبرا از سوایب و لوٹ قطب ازاد حضرت شہ ابوالنور اللہ تلال اخفالم مہربیت پروردگار  
 یافتہ شکر این نعمت را کہ حدے و نہایے ندامد بگرام زبان ادانایم

شکر فیض تو چمن چون کنداے بہار - کہ اگر خار زگی ہم پروردگار است

۷ اکثر کتب تواریخ متضمن ذکر احوال انوار شیح سلف رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین علیا کہ میگردم از دنیا  
 یک احوال با کمال انبساط ذوق و لذت حاصل چسخت ، اکثر بخالم میگذشت کہ از شرح احوال آنحضرت دولت آبادی  
 و مسامت سردی حاصل نماید لیکن ما ایں مدت اتفاقا فراموش شد ، و ایں غمناک بچنان در پردہ تصویر میماند -  
 فی الحقیقت موجب توقف آن بود کہ در حدود انقدر سر ما علی علم و بلاغت فہم چنانتم کہ محرم کسلا میل در غلیم  
 کردم و جبارت در پس از خلیہ بنایم - غانا چون دل حلاوت منزل تلقن و تموشن تمام داشت بہ اختیار

در بیان اتمام فرخنده انجام روزه ذی حجه سیزدهمین از جمیع و چهارم بجای است قدم در بیان راه سیرت  
 هیچ اندیشه عبارات رنگین و استعارات نگین در دل نیاوردیم. معنوی علی الله نظر سبب سیرت  
 آن بزرگاشتم در این رسم را بمناسبت غوثی در رسم گردانیدیم — انکار از  
 بیان روزگار و فضیلت از انصاف که جزا پراختیار را جلدی با چه قبولیت رنگین میمانند و  
 در آثار آنار را بسوزان بخسین و زمین می بخشد آنست که چو این رسم را بنظر لطیفه  
 محو فرمایند سبب و غلا آنرا بنام الف و کرم اصلاح فرمایند و این کتاب مشتمل است بر  
 ۵ باب اول در بیان ولادت با سعادت حضرت در شد حقیقی از صورتی که آینه آینه بلوغ  
 و آنچه بر او مناسبت دارد

باب دوم در بیان ایام بلوغ و ظهور است و غوثی الهی و بر آمدن و از خانه در طلب بر شد کامل  
 و بهره یافتن از انصاف سبب و آنچه بر او مناسبت دارد  
 باب سوم در عقده مناسک است حضرت و آنچه بر او مناسبت دارد — باب چهارم در اخلاص کردن  
 کتاب حرمت در سبک مناسبات است آنست که فیضان و بسوزان تلخ فضا است از محبوب الرحمن بر حال  
 این طایفه صادق — باب پنجم در بیان کرامات و خوارق عادات آن حضرت — باب  
 در بیان رضای تحمل و قناعت و مواعظ آن حضرت  
 باب ششم در بیان کرامات و خوارق عادات آن حضرت  
 باب هفتم در بیان کرامات که آن حضرت بخلقه فرود داشته بودند  
 باب هشتم در بیان احوال جداد بزرگوار آن حضرت و مشتمل بر ذکر بعضی بزرگان این دیار —

پرسیده نامزد کتاب حروف اگر چه بر روی پانته و از خاک برداشته آن حضرت است اما از  
 ارادت و بیعت حضرت قدوة الشیخ و الابرار زبده الاوتاد و الاخیار نعم من نعمات بمشایب زندگی  
 قطب زبان حضرت ششم اندیم احمد چراغ هدایت مدد الهی للال الارض و علی صفای المریدین و الالین  
 ۹ و استقامتین الی ابرم الاین داد و یاد پانته و خلیف قطب اکبر محبوب رب العالمین حضرت ششم صدر الدین  
 ۱۰ بی چراغ هدایت است مدد سره اشرف شده شکر این نوع مراد است علی کلام زبان تو انوار کرامت  
 که در للال کرامت این دو بزرگوار برگزیده بارگاه احدیت استراحت پانته — انصاف بر جا کرد  
 مجمل عبارت حضرت در شد حقیقی یافته شود است از حضرت ح. ابر الی انوار کرامت و چون در انوار کرامت  
 است چون در این مقام ذکر آن حضرت بجز در شکل و ضمناً در بیان آمده پس لازم است که از او صفات  
 خوارق و عقاید و در علم آنرا چه ذات و الا صفات و در مستثنی الاوصاف است. اما  
 تنها آنچه ناگزیر است بدانستنیف محسوس از حضرت قطب اکبر مدد الاین حاجی چراغ هدایت  
 کرامت با برکات حضرت و سیر و شکر ذکر بزرگان و بزرگان بر صفات است  
 چون حضرت قطب اکبر مدد الاین بزرگوار است چراغ هدایت سواد چه سواد را از صفات  
 کفر و شرک را می چویند پاک و صفات ساخت طریقه عالم را بنور حق تعالی و طریقه او است گردانید



و منقضي الراجحیت اولاد پاک نهاد و در سمرقند ولایت فسر و نایب باشند - اول حضرت شیخ الاسلام  
 صلوات الله علیه شہداء قدس سرہ از بی بی محروسہ دختر سلطان تغلق بادشاہ و بی بی تولد نمود آفتاب ولایت  
 بر او حج ہر ایت لاس گشت در وقت صبی از لڑکامات عجیبہ و خوارجات غریبہ بطہوری آمد  
 در خدمت پیر عالمیہ و جہاد اکبر اللاحقہ رعایت نموده مقامات کالیغہ صوفیہ قدم بقدم طی کرده  
 بمقامات عالی رسید -

لمرورہ نہ آفرین ہزار ہا پرے - کہ بہ پرورد اینچنین سپرے  
 چون نگردد چنین سپر کامل - کہ پیر بود کیمیا نظرے  
 از ہنر بائے فرستہ صوفی - زد و سطل مانند پیکرے  
 پس کہ از دو حلقہ ولایت مخگر - حق عطا کرد خوشترے پیکرے

نغمہ او صافش ہمیں پسند خواہد بود نظر ہر دو باطن از حسب رجب وارث سلطنت کوین بود تکرارے -  
 حضرت شیخ بہاء الدین قتال قدس سرہ از ان در دریاے سلطنت صوری و منوری بر صدر ولایت کہ  
 ارت و بے بود و حکم نمود بہر ارہ در تصفیہ باطن میکوشید تا آنکہ جام نفاخرت جو پیر خود نوشید  
 خوارتی عادتش از حوصلہ نمر پیرون بہت جانیکہ گشت خرف سپرے - حضرت  
 حضرت شیخ علاء الدین قتال بن حضرت مجتہد بہاء الدین قتال بر صدر ولایت و سند امننت تکلیف زد -  
 صلا با مجاہدات صافی نام و دیوت حیات در ان امننت چنان روانداشت ، ماوام کہ نزد صاحب  
 با محسوب حقیقی باخت قدس سرہ

حکمت شیخ راجو قتال بن شیخ علاء الدین بے صاحب کرامات و عالی مقامات بود از وسع اثر نوادر  
 بطہور پیرت ، از انصاف اندیشیدہ با پیرا دکان پذیرا خست - لہر لہر پسندیدہ و روشن دیکر نظر  
 بہت قدم بقدم بر طریق اجساد ہی لائت ، در وقت خود وارث سجاد و چہر انگریز بارگشتند  
 و بفرمود قدس سرہ -

حضرت شیخ عبدالکریم بن حضرت شیخ راجو قتال در دریاے منیت شمع خلوت نماز خاص بود  
 در ترک و تجرید نظیر بنداشت - خوارق عجیبہ از وسع بسیار نظر ہر شدہ اینچہ و پیرا در طریق  
 دست دادہ قلم از تحریر ان مامراست قدس سرہ -

حضرت شیخ فتح اللہ بن حضرت شیخ عبد اللہ - ست بہا ز بلند پرواز عالم لایوت بود ، امام  
 روزگار بر مشیخت و اظہار مندم زاد گراو کہ در ایام سن زلف و توجہ خاوردت محترم بودند  
 ذاتش با منظر صفات ، و صفاتش با منظر ذات تراں خوانند قدس سرہ -

حضرت شیخ نظام الدین بن حضرت شیخ فتح اللہ - صاحب مقامات عالی بود ، در مجاہدات نفس کرکن را  
 لطف و منقا ساخته و در بیاضات حق و تصفیہ باطن بردانہ کوشیدے ، بہر ارہ جام اللام در حق  
 الہی صحت بقوی تمام رسیدے قدس سرہ -

حضرت شیخ ابو الفتح بن حضرت شیخ نظام بے صاحب حال و صادق مقال شرح حلقہ ارباب

تصرف و بهترین اکابر اهل سعادت بودند و انقدر با هم بود و در کمال کبریا و کرامت باطنی است  
 داده که از این لحاظ مشهوری افتد - غایتش در بلند در فرقه تصوف و مکانی از جملہ دال  
 اہل بعیرت داشت ، جمیع مشاہیر صاحب تصرف بر کلمات صوری و صوری و معرفت بودند  
 جان حال خود را بہاں نامہ ادا می نمودند و اسم قناعت و استغنا کہ در سیر لایفہ عن تلقی مقامات است  
 با حسن و جود و عطای کرم از بعضی حرکات و در از احوالش بر محل آسمان رسیده کہ در کثرت  
 مقامات غنی مشرف گشته بود ، چنانچہ از نقل معتبر مردمان آن دیار مشواثر تحقیقی رسیدہ در مقام  
 سفردا سادات من اعمال بکنہ الکنہ زنی بود پارس از بنات کبار سادات آن مقام با انواع  
 صلاحیت و لغوی آراستہ خود را از یک لایان صادقی آنحضرت میسپرد ، اکثر تصرف قوی و در کثرت  
 سارجہ می یافت کہ اخلاص بر بیان صداقتی است از اشتغال با لحن و تکرار نفس تسلیم سیرت ،

۱۳۰

لمرورہ سے نہ چست و چالاک مردانہ وار - بچند است جو با حسن و با بیجا مار  
 بچند است گری چنین غرض وقت - نہ آنکہ کہ چون رفت اہل دہبار

ترجمہ حکایت  
 چون اتنی دور سوخت آن معصوم بجناب ولایت کاب باقصی مدارج ترقی نمود اہل دنیا کہ از  
 نشوہ سوء الظن سرش را بردند مشہم بنوع دیگر شدہ چنان نامہ را در اول کار سدوہ دادند  
 چون بمسایہ انار بکمرنا شناسک بنیال نامہ بر بیان جان بستند از دور نزدیک در حقیقت و تحقیق نامہ  
 شدند ، چنانچہ روزی نے چند از مدارج عظام بعد القضا کے پاس از شب از راه دیوار بجا  
 خانہ صالحی آمدند - و پرا آورند و چون در کار حق مشغول داشت بجزایب آنها التفات نمود  
 وہم ایٹوں از عدم جواب متنبہ ایہ گشت ، بے نامہ در جرحہ و در آمدند ، چون در وقت خفا  
 تعرض بیگانہ متعرض احوال خود دید ضرورتاً از وجہ تعدیجات آنها استفسار کرد و خلاف ظاہر  
 نمودند کہ دریں وقت اشتیاقی تمام بر کسی درویشی سفر مارا بے اختیار نمود کجا است کہ اسیر فطرتی  
 کسب سعادت حاصل نمایم - آن معصوم خطرات و مظاہر آنها دریافت نموده گفت کہ آن درویش در

۱۳۱

جرحہ حق پرست خود با محراب حقیقی خلوت دارد خود دلالت نموده بر در جرحہ معرفت آنها قفل  
 را شکستہ در خون جرحہ در آمدند ، دیدند اصل گسترده است و جمیع ادوات عبادت ہمہا - اما  
 کے عابدند پیدند خیال نامہ آنها شرج یافت کہ درویشی از حقیت در گوشت پنهان گشت  
 بر زادبیر را بچنگ ملاحظہ کردند بر قوم از انوار فرشتہ ولایت بر آنها تافت چرت زود حقیقت  
 از حال مستفسار نمودند گفت در عین غایت آن خود رسید آسان ولایت در جرحہ مشغول شد

#

این خادم صادقی از حرف تعرض بیگانہ بدست خود قفل را ضبط کرد ، پیش ازین الغیب  
 عند الله بران کلمہ کلامی ندادم - آنها بخدمت سعادت کردند چون صاحب رنگ از امر  
 بود برائے تفویض طبع هر یک بطرف شدند از یک گوشه آواز ذکر تہر لسمع آنها رسید بانوشناختند  
 و چون بمخاضه قریب ملاحظہ نمودند ، دریا فتند کہ امضای انسان از ترکیب علمہ شدہ میرقصه و  
 از بر عرض گووان بری آید ، از مشاہدہ آن حال خوف عظیم بردل آنها مستولی شد -  
 لمرورہ سے نہ پارائے رفتن نہ رائے شکیب غناں رفت از دست ، پاراز ترکیب

+

از صدمه توفیق آنها بر یک اعضا بهم مجسم شده غالب بر بیعت اصلی امر و جمال بالان بزرگوار  
 بنظر آنها بر صداقت انداخت، آن فراد در پیکان نداشت در دل آنها شکست، در روز از ان  
 خطرات ناسد تا یب گشت بر استغناء جبرایم لبرف حضرت رسیدند، و لب بمعذرت کسو دند  
 انرض از و خوارق عادات بسیار است، هر چه را فرستتن موجب الهاب کت است،  
 زنده کافی داشت بده سجانی مردانوار کند تا آنکه تاریخ چشم ریح الادل با موجب حقیقی  
 خلوت ابدی حاصل کرد، در روز منوره حضرت میر سید امدا الدین المشهور بافتاب همدان  
 مدفون گشت - رحمة الله علیه -

حضرت شیخ غلام احمد چراغی داشت بر کمانه بن حضرت سماه البرافتم که کاتب حروف  
 بدستچگری و سرافرازی دارین حاصل کرده، مرد میدان احدیت و شهسوار صفای فریاد است  
 در استقلال سبب و جوانی ذات پابریکات و در سیمه حلی میمانم - اگر چه در حرف احوال  
 ادب و والد کاتب حروف را چندان مهارت نیست اما بر طبق اقوال بزرگان و خواص کاتبان بال الله  
 که ادب را بچندین ملامت ظاهری باید شناخت آن همه ملامت ظاهر در ذرات جامع معانی آن  
 صدر نشین سندا و بلبله تحت قبا لایچو فهم نمی بود پراچانتم - شایسته از دیدم که جز بگفته

عاشق پرواز نماید، سرافرازی است بده کردهم در غیر مصاحبت مجلس احدیت را نشاید، چون  
 پدید بزرگوار و حضرت سماه البرافتم چراغی بقا ابدیت حال نمود آن خلف رشید را  
 با همه امانت و خلالت چراغی وارث سجاد خود گردانیده آن قدوه ابرار بکف در اعانت  
 حتی سجاد یکا حقه ادا میکند - اول حال سرور با برهنه در حیضات مستی سیر جمال و بیابانها بگوید  
 از گرفتاریات بنایت متنفر میبود بعد از دوازده سال بدستاری فیض روحانیت پاک چراغی  
 در نظام سرور آمد - حسب الله در استقامت شکر کظرف آباد بجا پدید بزرگوار بر صدر ولایت چوگر  
 نمود، آن بکر شمه فیوضات چراغی حق آن سجاده نگاه میدارد، کار و راه اهل احتیاج  
 آن دیار است چون لبر ح احوالش فصل نمیدانم همین گفتا نو اندر در که ذات نظر صفات  
 حضرت رشید حقیقی و آرات صافی خوارق عادات حضرت میرد شکر میانم، بیننده بنظر بعدین  
 شایسته نماید -

مهره آن دوران ولایت میر کبری نام است - از حادثات وجودشک دستگیر است  
 بر جا ظهور است که در چشم میرسد - تا جلوه های او بکین پذیر ما است  
 ما از ذات او بکین فیض افکند است - منزلت چو خیال رخ از ضمیر است  
 در وقت ما که دامن فیضش بگیرد - تقصیر نارسائی دست قصیر ما است  
 غیرش بدل چگونرسد چون خیال او - تقصیر سلطخ خان و نقش حصیر ما است

حق ثنای لبین عنایت لایزال خود رسید ولایت آن نظر صفات احدیت را بر اوج هدایت لایزال  
 دارد - بحمد الله النبی الامی و الله الامجاد  
 درسی وقت که جلوات ابراب مناقبات حضرت رشید حقیقی داشت بر کمانه بر دل لاری

گشت زبان از دیگر اقوال بازمانده الحمد لله علی ذلک ، آنچه در صغیر مفسر بود و بزرگتر بود  
جلوه داشت ، در آن وقت شروع فی الایجاب -

**باب اول** در بیان ولادت با سعادت حضرت مرشد حقیقی

از صغیر سن گرفته تا ابتداء ایام بلوغ و آنچه بدان نسبت دارد

آن بچینه اگر ارحمان بر آن رموز دان عطا پذیرد خاینان حسد شراب توحید و آن ممتاز  
انعامات تجرید بر آن تقرب خاص با احدیت ، و آن جلیس مجلس اخلاص صمدیت ، آن آشنایان  
عرفان ، و آن نعمت ابراهیم الیقان - آن وارث انبیا و بالاشفاق ، و آن سید عالم بدین بالانفان - آن  
صدر نشین سند ولایت ، و آن آفتاب بر عبادیت - آن کعبه خورشید و قناعت را خلیل ، حضرت شیخ

۱۸

الوالد الخویث بن محمد شاه بن اسمعیل - مناد الله قد سره - که با بر الهی از جناب ولایت مآب  
حضرت شاه شیخ محمد مرشد حقیقی خود بخلاب گوم در بران سرافرازی یافت ، و این خطاب بجا نیست نادار  
نصیب ذات باریکات مناسب احوال اوست ، در طایفه صوفیه بجا نیست عایشان است ، آن قدر بر بافت  
و مجاهدات که در این طریق دست داده ازین طایفه کمتر اشخاص می افتد - در ایام سن سلطنت  
ارضد ان بجا نیست قدم بر نهاده داشت آن مجاهدات قدر کوی بقدم استقلال و بهت بهت است پیش گرفته  
در کتابت فتح روزگار در احوالات هیچکس متناسب آن دوشا بده نمی رسد - در ترک و تجرید  
انفلاخ از ماسوی الودیه نظیر روزگار و علم المثال وقت خود است ، در شرح حقوق و ذوق  
و طاعت و تقارب و مجاهدت و سیر و سرگرد و تراحم و اخلاق و غیر مکتوب و تصفیه باطن و تزکیه نفس و  
تجدد و تفکر آن را که حقیقی هر چند خانه بلند پروازی کند نشسته از آن در چیز تشریح نشود آمدند ،  
چنانچه در ابتداء ایام بلوغ که وقت بهبودی و سعادت داشت لکن انقطاع کرد و در حدود  
سال کامل بلا فصل نماز مسکرس درون چاه تنگ و تاریک ادا نمود بعد ادا نماز یکبارگشت

۱۹

در آن چاه مستغرق بود - سبب دو سال صوم دوامی داشت ، بیکبار و تماشای آتش جرافطار  
نموده ، نگاه نگاه روز باره ط مشاقت نامه و چهار میداشت - اما بجزه مبارکش با نوار و کتبه  
چنانی یافت که گوئی در غامسمن همیشه بر سوره و می کشند - هر چند که شرح احوال بعد  
دیانت کلمات به کم و بیش بر زبان رانم اما از اینجا از پاره گوئی شمار اما همان فقراده  
اند خجسته دارم که چه طور در تصدیق این منی را بر یک انجان کسم - پس انب آنست که ازین راه  
باید گروم و لب ط این تمام صد در نورم -

و لادش در شب در شب است به ربیع الاخر سنه یک هزار و یکصد و هجری قمری  
چنانچه این منتهی از آن شکم خبر میدیدم -

محرره به بیاید وین که عزت داری امروز - لکن پیش در شرف داری امروز  
بیاید وین که درم خورش باقی - که اینست نامه بنام من باقی  
بنام ای بسند دین شریف - بنام ای سعید اهل حقیقت  
برقص ای همه آستان از شرف صدار - نه چندال کافتر از فرق تو شمار

فرید تمیزیت انداز بر کوه زار دیش و ما نیما هر کوه  
 سوار کلا دوله بر سر و لاجی - لاجت رایش دی از دواچی  
 صلح باد بی برینتدم دینیا - سلام از کفر آمد سوئے کرم  
 شده از سر انبیا رسد لاجل - زهر بر سر زدا زش دی جلال  
 بر آفریده از برج کونین - منور گشت زو از ماقی تحقیق  
 نثار خاندا نه یافت رونق - بهار باغ خانها یافت رونق  
 ز سیرت شفقش شد یازده صد - الجوال کوش اندر پیشش در آمد  
 ز فکرها بر طبع اهل سنی - بر که سال تا بر خیزش ز منشی

۲۱

الفرض چون قلم از دستش میسر بیامام گردید، لازم که حقوق مادری وی را بجا  
 نمایم - مادرش صاحب روزگار و صاحب حال و حال بر صرف بهمت و جود انوری و حال  
 نسبت به شیخ میرخان صدیقی بود - و این شیخ میرخان زدی بود بنیاد عایشه از اهل جاه و جاه  
 با وجود تعلقات احتشام و مناصب رفیع کمال بر تعلق و درشت ، با این همه تکالیف ریاست  
 نقوش بر تعلق بر صفحه دنیای زکامت - در تصنیف تفسیر کبیر معروف به سپاه سکونت در  
 و جود خطاب خانی بتفصیح رسیده که شیخ عبدالحکیم صدیقی رحمة اللہ علیہ با هزاره سیر کبیر کی  
 لصلوات و شجاعت او رسیده بودند در زمان حیات امیر تیمور صاحب ایران از ولایت  
 بالادست بجز تیمور گشتند آورد سلطان ابراهیم شرقی زول و از اوصاف عظیمی است

۲۲ - در تفسیر احوالش که گفته می شود ، فراخور گذران مشفق زوی مواضع آباد و سیر حاصل در جایگزین آباد و سیر حاصل

استقرار کرد - روز بروز بجزدات طلوع و نور دوات پسندیده منظور و گفتند سلطان بگشت - تا  
 زمانیکه بعضی سیر الش قابل خدایت سلطان شدند ، همیشه در سیر و نگار ملازم رکاب الملانی  
 می بودند ، چه در بزم مصاحبت ، چه در پیشگاه محاربت ، از این نوردات دلپذیر  
 بطبیعی از این سیر حقی که مناصب از چند اطاعت که افزایشته بنویس خانی اختصاص یافته  
 ز نام تسلط و مدار الهامی پرگشت مثل تیمور و دیگر اطراف آن در دست اختیار این  
 تفویض یافت ، این دو بانگ و صداقت حضرت صدیق را کار فرموده رای اجتهاد و انبیا  
 بر افراختند - آتش ولایت غیر عمل تا و یار شجرگی و المراف آن تا صبر بهار در عمل آورده

مجموعی

خطبه و سکه بنام سلطان جاری ساختند ، از کوشش این نوردات سلطان بنیاد  
 است که در دعایادی بود ، تا زمانیکه در سلطنت سلطان حسین شرقی قرار یافت ،  
 این نیز مثل سابق بانواع از قریب روانی میگذرانیدند - چه لا از انقدر زمانه سلطان حسین  
 از صدمه تاخت سلطان سکندر لودی با و شاه دلی از جوینور مع ملان و لاجی شکست خورد

۲۳

بیا و شاه جنگار پناه برد وفات یافت ، چنانچه ای از منصف در کتب تراویج مذکور است  
 سلطنت جوینور به دفعه در تصرف او پادشاه سلطان لودی در آمد ، درین تظلم عزل و نصب کوزه فرو  
 کرد دست آزار شیخ عبدالحکیم و پسرانش جد و کمن گردیده بودند ، بر همه چه متفق علیهم چون

شور و ملج جمعیت بهم رسانید و در اذیت و دوستان ملج و عود که ماریت کشند چنانچه حضرت سلیمان  
 الشهداء سالار سعود غازی بن حضرت امیر سپه سالار سمرقندی در تخیل سلیمان محمود غزالی در  
 بهر آنچه بمحاصره لغاران و مشرکان درآمده با استقلال بهمت خود را همه صاحب کرامت در دست دین محمدی  
 علیه السلام نمود، بمخالف شیخ عبدالحکیم نیز در محاصره مشرکان بهمت و شجاعت خود را موفقیانه نشان داد  
 معروف دین محمدی نموده دولت سعادت شهادت حاصل نمود -

۲۳  
 و شیخ فتح خان اولیا بن شیخ عبدالحکیم مردی بود بنایت اهل صلاح قبل ظهور این مجادل  
 جهاد اصغر را رعایت نموده بر صدر جهاد کبریا کمر کرده بود، قوت و انقطاع ماسوی الدردو  
 طریقی و عقاید لازم فرقه صوفیه باشد هر دو ذات بزرگات او بیخس از بیخس بود که در وقت خود  
 نظیر نداشت، با وجود شکر است اکثر خرافات مجیب از وی نظیر می آمد حتی که از زبان پیش  
 تر جهان پیر خود بکتاب اولیا مخاطب گشت، از آن روز او را فتح خان اولیا میگویند، زندگانی  
 در حق بره مجرب حقیقی بر عیش و کامرانی برانند - آخر الامر با دوستی به حجاب جسمانی صحبت  
 ابدی حاصل نمود - رحمه الله علیه -

آدم بزرگتن اول، چون والدی صالح حضرت مرشد حقیقی داشت بکاشه یک  
 از پروردگاریان حرم عصمت در صفت نسوان اهل اللد بود بسبب درازی علم مشهور آن احوال آن  
 کند خود، با صلح عامی پروازد - قبل از ولادت حضرت مرشد حقیقی در آن احوالی بود  
 که است فرمود که در حسن صورت به نظر وقت بود سه

گر یا بزین شماره آمد - پرست بجهان دوباره آمد  
 خود شید ز شرم مهر در پیش - نمود مقابله بسویش

۲۴  
 و آدرین شیفته جمال با کمال بودند، اما از آنجا که روش ما را نپسندیدند ~~چنانچه~~ در پی است  
 باغبان گستاخان نو باده حدیقه ولایت راد چمن علی بن فتنه، داغ مهاجرت و آلام بر سینه والدین  
 گذارست سه

۲۵  
 بودند زخم پر کاره، در دلم داغ بیدار - که از زخم برود نام، که از داغ در دل  
 بعد وفات آن معصوم هر یک از آن از وی فرزند زین در اضطراب می بودند حتی که جبهه بزرگوار  
 حضرت مرشد حقیقی که معصوم و پارسا بود، از غایت کفایت می گفت که ایها فرزند من حضرت ه را  
 پس به هم قبیح صورت هم گرامت فراید، شیدا که قبا <sup>حتی</sup> حقیقی دل بر بقا و عود تو اند بود، حتی که  
 دعای آن معصوم بزیر اجابت زمین ساخت، بعد و در ایام انوار ولادت حضرت مرشد حقیقی  
 جهان را از ظلمت ترک روشن گردانید چون آن معصوم نفس فاطمه داشت دعایش بر فرزند اجابت  
 بخشید، وقتی که حضرت مرشد حقیقی بوجود آمد بر زخم خود در نظر صاف را بصورت فاطمه  
 در آمد - از ظهور این منجیب حق سبحان را در ملک برد، که اثر اجابت دعای جبهه بود  
 امینیت از نسیب چشم بد -

انقضی کردن وقت در امانت صدرش سخنان شریف میگویند و این زندگانی که در صورتی

و منقلاً بحسب ترمذی عن ابی هریرة - پس آن تا نا تا چون سینه ز سر حسنش را نظارت تازه  
پرسید جالش را در نطق و بگری افزود -

محرره سے عذارت است کہ والشمس والضحی گردید - دوزخ است رو اللیل از استیجاب  
باین جمال درخشان سزادر مهر منیر - <sup>چون ذره پیش نثار تو در هوا باشد</sup>  
پس چون تهنیت ولادت حضرت در شد حقیقی بحجاب ولایت ما - <sup>جرات بجهت نماید مجرم داد و ابانگه</sup>  
شاه اسمعیل فکرم سره رسید ، به اختیار از ان نوید رقصها نوید انواع انکار میزگر مثلک  
نماک غشائی و قطعی و غیره مقامات بر زبان مبارکش را نذر چنانچه الان انکار میگر که مبارک بود  
کم در پیش مشایخ ما خند که ابواب فیوضات و سارح کمالات و ملق مقامات حضرت در حقیقی  
مفتوح گشت الحمد لله على ذلك - چون این لحاف سر مست حجاب نوافل می باشند

۲۵

در حقیقت  
بهر چه میگویند از حق میگویند و هر چه میگویند از حق میگویند ، هر چه می بینند از حق می بینند  
سهم انکار این طائفه از بدعت اجابت چگونگی ز احف باشد -

فایده ۸ در تنزیب الصدقات مطهر است که هر که خواهد دعا در دستجا بود  
باید در چیز نگاه دارد چک آنکه وقت دعا دل حاضر دارد ، و دیگر آنکه لغت و کسوت را از وجه  
حلال سازد تا دعا در صحیح اجابت پذیرد ، و در برخانه زمین که رشته تالی از حرام باشد  
اهل آن خانه را هیچ روع دعا مستجاب نشود - حال رسول علیه السلام ان کمان فی بیت من  
سلك من الحرام لم تستجب دعوته - فی الهدائق میرا بر ابراهیم بن ادیم فی اسرانی  
البصره فاجتمع الیه الناک فقال لواله ان الله تعالی یقول فی کتابه ادعونی فاستجب لکم  
و من تدعوا فلا استجاب دعاءنا فقال لان قلوبکم مانت بعشرة اشياء او کما عرفتم  
الله ولم تؤدوا حقه ، و التانی قرأتم کتابه ولم تعملوا به - و التالث ادعیتهم حب رسول  
و تمکنتم منه ، و الرابع ادعیتهم عداوة الشیطان و اذغصموه ، و الخامس ادعیتهم  
حب الجنه و لم تعملوا لها ، و السادس ادعیتهم خوف النار و رهنتم ابدانکم لها و السابع  
اقررتهم بان الموت حق و لم تستعدوا له ، و الثامن استغلتهم بعبوب اخوانکم عن  
عبوب انفسکم ، و التاسع اکلتم نعمه الله و لفرتموه ، و العاشر دغنتم موتکم و لم تعبوا  
بهم - انبیه - مطالعه باید دانست که نزد اهل الدنیا قرب بر دوزخ است چک قرب فرافض ، و هم  
قرب نوافل - قرب فرافض آنست که ذات در صفات سالت در ذات و صفات فاعل حقیقی مؤکلت  
انکه عبده العت گشت و حق فاعل ، و این قرب مخصوص بر ذات بر برکات سر حلقه در سالک حضرت  
محمد مصطفی صلی الله علیه و آله بود ، چنانچه کلام الهی بران شمر است ، و ما سمیت اخر سمیت و  
لکن الله رهی - دیگر قرب نوافل که بی فیوض آن حضرت صلی الله علیه و آله است ، و است بان  
مستفید اند آنست که صفات انسان در صفات حق موجود اند حق آنست گشت و بعد فاعل ،  
چنانچه کلام مذکور بران نالحن است از شرف العبد الی الله با نوافل کنت سمعه و بصره الخ  
صلی کلام آنست که افراد و اوست هر که اجابت حاصل انما در شرف آن قرب غایت

۲۶

حکایت  
کالت

نمودند، ملامت اولیین ملامت حق باشد، هر چه بود از حق گوید، چنانچه رئیس مشایخ سهروردی

اسرار حضرت شیخ فرید الدین عطار بدان مقام سراج یافتند از ملامت دی سلام میشود

من خدایم من خدایم من خدا - فارغم از بکر و کینه و از هر

الزمن چون جد بزرگوار آنحضرت رشت حقیقی از کیفیت قرب نو اهل سرست بود، آنچه انکار

مشیر که در زوید مقامات عالی در باره وی را از آلودن تاثیر آن افکار در با صوره تحقیق با تصدیق جنود کرامت

لمحرمه - ای فروغ حسن وحدت فریاد بجا تو - سر و لبستان راست قامت زیبا تو

حسن ماه چارده در پله پیزان عقل - کمتر آید از کمال حسن دل آرای تو

۲۸

هر کی تو بر وحدت در مضاجح کرگش - لغزش پانزده لکنی روح از لطف تو

پانزده

کاشف از حقایق جز گویند پیکس واقف سر نهان نجز دل در پانز

مرحبا فاجبت اعرف را برای در خط گوید ذات مدیم العقل بیهمتای تو

فاجبت آیت

حیدری را تاج کز خاشاک نگاه شمارت سر بر چشم اولی الالبصار خاک پای تو

از الوقت که ذات باریکات حضرت رشت حقیقی بوجود آمدند هر دو مان عالی او را جلالت دیگر افزود

دو بر مشاقت جز وی کمال روئی پیر فرمودی پدید آمد، چنانچه اثر اوقات عندا تقرب و اهل حضرت رشت حقیقی

میفرمود قبل از آنکه فرزند ابوالنوث مشور شود با زاری و عرض کرده گرفتاری در چشم چون بر

حاله مردم از جمیع عواضن پانز فرزندت در دامن راحت کشیدم و بهنگی خوشی وصحت المزاج زودانی

بسیار و کارانی میراندم چون در مملکت گشت از انوار و در تیش تمام خانه لطفی برکت یافت

که هرگز نشسته عشقیر آن نبود، تا که از خانه قدم بدر و از به بونی نهاد آن برکات به تصور در تری یافتم

چون رستم و جمیت و قابلیت ذهاب هر دو و خانقاه شامل حال وی گشت آن برکات بدو جا

تقسیم یافت در دهن و برون از کرشمه فیوضات ذات باریکات تسبیحی و شکر میبود - پس چون

۲۹

بنایات ازلی انقطاع کلی نموده و وحدت ابد عرف بهره بگوشه فراغت نشست

از برکات مذکوره به کسانها تسبیح اثری پناهم، آن زمان تصدیق کردم که این همه برکات تویم

فیض لزم فرزند ابوالنوث بود

الغرض ذات باریکات شکر و در احق سبحانها نظر انتحاج جمیع طالب و تارک

پدید آورده هر یک میان آکا برادرشراف بعضی و اهل الد و جمیع مشتمان و سلام انکار و را

مترجم میدارند - الحمد لله علی ذلک

در الوقت که در جلالت رجبی بود جد بزرگوار و حضرت مازوم شیخ امام علی قدر کرده

در صدر جناب جلالت داشت با وجود آنکه آنحضرت از قریب حضور با چشم فروغ ملتفت و توجیه

نمود چون دایه بهر بان حضرت رشت حقیقی و عواد در افروخت گرفتار حضرت بان حضرت بیعت میگفت

نور دیده ولایت قره السین برایت ابوالنوث بخدمت برسد رسیده اگر چه در الوقت که جمیع بنیاد

داشته کسب و اصنافه این صورت سر بر آورده و این کلمات بر لفظ مبارک را نموده غرض

ابوالنوث، اخلاص ابوالنوث، اهل ابوالنوث، در علم غرض گرفتار انواع مطلقا شفقت

۳۰



میفرمود: ما نفعی که بیشتر مستغلم میساخت، با این همه تقدرات در عهد ولایت پرورش می یافت.  
 در آنکس علم دین برونش توانمین اصلاح تحصیل نمود، جمال دهر را کمال دیگر افزود، هر کس که  
 جمال ولایت و عرامش دیده می نمود به با اختیار شیفته میگشت، چو او شش سالگی شد  
 بزرگوارش ازین سراسه خانی در منزل باقی نزل نمود - پدر بزرگوارش حضرت شیخ محمد شاه قدس  
 در تعمیر و تمیز کیمین احوالش میبزداخت، از مشایخ و محاکم عادات که از او در ایام طفولیت ابوح  
 بی انجا میسر شد که از حضرت صدیق بجا آورده سرور و میبشید میگشت - هر چند بحاصلات دینی  
 با صلوات و در اشته ارت اینها علیهم السلام مطابق اولیای در شتة الانبیاء بالا استحقاقی بود که  
 بحسب نظایری نیز از وجودش در نوز عوارض مذهب گذشته از صنوسن تا ایام بلوغ با انواع اراض  
 بدنی مبتلا بود که بیننده از ان کرامت می و در زید عمده از آثار تعارف اولیای الدجین خواهد بود

ظاهر است که اینها علیهم السلام در تقرب با طاعت و نواب بارگاه محمدین بودند از تقویت  
 ۳۱ عوارضات و صحبت شد اینها که با آنها رسیده آشنای آن یکی نرسیده - آدمی که سر حلقه توان  
 خاص با اخلاص بود از منزل مصطفی دار السلام بآن حرکت ناملایم پروردگشته، از خود چه خود که  
 حواله بود خبر نداشت چند سال در بادیه همونک که به سوس و غنوزار سرگردان میگشت از کرب  
 در دناک و سه روزه زمین بنوعی انبارت که دام دور از ان سیراب بودند علی هذا القیاس که گویا  
 را با توده و الیوت را بکرمان مبتلا کردند و پلوسن را بحرف حوت و یعقوب را الفزاقی نور دیده  
 و پلوسن را با ذیبت اخوان رحمتی را بنا در و کسب را بدشتند و بیخبر مارا مدی کل التیجات بخفا و حج  
 و برین تیس از احوالات اولیایم اطلاع باید گرفت، در حلقه اولیایم از اهل بیت حسن جنتی و حسین  
 شهید کرد که قصه خاتم نبوت و نواده بوستان ولایت بودند، و جبرئیل در عهد صحابا همراه  
 جنیان ایشان بود در حق ایشان آنچه از بیت و جفا از بنی امیه رسید همه را از ملاحظه آن  
 صحبت جگر در التهاب و دیده در انکسب صحت الی برضا عذرا - از رویا و است هم با نواع بلا  
 مبتلا بوده اند -

۳۲ غایب ۵ در کنز الشاقین مسطور است که حق نمای صل جلال چون منت را بر جود  
 افزود چه با که ارسال برش خ عکس فرست بیقراری کرده بود می نالید چون ارسال بر او بگشت  
 بناجات آمد گفت الله سایر نفقات و موجودات ما در وجود او روی هر یک را مکانه و مقرب  
 میا فریدی، ملک ما در وطن کجا است - خطاب آمد که یا منت هر کجا که بینی که صدق است  
 زود اعلان ما است سینه بین که بنا بره نیت ما سوخته است آن سینه و دل وطن و کنایت و منت  
 نگفت که یا پروردگار بندگان تو طاقت زخم ما ندارند، خطاب آمد که یا منت ما را در میان ما بشند  
 برابر منت آسان و زمین اندوه باشد در آستان من و روی از نگاه ما نگردانند، تو و لایق خود دیگر  
 هر کس را بعد از عشق شربت بچش - همانجا نزل کرد که از عاشقان حضرت طاعت پنجاه سال عبادت  
 کرده بود، خنده باد در روی او پیدا شده بود که او بگرفت و گرم افتاده و او سجا را بر روی  
 ۳۳ بود هر کس را که دعا کرد در آواز دینم خلاص گشتی گفتند که در حق خود دعا میکنی، اما ازین رخ

خدا صفتی گوئی گفت خیر است من خیر است دوست من است ، او را چنین میخوانند که اگر چه در بلا صفتی بود از آن

علیه السلام رسی و در لغت من شکر کنی بدو چه سلیمان رسی انتمی - نقل است که در جمیع اسماء  
نقل است که در جمیع اسماء <sup>له</sup> مثل تک جشی و خشنه و کلبه و غیره تکالیف برعت  
بوقوع نیاید با وجود که پدر عالمی قدر و معرفت بر کمال داشت ، و هرگز خاطرش نبود که در رسوم بزاره  
دست تصرف بر حسب غایت در آن نماید - اما در الوقت از پرده جنب حرکت بوقوع می آید که موجب آفت  
آن رسوا میگشت - چون حق سبحانه ذات بابرکات و پرزادات العباد را کس شکر گوید پدید آید  
بجمیع وجوه بعین غایت نظر فرموده از تکلیفات نامستروع محفوظ است

نیز

چون وی ده سالگشت طریقی عفا پدات شری جمیع احیاناً شری فرمود از صوم بملوت  
فریضه و تراخل قضا درو انداخته ، در الوقت صبا از نهمت و شوق و ذوق و آزادی و اخلاص  
این امر را انگشت چیرت در دهان بود - مردمان جوانب و اطراف با استماع کلمات صوری و سوزی  
مشقاتی لغای و ملازمت می آمدند ، از سبزه تقاضا و در ریاضات و مهمان نوازی و اخلاق و ترک  
و تجرید و استقلال و ترک کل و تقاضا و شوق و ذوق و تواضع و دلجوئی و استننا و صبر و تسلیم و رضا و قنوت  
بذل و عطا و ذکر و شکر و نشست بر خاست و فصاحت طام و بلاغت و اختیار و امثال آن بنا بیت نسبت  
و فرحناک میرفتند و میگفتند

۳۲

تفاوت

محرره سه یارب این علامه حسن از کلامین است - که نسیم او شام آرزو و طرز است  
یوسف ثانی بمصر جاہ اینک آمده - نقد جان برکت نهادی تری در وقت

چون و یازده سالگشت پدر بزرگوارش از دنیا بکل القطاع فرمود قدم سدر مرزانه وارد  
طریقی تجرد استوار کرد - چنانچه بفضل در احوالش هر کس خواهر افتاد - تو بیزه تبرکات در طبع مبارک  
بود که فیض آن نهایت اشرف و عظیم داشت ، حضرت رشید حقیقی میفرماید که ما را آرزو و تمام بود که  
آن حضرت تصویر این ارزانی داشتند از انجا بعد از القلوب مع القلوب گفته اند آن حضرت از  
غایت نوازش ما را در آغوش خود جای داد با تراخ دلاری بوعظ و نصایح هدایت میفرمود آن  
تو بیزه از کوه مبارک خود کشیده در کوه عین پرشاید ، تعظیم احترام آن بتقدیم یک نیم -  
و در الوقت از بعضی اشتغال نیز ما سر ساخت - فردای آن بخدمت تجرد زاد سرفرت در کلبه  
سبحان الله - آلتیتم ترک و تجرید کرد و بخدمت جابه رسید گرفت ، بیخ یک از احوال این طایفه در کتاب تاریخ  
منظر نیامه

۳۵

۲

نقل است که در سن یازده سالگی تا که بخدمت تجرد در کوشه فراغت نشست ماه درون خانه  
دست بر سرفه و لایز نگرد - چنانچه خود میفرماید هر روز صغیر بدروازه آمد وقت طعام شنبه بخدمت  
بود ما حاضر موجود بود من هم با دیگر والد در آن ناشتا موافقت خراشم در سب اشناے پدر بزرگوارم از  
در حلاله ما را بر سرفه وید غایت بهم گشت که مهمان بر دروازه نشستند و در وقت دو طعام گواران کردی  
چه خوش بودی ما ازین ما حاضر با مهمان طریقی نیز بان سدرک داشتند ، چندین سخنان که از قبیل اعتراض و  
ستوی بر نصایح دلپذیر در الوقت بر زبان مبارک فرمود دست از طعام باز کردیم احوال روز این چنین است

در روز شنبه از انعام ما گرفت و مشرف بهات بر فورے کے لئے عنایت سے فرمود و در حدیث و خالقانہ بالافاق علیہ و  
۳۶ فوقاً تناول میفرمدم۔ سبحان اللہ! انرا کہ حق تعالیٰ جو بر قابل پیرا آورده نزدیک او حرف از سوا نظر در پیش  
و از نرا که ازین نصیب سلطنت در دستہ اند دیر پیش وے جرابید نصایح تر نیست۔

لمحرره سے بر پیش اہل ادب حرف از نصایح گو۔ کہ دفترے شود اندر دلش بگیرد جا  
جرا پرے ز سوا مطلب بنا ترا سپردہ مگو۔ کہ لشمرد از جہل او الف با تا

فائدہ فی خلاصۃ الحقائق عن مابینہ رضی اللہ عنہما قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لم یعلم  
السبد ما لہ من الکرامۃ اذا اکل مع ضیفہ ما اکل وحده فان لم یجد ضیفاً فصح جارہ فان لم یکن لہ  
جار فصح عیالہ۔ و فیہ ایضاً من اکرام الضیف ان یبدأ بعلت دایبہ۔ و روی جابر رضی اللہ  
عن رسول اللہ علیہ السلام انہ قال احب الطعام الی اللہ ما اثرت علیہ المرید ی و روی عنہ علیہ  
السلام انہ قال لا اکل مع الاخوان شفاء۔

چوں وے سیندرہ سا گرفت در سعادت دریافت کرد بزرگوار را سفر آخرت مغرب است  
چنانچه خود میفرماید کہ خاطر مگر گرفت کہ اگر این الہام تحقیق کند از حکم الہی چاره نیست پس ما را لازم است کہ  
از کسریف بیعت آن حضرت فایده صوری و منوی حاصل نمایم تا بدین شرف وقت مرافقت نگردد۔ اما حرف آخر  
۳۷ بر دل من چنان استیلا در دست گرفت کہ ما ہے در خدمت چار چشم نگشتم۔ و از حفظ آداب سخن مودت برداشتم ،  
انچه ضرورت بود و زبان دیگر بوض رہندم آخر الامر بوسیدہ دیگرے در خواست خود را مودت نمودہ شد  
چوں سال سیندرہم را منحوس در دستہ اند بر تقدیر آن در توقف چندے جواب فرمود۔ چون حضرت در خدمت  
را فراغت او مات بنوع دیگر مسلم بود مگر مودت در دست سے

اینجا سخن بگردد ماہ و ستارہ نیست۔ در کار خیر حاجت بیج آثارہ نیست

نخست سال سیندرہم بوض این چنین نیست مترقب مضاہفہ ندارد۔ آخر آن حضرت را تیرہ فرمود، عالم  
در یافت کہ این تو باد بوشان ولایت در جمع ملاقات دینی و لغینی و پیشوای عقدا می شایخ ادوار خواہد بود  
اگر چه انتقاع مطالب وی از جائے دیگر است اما اجابت بر اسے اجرائے سلاسل جبراً کا دستگیر می و باید  
نمود۔ پس آن حضرت با شظہار را بر بالمن در خواستش را با حاجت مقرون ساخت حسب حال با تمثال  
پرداخت سے

۳۸ حسنت با اتفاق ملاحظت جہاں گرفت۔ از رے با اتفاق جہاں میثراں گرفت

الغرض بعد از تطویل مقالات حضرت مرشد حقیقی داشت بکافہ تا بچہ یازدہم سہر ربیع الثانی سنہ  
یکہزار و یک صد و سیندرہ بہ کسریف بیعت کہ بلطناً بد بطن ارث اجداد بزرگوار بود مشرف گرفت سے  
شکر خدا کرد و بخت کار ساز۔ حسب آرزو سمت ہمہ کار و بار را است

آخر مودے ابام بیس و کاروان منقضی گشت ، تا نزدیم مظلوم ماہ صفر سنہ یکہزار و یکصد و  
جہا رده بگری پدر بزرگوار مشرف کل نفس ذائقۃ الموت چشیدہ بر لبش کل من علیہا فان اثر است  
نمود عالم روشن در چشم جہا نیاں تیرہ گرفت۔

اندر و سبحان فی سعادت با برکات حضرت مرشد حقیقی را آنقدر اثنائے است عطا فرمود کہ بقضا و الہی

رضاداده با استقلال و بهجت ثابت قدم ماند - اما لطمه و این حادثه دل و سر از استقلال دنیا لطمه  
 گشت - میزد و شکار بود و بیکار گشته بود زاده اسفندت بر میان بند اما چون مسند ولایت  
 دو دمان سطره و سه به صدر نازد و مستوفان قابل پرورش بودند و بوجوب امر باطن چندین توقف و کار  
 فرمود لیکن انتفاع سلاب خود را بر تدارک حضرت نمود - و تکمیل فکلی کرده حواله نمود پناه  
 ۱۳۲ که از قرضات دنیوی فراغت یافت با این مرقوم و انصاف میرفت و کتب مشغول میشد این  
 سطره را با انواع تعلقات حین حیات حاضر یافت - اگر فرایده و عقاید این طریقه اخذ می نمود  
 با حضور آن حضرت ثابت صحبت می ماند و میسر می داد از پس تعارف گروه را و بسبب خرافه دینی  
 و مستحسن خواهد بود

الغرض بعد از وفات پدر بزرگوار ول و از تعلقات دنیا که سبب المومنین است  
 یکی رسید گشت - اما بهجت انتظام آستانه اجداد بزرگوار و تقسیم احوال مستوفان بیکار دنیا  
 در بود گشت در صورت با اطلاق آن پرواخت ، آنچه از روحانیت پاک جد بزرگوار نامر میشد  
 در انجام آن مبالغه می نمود - چون جام شوقش از راقی بل من مزین لبریز گشت غلبه کسب می نمود  
 حقیقی در کار شد جهت تکمیل منافع نیک از هر دو کماله که باشد لیا ایشک بر آمد چون پدر بزرگوار  
 در احمد آباد بنا کرد بزرگ و تجرید کرد و چون پیشتر مذکور خواهد شد انشا و الهامی .  
 آن شام را تعداد آن همه بصورت بنا کرد و چون در مدارس و خانقاه اعیان و اکابر آنجا  
 از سلب خرد گشته یافت اما از تصدیق نهاد که کماله مذکور است حقوق خود را انصاف یافت  
 بر چیز که در کسب آن کارزار خانگی نامه منظم معادرت کو اثر فرستادند اما با حاجت نمودن  
 شد از آنجا نیز پیور توجه نمود انجام غلبه بقصد از نسیم توجهات اکابر آن دیار و  
 بر شغلش نیار و دینداره بنام آن دیار در استقلال علم فابری بسیر بر دیوار انصاف  
 ایام حسب جذبات روحانیت پاک جد بزرگوار بر طریقه اجماع فرمود با وجود گشت ابلاغ  
 خدمات آستانه او فوات خود را بر طریقی سمهور احصا می داشت ، بر لب آمد چنان فرود  
 اخلاص با سبب حقیقی می باخت در مینویس که بر اچانی حقوق در ذالیه اخلاق افتاد  
 و رزوه می یاروت لغا بر ابل الود بزرگوار اشیا یافت بر اثر تکمیل سعادت زیارت کرد  
 سوره سیر که سلطان سید الشرف جهانگیر قدس سره تعلق خاطر بر کالی پیدا آورد -  
 اما از قدرت خداست آستانه فراغت موافقت نمیکرد بزبانی حال این لطمه خدا میسر  
 متن مقسوم از دولت ملازمت - و به خلاصه جان خاک آستانه گشت

در آستانه این مقام که رعیت عالم حضرت سرور حقیقی جهت دریافت سعادت زیارت  
 حضرت سلطان گمنان بجهت نهایت رسید با تعانات حسن بود و کلمه زبان مبارکش در تک سبب  
 گرفت ، آنچه این واقعه از یک خوارق معجز او بود و کلامت که هر چه در آن حالت از زبان  
 صادر شود به بزرگ اثر اجابت می شد - اما از آن حال بر یک دو قدر آن و هوا  
 خوابان بر مرض بداند و عوارض می نمود و حضرت سرورند هر یک شفق علیه - و در آن بزرگ

فیوضات حضرت سلطان مبارک حضرت سلطان نور و کونند - حضرت در تشریح صفی سلطان  
 مثل مشهور آنچه در لیلین را باید حافظی فرماید آستین بیست از جمیع ترددات لطف  
 بر افتاد و عهده کار کند از جهت تبلیغ خدای استقامت بر صایا از جبهه نور  
 نمود - خود با خود او که داشت یکی است بار آرد بلسفر کعبین و سینه الظهور بود  
 بر گشت سرست را و قیام بود القطار مع سافت مراحل لبش فریاد اول  
 صدر آرای سینه نظرها العجایب مبارک حضرت سلطان صوم جنوب حضرت سبحان ایبر کبر  
 صورت سید الشرف جهانگیر که کسره فراید صوری و منوی خاصان نمود، بمجاورت  
 آستانه مقبره که آتش کعبین اختیار کرد و حانیت پاک آنحضرت را با انواع نفقات  
 بنده نوازی حاضری یافت آنچه در قاتی نماید مناصح فرقه صوفیه مورد داشت  
 از آن حضرت جواب شافی یافت، اگر اوقات بلاتکلیف سوال از بعضی مسائل  
 که سینه صراط المستقیم این طایفه تواند بود تلیقن حاصل می شود، هر روز بلا فصل صحبت  
 فرمان در غایت شوق و ذوق کلمات توحید و نکات معرفت و تخریب دست میداد  
 حضرت در تشریح در حفظ ادب و اقیانوس بدین تعالی دساز بود

بارت این  
ناراضی

۲۲

شکر فیض توحین چون کند ایبر مبارک - کلام اگر خار و در کل همه پرورده است  
 آنحضرت از جناب ولایت تاب جهانگیری بهجت زیارت محبت الرحمن صورت برودند  
 شاه رمضان قدر کسره ماورد شد اکثر نوادار این طریق از آنجا اخذ نموده بزرگ سعادت  
 ابدی و شمول عوالم سبحانی بولهن ما کون سعادت نمود - الحمد لله علی ذلك -  
 درین مقام حضرت در تشریح میفرماید هر چه از عوارض خیر و شر بر بنده  
 که خلق الا انسان صغیر در شان او است متعرض شود دستخیز خواهد بود -  
 خود بعد سبحان صادق است که از خیر و شکر گوید و نه از شر شکایت کند سبب بر همه  
 را افضل الهی منسوب ساخته بهجت و اشتغال در دل تعدیل دارد که حاجت آن سلطان ما  
 صغیر الله فخور رضی و شمن خواهد بود چونکه در این گنج و هر کس را روز و هر  
 خزانه را بهار در لیس است -

محرره در بلا تابت قدم مردانه تلاش - چونکه راحت بعد او بعد در است  
 نیست زینب و ار نه مجرد است کند - کجا خوری از آن عمل کا ندر و است

۲۳

حاصل آنکه اگر عارضه مکرره سیاهی کناره زبان متعرض احوال من گشته بر خور از خرف  
 مجاورت جناب ولایت تاب حضرت سلطان سید الشرف جهانگیر بهاد در سعادت نیکو گم  
 و بدان سوابج نفقات آنحضرت اختصاص و تقرب نمی یافتیم - اگر اولی و الله درین صورت  
 مضمون بوده اند، چنانچه از اکابر سلسله چشمه حضرت راجع سید احمد حلیم الله بدین قضیه  
 اختصاص داشت که بر دو کناره زبان مبارک آنحضرت سیاه می نمود - بدان سبب هر چه  
 بر زبان منی نیز تر جان می گذشت بدکم پیش بنظر رنی آمد -

آنرا چون صفت برسد صفتی از تحصیل سعادت جاودانی زیارت بسیار  
 بلند پرواز لا مکانی تارک لطف سخن سمائی فراید طریق صوفیه اخذ نموده بر  
 آستانه اجداد بزرگوار تقرب یافت ، با وجود احتیاط کمال غنیای عباد و خواهر صوفیه  
 را با استتال باطن اجناسی از زیارت زوار متبرکه اهل اللہ و صحابیل اختلاج  
 ابواب تقاضا خود کرده خویش را بجمع دجوه در پله این طایفه بست ، دلمبر  
 بلاد و مقصبات و قریات برگوز صاحب ولایت را چه از اجناس و چه از انوات کبر  
 - سند اذاتم الفقر فوالله جلک دانی بجز تمام خدمت کرده آتقید فتح البانی  
 + ص ۱۰۰ از کوشه توجیهات آن جناب بقیض مراجم این طایفه بر فور استر و عابد مقامات عالیہ  
 شہسواران صفار جنبو بیت شرف اختصاص یافت این چند کلمات کہ درین صحایف  
 بنام اخلاص ثبت نموده شد از دفاثر خوارش عبادت او حریمت - هرگونه کسر حجاب  
 در گریبان سعادت دارم بہ حال سے لکھو رہ

اد صاف دوست بہتر شہر میں کند بیان را - ذکر حبیب خوشتر لذت دہر و نیا را  
 گرم در عقل سازد حصر ساقب او - آل حوصلہ بنا بر حق لطف شکر نشان را  
 اے تبند طالب اے مرجع خلایق خاشاک در گداز نواجہ شرف شہا ز را  
 دیگر غمے ندارد دگر دواگر سزودن چون تو خلف خدا داد این مدد نمان را  
 تا دار دگر خوشتر باد اسما بدین بر خاک آستان ہم پیر دہم جوان را

**باب دوم** در بیان ایام بلوغ و ظهور منشا و شوق الہی و بر آمدن  
 آن حضرت از خانہ در طلب در شد کامل و بہرہ یافتن از  
 ہنر کاغذ کس متبرکہ مرشد و آنچه بر او تعلق دارد

درین ایام سعادت انجام بدیدہ تحقیق و با صبر تصدیق درئی است کہ امکان نظر  
 تجلیات ذاتیہ افضل تر سلات بدایع صفائیہ شرف لبرف فر و انیت از ہر بجلا و درو ابط  
 و حلانیت حقیقت پیر حق گیر اللہ شرف اندوز حق پیرائی مشکل کشای جہاں و جہانیاں  
 مراد بخش عالم و عالمیان سے لکھو رہ

۲۵۰ تمبہ راستان البر انوث سبت - قطب ہند و شمال البر انوث سبت  
 آفتاب بہر عز و کمال در جہاں بے کمال البر انوث است  
 مظہ نور و حدت اللہ در زمین و زمان البر انوث سبت  
 بادشاہ ساکد طرفان بالیقین در جہاں البر انوث سبت

رسمہ از احوال و لاد کس تا اجداد ایام بلوغ در اورائی سابقی فکر و لغت و الکنز  
 عنہ لب لسان بہر نامت دیگر در شرم می آید - چو زفات و الاصفات حضرت کرم  
 خدا داد اللہ قد سماہ از شرف زیارت امیر کبیر سلطان سید اشرف جہانگیر سلطان  
 مستفید گشتہ بر سجادہ اجداد بجمعبت خاطر جلوس فرمود چندین حبار حال خود را بلباک

مستور داشت هر روز خلوت نمود بر کرسی پدیده انتظام و اعتدال ملاحظه می نمود و گاه بیخودی در نماز  
 نمود و در بذل و سخا و خیر و تواضع و اهل ارشادت و اوضاع مناسب با ادب و در وقت  
 عدیل نداشت با برآینده بیگانه اخلاق لریقیه متعلقه و اهل با اخلاق الله مبرک  
 میداشت ، پیوسته نظر محبت به همه بر تعمیر قلوب کلینان و مستحقان و یتیمان بر داشت  
 بر آنچه از حد بزرگوار خود در معامله با مورسین با نواع اجتهاد آنرا ادا و امت می نمود  
 و علم ظاهری از سید الاصلین محمد بن ابی طالبین میر سید اقدم احمد که بزرگترین اولاد ولیدان  
 الشاکین سیدان بدین حضرت شاه موسی عاشقان اودسی است قدس سره حاصل می نمود  
 و این حضرت شاه موسی عاشقان اودسی مردی بود در ششم در ترک تجربه غایت محبت و در  
 داشت چنانچه در وقت بغیر شریعت نظر را هم حضرت شیخ الاسلام محبوب الدخرا حضرت  
 شیخ صدر الدین عرف حاجی چراغیند قدس سره بمقام قطبیت عروج کرده فرقه خلافت  
 یا فقه صاحب ولایت دیا را و ده گشته لیاقت تفرقه عظیم داشت بقبره منوره اود را و در  
 گشته تا امروز حاجت رومی خلق است

آدم بر سرین اول چون حضرت مرشد حقیقی را اولم استیاقی بجز خلوت  
 این سرانه در کام وقت آن حضرت انداخت

لمحرمه و ریشی نیستش یا قطع سر امی را - سر و پا بر عهد باید فرقتندری را  
 خطره خاطر بر اعتصام ذیل مرشد کامل رعایت نمود جذبات مشوقی عنان اختیار از قبضه اقتدار  
 بیرون ریزد ، زاد توکل بر کمر بسته بقدم تجربه بد مسافر گشت -

لمحرمه سه کرد عزم ستمل به سفر - به خیر از خود زجانان با خبر -  
 گشت از یار و دیا خود جدا - شوق جانانش در زمین و راه  
 شاهباز آستان کبریا - راست کرده از لای پرواز پر  
 اندرین شوقش بجزم رهروی - میگذشت روز و شب به خواب خور  
 ساقی دوران شراب مشوقی دوست - دینت در کام روز باش سر لب

از انجا که از برزخ جد بزرگوار خود حضرت مزوم شاه اسمعیل قدس سره در معاملات  
 با نواع تملیقات مشرف می شد در دل عقیده تصدین داشت هر جا که هال برزخ  
 ساکن مشایخه نمایم خود را در آن پله بندم اول بقدم ازادان در محمد آباد بنا بر  
 شریف از ادبی داشت چند به تهاش به آنجا سبب برد - اما چون از مطرب خبر داشتند  
 نیافت بصوب الزاباد توجه نمود در مدینه اعلیایان و اکابر آنجا بیگت و مقصود خرد را  
 محبت ، اما تصدین در مراسم شهادت جلوه گرفتند ، جمیع اکابر و مشایخ تهاش در جمال  
 در پیش انگشت حیرت در دهاں در گشته به

که یارب این منهای از گلشن کیست - تماشاگاه چشم روشن کیست  
 بروای پر تو دولت چنانافت - جمال و جاه چندین از کجا یافت

برایک دام داعیہ نما کہ بجهت گرفتن آن است بسیار فرزند آورد - حضرت بیکر  
 عظیم آمد که در روی در اورانی سابق گرفت نیز در اینجا شریف در پیش، با تقاضا که  
 ۲۸ با یکدیگر مدتهاست جسمانی داشت داد - انواع خطوط و امصاف الشرح حاصل است  
 بعد از مصافحه و معارفه از سبب تحمل بار سفر که قطعه من السقر است اقتضا نمود حضرت  
 حقیقی دست برکانه بر ما فی الضمیر خود آگاہی داد که در این سفر من به اختیارم بر غیر حواء  
 اندیشی نمیکنم تا ندانم که با وجود اسایش گوشه و گوشه پیچ عاقل و بالغ از تکاب مسافرت  
 خود اختیار میکنند اما سابق قضا عنان عزایم به اختیار میکنند و بنظری آید که هرگز  
 این کار که در دست دام غایت در پیچ و تاب است

نگرید

ندام من در این جنبش گناهی - بگو که با در خورد گناهی  
 چون حضرت مرشد حقیقی دست برکانه سنن با تمام رسانید آنحضرت در جواب فرمود  
 سمانه افتتاح ابراب جمیع امورات بر وفق السعی منی و الا تمام من الله بقرارد  
 با عده مالا ینحل که انامل قد بر نمیخواندند سبب حقیقی به بهترین در سطح المیزان  
 سبب به

مشکل نیست که آسان شود - مرد باید که بر آسان شود

حضرت مرشد حقیقی از خفیات سینه بکنید خود بگویند رسانید آنحضرت در جواب فرمود که  
 در این شهر در وی می بینم که در تربیت طالبان استعداد عوامی دارد و در خورشید بهره حاصل  
 ۲۹ باید نمودش بدینچه مشاهد سالی از آن سبب فیوض لایزال نشکفته گردد - حضرت مرشد حقیقی  
 به لالت رفتن شفیق بگرفت قد سبک جناب ولایت ماب حضرت شافعی محمد قدس سره  
 مشرف گشت - آفتاب دید که از سطح هدایت سر کشیده و شب بسیار پانز که بروج  
 ولایت پرواز نموده پروانوار اول سما خلق الله نوری از غره ناصیه او درخشان،  
 لعان اذا اتم الفقر فخر الله از چهره تابان وجود فانی که ابلیس لیا متجلی است  
 لصاحب با حسب حقیقی با خند

لمرور سے آفتاب سپهر عز و جلال - منظر نور انیزد مشال  
 قطب قطب الا قطاب شیوا لمانام - شمع تابان محفل اسلام  
 صدر دیوان منزل ناست - کاشف سر عالم لاسوت  
 مستفیض از فیوض احدیت - واقف از کار ما صہبت  
 بود صفائی نهاد پاک سرشت - سندا راے خانوار آفت

بمجد و تقاریر جمال ولایتش <sup>کوانچی</sup> از بزرخ کامل جد بزرگوار خود تصدیق کرده بود  
 به کم و بیش لعان نمرد بر در قدم آورده آن کف یا ر آبش به پیر بیخا بود  
 چشم مالیده سره ما نراغ البصر و ما ضعی حاصل کرد  
 شکر خدا که از مدد نجات کار ساز - بر حسب آرزوست بیک کار و بار دست



۴۹ چنانچه حضرت امیر المومنین خود می فرماید که چون لغات اوصاف آنحضرت را در کتب از پیش مندم احمد مسعودی شمره خود بلیغی بردل در ولایت مستولی گشت که خود را بنمود یافت چنانچه بعد بر بدن خاست از این علامات تصرف جلاله که خود بردن تقوی علیهم السلام کردند به نامل روانه ملازمت گشتم همین که سر از دروازه بر آوردم چشم چار شد دل بیدار گردید بجا اختیار بعد مسوس دویدیم ، آنحضرت جمعاً تمام برخاست ، بگذاز راه بنده نوازی قدر به چند استقبال نمود در قدم افتادم لازم فرو پست را احتیاط کردم آنحضرت بر صدر سینه جلوس نمود در ولایت با در تمام دست بسته در ملازمت با ایستاد ، آنحضرت از کمال ذره پروری دست در ولایت گرفته مرا برابر خود جای داد مگر اعطای احوال پرستی مشهور گشت در ولایت بتعظیم تمام معروض داشت سه لمحه

ز نخت خورشیدن در امر و زین کرا فرام - کایس زمان بزین کویس ده ممتازم  
 بر انچه خواستم از حق ظهور یافت کنول - سزا و ج کسب عادت خولیتن با انهم  
 القصه ما یعنی چند از روزمانده بود در احوال همین قبیل متحقق گشت  
 شب آمد کار ساز عشق بازان - شب آمد پرده دار کار سازان

۵۰ صکت محرمانه در غایت شوق و ذوق دست داد

این شمع سر گرفته در کج چهره بر فروخت - و آن سر سال خورد جوانی اسم ارزت  
 بر سال - نام

۵۱ میزبان حقیقت سفره اسرار غوامض الیه پیچ میان مشتقانه فرنگه ، اطعمه و احترام مراتب و مقامات  
 احدیت و وحدت و احدیت و مقدره الاستقیم و فناء وجود و بقای ذات غیره که در این طریق بیان اتقا  
 تواند بود پس کشید حضرت تکریم حقیقی از آنجا که حرارت غریزی اشتیاق با نفسی مدارج داشت همه عمر مری  
 متناول فرسود سیری ابر حاصل کرد و سبکفت

۵۲ آن شب تدری که گویند آنحضرت اشب است - یارب این تا چه دولت از کده این که گشت  
 بر چند کرد رخ زاده مطهره چشت کمال با دیده تلقین در مبادی سلوک اقل یک شب از دست ، اما حق تعالی  
 حضرت مرشد حقیقی را انقدر استوار و قابلیت عمل کرده که در مجامده یک باکر از جبه مدارج دشنامات و  
 اطمینان حاصل کرد الحمد لله علی ذلك - چنانچه حقیقت با دیده یک شب از دست حضرت خواجه بزرگ سمن الهی  
 و الدین حسن سنجر می گذس سره در انیس الامواج می نویسد که در شهر <sup>کربلا</sup> در مسجد سید ابی طالب که حضرت  
 خواجه ابوالقاسم جنبید بزرگای بدولت پائیسوس سید ابی بدین محراب استارین شیخ اعظم حضرت خواجه  
 عثمان باریونی بر شرف گشتم همین که در ولایت او بنیاز بزمین نهاد حضرت خواجه فرمود که در کانه نماز را در مشتمل  
 قبله بنشین و سوره بقره نام بخوان - لبست با کله سمان الله بگو ، بر همه را سلطان امر کار فرمودم انگاه خود با ایستاد  
 در وی سوسه آسان بود و دست من گرفت و گفت بیا بنده را ساندیم همین که گفت بدست مبارک تو را عرض بر سر  
 در ولایت ماند و کلاه چهار رنگی بر سر نهاد و تکلیم خاصه در بر کشید انگاه فرمود بنشین و سخن را غلطی از زبان  
 بخوان بنحو اندام فرمود که در خانزاده چشت ما همین مجامده یک شب از دست امروز بر و شب زنده دار  
 این در ولایت بگم است شب در او ای فرانس و واجبات سخن در احوال در شتال با من گذاریم در روز دم

حضرت خواجہ فرسودینیشین و نظریہ بالان چون نظر بالا کردم فرمود تا کجا می بینی گفتیم تا عرض عالم  
گفت در زمین نگر نگر بسم فرسود تا کجا گفتیم تا تحت الشری با ز فرمود احدی من هزار بار بخوان و کوی آن  
نظر کن چون بخواند سان و بزم گفت تا کجا ساینه مینبائی معروض داشتیم تا حاجا عظمت فرمود چشم برین

کن کردم گفت با زین با ز فرمود دو انگشت خود را بنمود و گفت چه می بینی گفتم بنزد هزار عالم می بینم  
ببین که موطن رسانیدم فرمود که برو کار تو تمام شد حال ملام حضرت رشید حقیقی بغیض تربیت حضرت  
قدوسه الشکج در جبهه پکیاس بجمیع مدارج عالیه که مذکور شد تقرب یافت مدد و عیایم حیات  
مجا در آستانه بود قووت مبارک حضرت ملا که محراب و اصلان سانی توان گفت رکعت می نمود ابراهیم فرقا

۵۳  
بیت کوش

بنظر بغیض رسد کامل حضرت رشید حقیقی شود اگر چه توانش از انکس ستر که حضرت در باره حضرت رشید  
از حوصله شرح مفصل بیرون است اما الله انجدیکے برسم تمین است ارقام می باید -  
شبه در خلوت خاص مجلس در غایت شوق و ذوقی که دست داشتن در لذات حقائق و معانی  
وزکات اسرار وحدت ردفن نام گرفته بود در آن حالت زنیض قرب نوازل بر طلبی جلوه کمال داشت  
طاب صادق نیز چو رنگ گل بیگوش بر اشیاء و صایا در پیش از خود بی خبر و معشوق بود آن حضرت بعین غفایت  
زبان وحدت بیان فرمود یعنی شایسته تر از فیض احمدی که است فرماید سبحان الله زبیه سعید ازل که بهر  
مرا تبار چند شرف تقرب یابد انون اثر آن انکس بیرون از حد فیک در عین التصدیق بالتصدیق کلام است  
که در ایام ابواب فیوض احمدی بر رویه رو شام حضرت رشید حقیقی داشت بر کانه مفتوح است پسندده  
باید که بنظر بصیرت من دیده نماید

دیدن رویه ترا دیدن جان پس باید - وین کجا رفته چشم جهان بین من است  
آنرض بعد چند بجایه امانت مع خورش خلافت خواجگان حضرت رضوان الله علیهم اجمعین موجب  
اجازت جناب دلابت ماب بر شد کامل ساد و نموده در آستانه کعبه بر مسند اجداد طریقی است

پیش گرفت - الحمد لله علی ذلک - الحمد لله  
آفتاب از اوج دین طالع شده سپر نوس رود از زمین پیکر گرفت  
شمس ابروان دلابت سر کشید - نور بغیض او مسمو او خور گرفت  
چون در آستانه اجداد بکمران جلوس فرمود خود را در ریاضات مشق انداخت ، بهر وقت خلوت  
بامبو حقیقی میداشت ، و این لطیف بر صحیفه دل می نگاشت

والله ما طلعت الشمس لا غربت - ۷۱ و انت منی آقلمی و وسواسی  
ولا جلست الی قوم احدی  
ولا تنفست معزونا ولا فرحا  
ولا صمت بشری الملاء من علیش  
الا ذلک مفرون بانفاسی  
الا رأیت خیرا منک نجاکا کون

روز و ویلان مهابت که مشتمل بر مقدمات فائز بودند برض رسانیدند آن حضرت از جمیع مشروبات و مساللات  
خود را منقذ داشتند اگر اجازت باشد گاه گاه عند الفراغت کاغذ خراج و اصلاحات پیش نظر عالم حضرت  
رشید حقیقی داشت بر کانه نقش کرد از دل بر در و بر آورد و کایس در دلین خود دو پایه حساب است حساب

اندر دیگر چه خواهد، چرا که مجموع و اصله نفس در لایحه فرجه کسب مستوفی عشق و در جوانی اعتقاد  
سلاطین آن بر من نگاشت لومار ششمن و اجبی در کت قانون او و سلطان اقتدار و تمدن  
حقه حواس خمسہ با و متفق ششمن توکل و تبه دار قناعت عمل مستقبل نمی باید او کردی بہت با استدلال

ترجمہ ناید از تحصیل بر مرکز حرم رسد - محرم ۵۰

- ۱ - آہ زان روزی کہ در لغت گذشت - گوہر مقصود دل حاصل نگشت
- ۲ - از فریب نفس سلطان الخذر - کاین ترا چون سگ دو اندھ دور
- ۳ - در بدر کردی چرا سہو تیار باش - چند خمی بی خبر بیدار باش
- ۴ - در کبر ماندنت ناخند چند - گوہر کن بر خاک خود دگر نماند
- ۵ - ہیچ میدانی کہ از دست چه شد - گوہر وقتت کردی مانند گل
- ۶ - عمر چون برف است چہ شہ نتاب - از کد انوشی شود در نظار
- ۷ - تاج استکار را از کس بند - این تو ارا از سر دل زده
- ۸ - کای خدا کردم گناہ از حد برون - در کعبی افتادہ ام از لغد دول
- ۹ - چشم بکدام آبر نادیدن - از زبان لغت ہمینا لغت
- ۱۰ - بادشہ اجرم مارا در گزار - جز از من نیاید ہیچ کار

الغرض محدود سے ایمان در استقامت کجیرہ در انقطاع از اسوی الہدای انقطاع در استقامت، چون  
کرت بہت محقق اوقات مفوض بکنت خاطر سبک کن از آنجا بیکجا رسیدہ شد، برادر خود کجیرہ  
شہ را بر سز حکومت و اجرائے بہت مقر داشت - چنانچہ نصیحت و سفیری و نظر حراحم حضرت کجیرہ  
حقیق دامت برکاتہ با وجود معون از ان وقت ای پوشتا با انواع احتشام و فراہست و تحمل و کجا بہت بدتر  
صاحب بر سجادہ اجداد با جمیع اوضاع مخدوم ز ادوی ممکن است، و خود خبر دانہ از ادانہ از آنجا بر آمد  
۵۶ - در ہرہ پہلوئے جنگل استقامت گرفت تنہا با مہرب حقیقی خلوت داشت چنانچہ کس از احوال مطلع نہ بود  
و این وحدت آباد طرف ہرہ جائے است بنا بہت فرحناک در عین شایع عام با بین نظر آبا و اہنہ و اعظم گزہ  
پہلوئے جنگل واقع است طرف جنوب موضع غرور کہ جنگل روح انزوا و راحت رسا بود از آن ہم بہتر  
سبب مرتع آسوان چشم اہل شوق و ذوق سست حجرہ خاص برک عبادت بنا کرد بے تکلیف توفقات خیر  
و بیگانہ در ان زادید ناپیراں بفرانغ با لجن مست از ناگاہ غافل تکیہ بر توکل زد بزرگے مناسب حال خیر  
لغت ۵۰

از ان تنہائی و ملک غریبی شد ہر س مارا - کہ روزی چند نشناخیم ما کس را کس مارا  
چنانچہ کاتب حروف نیز از این حال خبر میدہد

انسان در گوشہ تنہائی و میرانہ پلورم - کہ نبود کس بلیس خاص من ایا ہمیں در دم  
با نام سر سبز انوار چندان کج گمانی کہ از ان عوالم پوشتا از نگہ از خود

چند بہت شہراست و در دفع توفقات کثرت آبادی را اندھ شدہ در دوران جنگل استقامت گرفت، اما  
چون بے اختیار از وی کرامت عجیب و خوارتی عبادت غریبہ نظر شدن گرفت، خدای ان مرد باو بہت محول

و مراد است بر روی نیاز مندی بجناب ولایت کتب نهادند - چنانچه بود که علی السلام کرد پس از آنکه مراد از این  
 مجادیت مشرف می شد نیز خادمان خاص آن بوضوح با نهادن و آن چشم میدارند حق شمالی بگویند که  
 ۵۴ کم و پرانی در شنائی چشم علی علیه السلام در القصه بدین مومنین مردان مجتهد و منجوق و زمان غیره اشکال  
 آن بر حاجتی کرده نیاز بنی بر علی و سایر در مدینه که حسب المرغوب الیاد را می بود و در آن زمان  
 می رفتند حتی که رفتند بر حسب جرم با عمام شکر گشتند . جمیع عمام آنرا که سجود آستانه تبرک از  
 + فراغین در واجبات دانستند که مشورت از عمام و اجاعا آنبوه بگردانایت رسید ، چنانچه در آن زمان بر  
 نزار بعضی اولیای کمال حق پرده می افتند - سبحان الله حق نماه عجب تصرفات و ولایت صوری و مسنون  
 آن حضرت را عطا فرمود که عقل در آن چنان است چه چو تو می توانی فهمی

محرره سه چو تو می توانی فهمی کم و پرانی - میان بچشم در آمد مینویس بجان  
 سخنور که زبان در شاعری او بکن و - میانت زیر انگیز کسب و رکنهانی  
 بناد است او بکنند غم آسمان و زمین - که زینت لفت بهت این شاعری  
 گرفت آن مثل حیدر است در جنت شکرش آن لب او است در شایخانی

بهر کف چون از دحام خلدین و کثرت ارباب حاجات محلل او حاجت عزیز شد - خاطر مبارک  
 مشغول گشت که از اینجا هم در دو سه فراموش با پیر رفت اما بجزرت حصول اربابطن در معامله به جمع نمود  
 در معامله و در را نمود که قبل ازین باعث کورضات کثرت شهرت است آستانه اجراء و گذر است شهرت  
 - جنفکل اختیار کردی آنچه تقدیر الهی است یا آن بود دیگر مرغی گشت ، آنستو بهمان اندیشه میزای

که ازین مقام بهر شگفتی - سرع : کن کن که نیکو مغفرا چنین گفتند  
 ۵۵ برضا و حق سبحان که نامل مشارکت را می و ش که باکر سرع : به برچه آید ز غیب به سب است  
 ظهور ذات مطلق را تو اشتیاع بخواری در یاب که این ظهور احدی در منع غیب است می گنجد

حاکم علی الله طهری بر جا که خواب میوز که دانند ظهور خود را در آن تمام بخند  
 کن کن او را است ز لوقا ناهن - هر چه کند نیست که گوید من

خود ترا در ادای شکر این بود عظیمی بجز از ان زبان متینم باید بود که حق تعالی فرات مصلی در حاجات  
 سای را وسیله جمید افتتاح مطالب کومین بوجود آورد  
 کجا خود شکر این نعمت گذاری - که دست کار اینها تو داری

آیا اگر خاطر خطیر از کثرت خلدین که در جیب نصیب او فایده است نمانی قدرت میدارد از اینجا که  
 رضاء در نشان خود میجوید و دعای ایشان از تا چه حاجت مردم می گفارد ، در خواست این معنی بر و این  
 خواب بود - انقض چون گویشی برش حضرت مرشد حقیقی دانستن بر کار ازین و صحابا و مسالمت  
 + چون عمل مشکلف بصحیف با لحنی اشتغال کند ابواب کام بخشی بر ایمان رفیع ساخت چون  
 بر گون خلدین از خواص و عوام در استقامت در زمین نهادند باز از شجاعت بزرگ را بهمان  
 دیگر در بک دهناد - حسب در خواست یعنی از این نشان ازین کثرت اندر نگاه حق تعالی  
 ۵۶ امان خواست آن کثرت با مقام کسب جمعه سعادت را با ابواب فیض رسالی بر روی نشان

بجہاں رسم و آئین قدیم مفلوج بود، کتاب ندیم در جناب فیض آسب آنحضرت از طالع بیان دین و دنیا  
 خالی بود، یاد آنکہ فروغ از لہلہا بگرشمہ توجہات کرم دہلانی بے بہرہ رفتہ باشد مع  
 لہرہ مع زبے کلید فتوحات مدعا و جہاں ہر گز ششمہ فیض تو را شدہ انہاں  
 از فیض عام تو دلہا گفتہ بشود، چنانکہ گل شگفتہ از نسیم در بہتال  
 ز بس آرزینہ مہر لعلت تو بود، فلک شوقی شمار تو روز و شب کردان  
 سزد کہ با فلک ہمہفتین زمین نازد، کہ سب بہر گز شگفتہ چوں تو صدر را  
 سبحان اللہ حق تعالی ذات بابرکات و شد حقیقی را دامت برکاتہ ولی مادر ز او شمع دو دلمان چہارہ  
 خانوادہ اصل و دیگر خانوادہ با شریعت پیدا کردہ، اقلید الجواب بقاصد خاص و عوام در دست حق پرست  
 آنحضرت نہا در مصابیح آیات و ولایت اہل بیت علیہ السلام و سنیہ الامنیہ، از آنکس شوقی دے سنور  
 گود اینیولہ - القسم تہرنا تہ سوری کہ در ذات فایض البرکات آنحضرت بسین البینین مشاہدہ افتاد  
 کہ از دیگران اہل درجات این فرقہ بسج نیامد درال وقت کہ در وحدت آباد عرف لہرہ بر سر بندہ  
 جلوس فرمود لقریف در غایت کمال دست داد - خدمت پیدا الی بدین متوصل الی اللہ حضرت راجی  
 سید خیر اللہ قدس سرہ را در یافت و خرقہ خلقت پیران چشت از دست آنحضرت نیز پو شدہ  
 است. و این حضرت راجی سید خیر اللہ غایت عالیین و صاحب تہرنا تہ سوری و سنوی اولاد پاک  
 نہاد و جانشین ختم ششم حضرت جنت الشاقین راجی سید حامد شہ است قدس سرہ - در تربیت پیران  
 و طالع بیان تہرنا تہ حقا حق تعالی دے را کرت کردہ - عجب حالے و طرفہ نقایہ داشت - با حضرت  
 مرشد حقیقی بے جہدہ شوق و صحبتہا کم بودہ است - اکثر مہرانی دہلوی حضرت مرشد حقیقی داشت  
 برکاتہ در وحدت آباد عرف لہرہ نیز تہرنا تہ آوردہ از آنجا کہ صاحب ولایت محمد آباد بود اکثر وہ  
 محمد آباد استقامت داشت - اکثر چنان بودے کہ حضرت مرشد حقیقی از جذبہ اشتیاقی ملازمت آن  
 سید الی بدین از مقام خود کہ مفاصلہ مس کر وہ از محمد آباد است شب شب میر سید و معاودت می نمود  
 چنانچہ کہ بران حال مطلع نمی شد غایت محبت و عشق از طرفین رونق نما داشت اکثر مہرانی محبتہا  
 فیما بین مفضل بیان کنم حکم بطورالت می انجامد، بر یکدیگر گفتہ است آنستغالی نماید -  
 روزے آن بود الی بدین پنج تاج الی زمین در وحدت آباد تہرنا تہ آورد حضرت  
 مرشد حقیقی داشت برکاتہ نزول دے از مواصبات عظمی در یافتہ مگر خداست تصدیق لیسہ مستحق در ذات  
 عشق و اثار ذات ذوق و عفت ہرہ افتادہ بود حتی کہ درال وقت لہرہ احوال و اقوال حضرت مرشد حقیقی  
 داشت برکاتہ غایت مسرور و مبہتہ گشت - شکر حضرت صہبیت بجای آوردہ گفت سبحان اللہ  
 حق سبحانہ در دلو ما ہم لہ نینچیں دو شان خود را جہت محافظت وارث و عالم نور خود - ایچہ در وقت  
 حق تعالی دے را استوداد راست فرمودہ از دیگران کمترت ہرہ ای افتد - الغرض ازین کلمات تہرنا تہ  
 بسیار فرمود، وقت خواب و استراحت حضرت مرشد حقیقی روئے مبارک خود را بجائے بستر  
 بر تعویض آنحضرت ہموار نمودند - از آنجا کہ محاسن عادات این طایفہ ادب است، از روزے نرا از سر مفضل  
 ردا با حقیقا و تمام بر کشیدہ گفت و بعد این جہت تہرنا تہ کہ پائے خیال من بدین روائے مبارک افتد

تصدیق دل برین آیت تکرار بردارم و بجا آن حضرت است سمان الله  
 معروض سے آنرا کہ جنین بود حد پیش - چو شناسد حاسد خبیثش  
 انواع نواید این طریقی از تصرفات تو الهف آنحضرت بر مرشد حقیقی مفتوح گشت ، همیشه منظور  
 و دل نشین آن حضرت بود - چنانچه یک مرتبه تفریب یکس حضرت دلیل العارفین محبوب العاشقین  
 مساجد سید امیر حلیم الله قدس سره جمیع اکابر و اشراف قصب را استدعا نمود ، مجلس در غایت حرمت  
 آئین نظام واقع شد ، از حضرت مائیکو بود و جوینور تا غایت پیور و لواچی آن جمیع مشایخ میر نادر  
 در آن جماعت حاضر بودند ، مجلس در وقت سماع کرم بود حضرت (مرشد حقیقی نیز از مقام خود مجردانه  
 آزادانه تکلیف تکبیر و خیل و خدمت بیکای بلند رانند در آن مجلس حاضر گشت ، آنحضرت از آن ائمه رسالت تمام  
 برخوایند خودی چند استقبال کرد ، اهل جماعت بکلیں رفاقت نمودند - حضرت مرشد حقیقی را آورد  
 بجای خود جائداد بیکان شفقت از هر طرف بجانب حضرت مرشد حقیقی متوجہ شد ، بعد از آن  
 ۶۲ و تعظیم را در باره حضرت مرشد حقیقی رعایت نمودند ، حاضران مجلس از آن کوفت شدند ، خطبه آنها  
 بصفا علی باطن دریافت ، در حوزہ بجانب آن جماعت کرد و وقت درین وقت در میان فرقہ اهل صفا  
 البر الوثوث ثانی فریاد است چرا که جمیع سنگین حضرت گنجشکر را که در خانوادہ عین مملو است تقسیم در راه  
 وصول حتی کشت از آن وقت انی یومنا خوب تر ازین خلیفہ بر جن کے دلچرا جیا نکرد - شرح است که انوار  
 و لایزش و در دمان مشایخ سلف علیهم الرضوان منور خواهد ساخت - آفتاب کبریا که تیر توید است  
 از ترنگا تیر با در حمایت خود خواهد داشت - درین وقت که در حضور ما ازین جماعت بجا گشت  
 ممتاز است بعد من نیز بجای من نماز خواهد بود - چون وے قلب العارفین است از آن در صدد رسیدیم  
 که جائے قلب در صدد می باید ، هر حال وے خلیل رب جلیل است ، حسود مدارجات وے مدد اللہ  
 خواهد بود - چون تو آنحضرت این خواهد با تمام رسند قوالاں حاضر بودند سماع در دادند ، آنحضرت  
 را در ذوقی حالتی دست داد حضرت مرشد حقیقی نیز در آن حالت رفاقت داشتند ، بعد عین ذوق و شاکر  
 از سر مبارک بر آورد دو قطعه نمود قطعه در آن حالت بدست مبارک خود برقی مبارک حضرت  
 مرشد حقیقی را است نمود و مخمور بود -

۶۳  
 +  
 خدای جہاں را انواران سپاس سپردیم تو بر بگو بر شناس  
 و قطعه دیگر بصاحب دادہ والا کہ خلف رسید را جی سید روان علی مرحمت نمود ، جمیع حاضران از اجتماع  
 این کلمات و مشاہدہ این تفقد کرم بر بدن خاست بعین کہ کسوت من سعد سعد فی لطن امہ  
 در بردار شدند بعد وقت محبت حضرت مرشد حقیقی را در دل مہر نازل جائے دادند و بعین کہ بخار شفا  
 من شقی شقی فی لطن امہ در و ماغ آنها متکلم بود خار را افتش در دل شکستند -  
 معروض سے محبت تو کلید لطاب دلہا است - زبے کے کہ شرف پیرین شرف با است  
 عدو جاحو تر باشد محبت خیر است - سہام کل بلیات را ہدف باشد  
 کے کہ بہت ہوا دار تو زو و غلغل - و را امروز بخت ہلک ہواست باشد  
 زو ماغ بندگیست ہر کردا غلغل آمد - بہتر دکافر ارباب دین شرف باشد

درون سینہ میں حیدری زچند پیکار  
 حضرت تولا صدیق کون الف باشر  
 بہر کیف نظر عواطف آن سید عالم در جمیع رام در بارہ حضرت مرشد حقیقی بخود معروف بود کہ ہمیشہ  
 در تصویر احوال شش سیکو سید، شفقے کہ مناسب حال پدران باشد رعایت می نمود آنچه انفس مشرکہ  
 در بارہ حضرت مرشد حقیقی زبان و صورت بیان کہ از جسمہ فیض و ماہی نطق عن الہوی سیراب  
 بود فرمودہ کہ آن انفس بلکہ ہمیں بر محک ظهور کامل عیاذ گردید۔ در مناہج سبک و تعلق میان  
 نعمات و خواہش عادات ملابن احوال اولیا کامل خانزادہ مطہرہ چیست کہ در ملفوظات خواجگان کیف  
 علیہم رضوان مسائلمی نندہ مرافق می یابم۔

تعبیر سے یہ پارہ این مکررہ باغ مشرف - شہباز آسمان من عرف  
 میشود میرا باب دین دودمان ارتقا را جان شیر  
 مکئی سند چتر الوری جالس صدر امیر مظلوم پاد  
 ہرد و عالم را کاب خرباد کمنش مقہور باد و دستاد  
 دوستنا خاشہ نعم الصواب دکنان سفول قدر غل غذا  
 باد پارہ در ایما ابد اکتیر دوستانش را جداقتی الغنیر

سبحان اللہ جزبات تولا مرشد حقیقی کاتب حروف را در ثنات اوصاف چنان مومنونق پدیدار  
 کہ بیان اختیار از دست پرورد، چونکہ ابہرائے اشدک در پردہ دیگر درکت یعنی سخن در برگزشت  
 عواطف و ارشاد حضرت راجی سید چرا اللہ قدس سرہ در بارہ حضرت مرشد حقیقی بود آنرا رعایت  
 بانجام نامنودہ نغہ در نشید مدحیہ گرفتیم۔ ہر گاہ حضرت نقب انقبہ ارباب دین ہر ان قدر کہ در زمین پیکر  
 سجد از ہزاران یک و از بسیار اندک توانز بود، لاچار عنان غز مطہ از انظرط مطون داشت باطل  
 مقصود می گواید۔

چون حضرت مرشد حقیقی راست برکاتہ با نواع امانت و خرقہ خدمت حضرت راجی سید چرا اللہ  
 قدس سرہ است در وحدت آباد جلوس نمود انوار ولدہ تشریح را فروغ دیگر رسید۔ خود سید کلاک شش  
 از ملکہ ترقیات سرگشید، ہوارہ نظر آن حضرت در توجہ احوال حضرت مرشد حقیقی مصروف بود۔ ہر گاہ  
 بہ تقریب بگویند کہ لایف ازانی در شکت، لایف استغین راجی سید غلام حسین الدین عرف حضرت راجی دانی  
 کہ برادر حقیقی کلان آن حضرت بود بانیست مردے با برکت عظیم القدر مرید و خلیفہ حضرت جتہ الدین  
 سر اجال کفین راجی سید ابراہیم بود قدس سرہ از طرف پاد رعایہ خود حضرت محبہ الامین  
 راجی سید غلام حمی الدین قدس سرہ نیز خرقہ خلافت پرستیدہ بود، حسب الاجازت پیرو مرشد خود  
 صاحب ولایت دیار جوئیو بود بے صاحب تقریبات صوری و سنوی و کمر حلقہ اہل محالی در روز  
 دان و قاتین است رات و حقا تین نکات، عقیدہ ای ارباب تصوف و شیوہ اصحاب کوف بود۔ در سلسلہ  
 عالیہ حامی راجی ہیں دو بزرگ حضرت راجی سید غلام حسین الدین عرف حضرت راجی دانی و حضرت  
 راجی سید غلام نظام الدین عرف حضرت راجی سید خیر اللہ قدس سرہ بنیان تقریبات و کلاک داشت  
 بودند در ان وقت در فرقہ اہل اللہ نظر ایشان نمود، اہل درجات و صاحبہ مقامات عالی بودند ان

کلمات این سید است که در کتاب حضرت در شرح حقیقی خلیفه و جانشین در دسترس است -  
۶۷ -

آنحضرت را سید خیرالدین و حضرت راجی دانی را اولاد کبریا از جوهر بویک بویک  
لبس و مهر آباد مشرف ساخت ما هم متفق در وصیت آباد در این آورده اند حضرت در حقیقی  
طاعت بر ما از نزول اعلان آمد اهل معانی که از مواهب عظمی سرورده لطاف میزبان و میانه ناری  
بر میان جان حکم است ، دقیق و در عزت فروگذاشته است - چون فرموده صیانت فراز کرد حضرت  
در شرح حقیقی بر سوم میزبان معذرت برخاست که حضرت بنو جنات است با نند و پسران در وین را  
رنگ فرود کرد اندر ، یعنی که سعادت ابدی باین در وین او را نمود - اما حقیقی که  
مناسب رغبت تو اندر تزیین یافت ، با وجود نمود و در دست داد و در جنگل است با هم تزیین  
قلبی فال و اندر قبول در خانه هر چه همان هر که پیش نهاد ۱۰ م ، ۱ سید شرف قبولیت دایم  
حضرت راجی دانی در کتب بر صدق اخلاقی حضرت در شرح حقیقی آفرینها نمود ، بخوشی کمال فرموده  
دلجوی دار حق تمامی این جنگل را از غم و بلا و آساز جلوه خواهد داد ، بر کونرا است با نام  
اینجا برکت است که پسر خواهد گشت ، باین گونه چندین انکار دیگر شرح آن بطول است بزبان دیگر  
داند ، خرد خلافت سعادت پیران حضرت در شرح حقیقی عطا فرمود از آنجا که ذات بابر کات  
۶۸ - هر وقت حقیقی را هر چه در قابل یافت تحویل خرد میبرد که نیز ازینجا صلوات نزدیک است الهی در ذات  
پیران حضرت بر کونرا است رسید - تا زمانیکه هر دو بزرگوار در صد رحمت جلوس در دستند بخواهد  
نظر تو جهات در تو احوال حضرت در شرح حقیقی بر گشتند تا آنکه از هر عالم رحمت فرمودند -

وفات حضرت راجی دانی در کتب شرحه از یک سید سلج ماه شعبان سنه ۶۱۰ هجری بود  
و در شرحه جوهر در خانقاه خود مدفون گشت - رحمه الله علیه - حضرت راجی سید  
عظیم اقر حجب طاعت رسید و در جهاد است اسنان پید عا لیت خود سعادت کند و در این حال می نماید  
در جهاد سکون و نصیحه باطن رعایت می نماید حق تعالی آن کو هر ولایت را بپاره متخی بجزایر ظاهر  
و ملکن دارد بحسب الله البنی و الله الامجاد -

وفات حضرت راجی سید خیرالدین در شرحه حقیقی تا در شرحه حقیقی در حجاب کونرا است  
لبت و بهشت بجزی و ارفع است - در شرحه آباد بصحن خان خود مدفون گشت - رحمه الله علیه -

۱۰۰ - حال انوار ولایت بر سر قدس با کونرا است بار و - میبندد باید که آن فیض صوری و مسمی را  
است برده نماید - حضرت راجی سید در ان علی ز اولی قدره فرزند پسر حضرت سید پسر از انوار  
بر مندر است و جلوس دارد - قدم بدم بر لکن آباد کلام خود میگوید - در شرحه حقیقی  
۶۸ - غایت پسندیده دارد - حقیقی که آن نوزاد چون ولایت را بر سر بزند داب در دسته شتر  
نتایج ولایت دارد بحسب الله البنی و الله الامجاد

الروض چون شرحه سر فرزند ولایت ذات بابر کات حضرت در شرح حقیقی در است بر کات  
۱۰۱ - و از شرحه حقیقی حقیقی حضرت راجی سید خیرالدین و حضرت راجی دانی در کتب کبریا بویک بویک چون  
ولایتش را کمال دیگر افزود در احیای کونرا است رعایت را کار فرموده در در جهاد است



خوکی انداخته دوام درش بوده خود ستون بود استخوانی بود چنانکه ایلا پادشاه کراز  
وارد صادر خبرند است همیشه آمد و رفت امیان و اما بر ویژه بدفصل بود - خدایان باشند  
مواظق ترول نظهر الحجاب بعد الثواب حضرت رضی الله عنهما -

داری صانع لمن تدنزل مرادی جنات لمن قد اكل

لقد علم ما عندنا حاصره حوان لم یکن غیر خنجر و خل

اینچه از غیب بهم رسیده میباید آید هر که از وارد صادر سینه خفت خدمت گذاری رعایت کما حق  
میفرمودند اگر در خراست مشتاقان قد میبویز در خدمت می رسیده ماه ما بر از گوشه فراموش  
به بیرون کشیده آوردند تشنه لبان اشتیاقی را بنزلال وصل سیداب میگردید آن همه این دوست  
سعادت کرا نصیب باشد که سعادت با تو بر کسی اوله سلام اولیا کلام دست دیر سه

ای قبا و شای الفقیر غمزی از ازل تا ابد بر در عشاء تو نپایا آورده

هر که مهرت را بدین جا کرد در روز ازل بر سر در پیران عزت صدر میل آمده

جانش بر چو کرد در دل دارد از هم تو بعضی بر سر کوه طراقت کسنت در سوایده

هر که با شوق خود بیدم آتس نه گرفت جام شوقش ناپایداری و ضعیف آمد

گنبد جاه و جهالت انقدر رفعت گرفت کاندرو چرخ بر سر تمندیل خزانده

جیدی بر شمع رو در کبریا است در سبیم بر دانشش لا فویان در حیدر آورده -

شده اجب الوجود لغیر کسی ذات را در همه حال و هر آن که فضیلت  
و بزرگی کشید گروه آدمی بر جمیع خدایان و ممتاز ساخت بعلوم و عقل بر سایر مکنونات و خصوصاً اولاد  
بعد الحظ ما انتهای خود فرقه ناجیه صرفی را از اصحاب کتبشان برایش و آنست که شهر ولایت اندر سه

قوم همومهم باسه قد علقت خدایم صیده کسمو الی احد

فطلب النعم مرلام و یومهم باحسن مطلبهم الی واحد النصد

ولا الیبت سات فائق الفی ولا لروج سرور حل فی بلدی

مادنی پناز هم دنیا و لا شرف من المطالم والذات حواله

الا مساره فی الی منزله قد قارت الخطرة نینما ما عدا الاله

فهم رحایم غیران و او حقه و فی النفسوا صلح تلفا هم مع الود

این گروه هم اند مخصوص تقرب و نیابت الهی که انتظام عالم تصرف ذات با برکات  
این است تقلید نظم دست سنان از من و ساوی در صورت اقتدار این طایفه داده اند بر زمین  
است که گفته اند سه

مردان خدا خدا نباشند لیکن از خدا جدا نباشند

ابن تیمیة شرف خرقه امانت و خلفت باری نمای که آن خرقه برایش و اجازت با برکات  
رسیده و آنندان است که حضرت سید عالم علیه المل النبی در شب سراج از حضرت علی مرتضی

یافتہ بود و طاعت گشت که این نعمت غنی بکے دی کہ پودہ پرستی کند و عیب بندگان خردی کی  
 پروردگار حضرت علیہ السلام خلفائے اربعہ و اطلب در آن بہر یک نظر فرمود کہ خرقہ یا نقود و  
 ماسواک کہ بہ یک از صحابہ جو الزناہیم بہ سادہ حفظ مراعات و سے چو نہ ادب و احتیاط را کار فرمائید  
 حضرت ابو بکر صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم بدانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ماسواک بود  
 چرا کہ خلفو آن بومضی را پذیرند چوں نوبت جناب ولایت ماب حضرت رضی رسید کہ ماسواک  
 گفت پروردگاری کہم و عیب بندگان خردی سالما پیوستم پس آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آن امانت  
 جناب ولایت ماب شہرہ ہمہ حقیقت حوالہ نمود فرمود ماسواک کہ کہ این جوار بلوید  
 تحویل این امانت را سزاوار است — نیز دید کہ بعض حقیقت خرقہ جنس است کہ آنحضرت  
 صلی اللہ علیہ وسلم ہماں خرقہ را چہا رخصت نمود ، ہر چہا ارکان شہرہ کردہ فرمود گفت احتیاط  
 نماید ، موقتہ را طلب نمایم ہر یک تا این قطعاً پیش گذرانند - آنحضرت اللہ اللہ آنحضرت صلی اللہ  
 علیہ وسلم حضرت ابو بکر صدیق و عمر و عثمان رضی اللہ عنہم ہر چند کہ جنتہا آن قطعاً جنتند  
 چنانچہ ، جناب ولایت ماب حضرت رضی علیہ السلام اللہ و چہا رخصت نمود بنظر علیہ السلام  
 علیہ اکمل التحیاء گذرانند . آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در جمیع صحابہ بخوشی تمام جناب ولایت  
 را فرمود بسیار است یاد پرورش پیوستن — اما روایت اصح نوشتہ آید -

الروضہ تحویل خرقہ بچہ شاکت پذیرد جناب ولایت ماب ازہم پروردگاری  
 باقیات رسید - ازوے دست بلاست بر راتہ دار جارتاً جائیدتا پیش عم سرف علیہم رضوان  
 رسیدہ - چنانچہ فرمود ناجید صرفیہ در حفظ آداب آن خرقہ الی پرستار ہر ولایت واقایم  
 و قصاب و قربات احتیاط کا صرہ سفرا نیند - بہ نیابت اللہ فرمازد الی میکند کنوں و متحمل آید  
 امانت و سزاوار خلفت باہر اتفاق در انہم ہندوستان است ذات خالیہ البرکات  
 مظہر انوار الہی سفر از ماہ تا ماہی - ۵

۳۰ ابو النور کلمہ در ان است صدر اچوان زمان است  
 آن امام امیر الخطاب کعبہ اہل دین بدوران است

۳۱ چوں شرف مقامات شہید سوار شرفی نمود از اینجا کہ احتیاط و رعایت رسوم شرعی  
 کمال استوار این لایفہ است باوجود شرفی مقامات علما از بناہج شہرہ است بنویسند  
 مصطفوی صلی اللہ علیہ وسلم در حقیقت از دقائن فامری فی کفر اند - حضرت شہرہ حقیقی  
 دانت برکاتہ چوں جمیع سنن را کما فی سننی رعایت فرمود الا مشاہل شرک کہ از ہر ہر  
 است باہر ماند از استخفاف و مشاہدہ فراغت دست نمیداد با مہرب حقیقی چنان شرفی  
 داشت کہ میل بخاطر بجانب بگوشی یافت ، و عند سب جائش بدین فرمہ تمہنم بودہ

۱) تشغلت قلبی عن دنیا و لذتها فانتم القلبی غیر مشغول  
 و ما تبأنت الا حفاں عن سنتہ الا و جد تک بین الحق و الخدق  
 ملائک

کتاب

اگرچه والد بزرگوار آنحضرت در همین حیات پیوسته در قصبه پناه با  
 دخت شیخ نورخان صدیقی بن شیخ نوحان که جد مادری حضرت در تحقیق است  
 شوق نموده بود. و شیخ عبدالرزاق بن شیخ نورخان صدیقی در ماده فراغت از  
 امر شریعی حد چهارم تمام می نمود. اما بجناب ولایت ما ب حضرت در تحقیق حمل پذیرائی  
 نداشت، والده حضرت در تحقیق نیز درین ماده کرات کرات متعرض می گشت -  
 اما موجب اربابین قسلی می نمود. حسب فراغت اوقات عبارات حضرت  
 می نمود، موردی ایام برین گونه اتفاقا یافت. سید الوصلین حضرت راجی مدینه خاند  
 قدر کرم، حسب اربابین از حضرت در تحقیق در خواست این گشتی نمود، از آنجا که  
 اسان ارباب حضرت در تحقیق را از علمه فرایض بود. غرض آنکه قبول نمود. از این رو  
 برادران طرفین مشرک به غایت رت داد. هر چند که شیخ الهی که موجب کرم برادران  
 حضرت و شیخ عبدالرزاق که والی طرفین بودند آنها تحمل سعادت بسیار نمودند  
 از اینجا حضرت در تحقیق بر این شریعت قدم استوار داشت بر بدینها در طرف گشت  
 راضی گشت. از جمله بدینها در نکاح احضار معنیان و احضار معارف و طهری  
 است و سید سلطان الدشتیاب جمید جهت زینت و دلیل وضحاب و لغدیر ضابطت  
 خالط و فرستان آن حدیث السوسا حرے تا سحر کند بین الزوجین بالفت و محبت تا  
 در آن شب آن برد غالب باشد و در آن نکاح طبع جهت اعلان جائز است  
 انتهی - حاصل حکم بر روز سعادت پیوسته اندم که ذکر آن سید عالمی در سابق  
 گذشت بر یافت گرفته با سعادت از درویشان صفا به کرب و عدم ولی و احتیاج  
 بصوب قصبه پناه توجه نمود. حتی که برادران خود شیخ الهی و شیخ محمد واجد ابرکا  
 سعادت گویند که در وقت نماز عصر بود که بقصبه مذکور رسید، رفیقان و خادمان  
 رسانیدند که بیرون قصبه ساعتی چند توقف نمایم و نفس را گشاییم از شرف نزول حضرت  
 حضرت والی نیز بان را اطلاع سازم چنانچه رسم و عادت است بر جای اصلاح اهل خانه نزول  
 مایه رسوم مکرر استراحت بکشایم - حضرت در تحقیق داشت بر کانه فرمود چون رعایای کرم  
 درین مقدمه از اول جهول است درین وقت چگونگی بظهور آید، همان بهتر که همین دم قدم  
 بر دروازه نیز بان گذارفت با برسانت بکنایم و با استراحت سراپایم - پس همان دم  
 قدم ایاد در خانقاه شیخ عبدالرزاق نزول ارزانی داشت، اهل خانقاه و جمیع مشایخ آن مقام  
 از مشایخه جمال و لایقش که در آن وقت رونق تمام داشت حیران ماندند - بر کتبت +  
 سرشار بدین ترغیم مشرک گشتند

روشن از پر نور است نظر نیست کم است - سمیت خاندت بر لایق است اینست  
 نامرے رو عفو صاحب نظر این اندازے - سر کتبت خود به سرے است که نیست  
 القصد با جامعے مورد کم با مذکور است بخانقاه پیوسته بان نزول نمود

بریکه خواجہ نور علی شاہ باہر استراحت نہادند حضرت مرشد حقیقی با جمیع مصلحان  
 نماز عصر اور انجودہ جنوب روپہ نشست ، از انجا کہ رسم معروف است کہ در صبح مقصد  
 مستقبل قبلہ میگویند نماز حضرت مرشد بالکس آن اقدام نمود ، ولیکن میزبان بکس  
 خلاف قانون کوفتہ شدند در خود با چشمک می نمودند - اما از خوف جلال ولایتش  
 پارہ آں نبود کہ بعضی رسانند - میرسد غلام آخر لغو است در یافت ، الخ  
 ۴۵ بجانب حضرت مرشد حقیقی نمودند فرمودند خیر الجاشین مستقبل القبلة ، حضرت  
 طریقہ المادت مسوک داشت رخ بجانب قبلہ بگردانید چنانچہ کہ را از میں بجز  
 داشت راستہ الملامی نبود حال چنان آراء در میان صحابہ کلبہ سہانی (النجوم کز فرار گشتہ  
 انوار لطن از چہرہ ولایتش می ناقت لمعات جمال کائنات دیدہ اہل شام را منور گشت  
 چنانچہ حاضران گریستند بارہ صحبت آن اہل کمال بدین حال قیل و قال پند و نند

۱- اے منظر نور و اجرت حسن تو دلیل بر پرستی = <sup>زین علیہ حسن کربانی</sup> چون تو نور را خلائی - زان کلمہ حسن کربانی  
 ز درہ تو سنت نبوت - روشن ز تو گوشتت = باز از نبوت از نور تو روشن - ملا از علامت از تو کلان  
 = گویند آن نہ نیامد - از او شود در کائنات = ہر سلف و کون شامی - اینہ الہی  
 - عشقت ما است دین دلان - ہر تو ہمیت تو شہاں = ہر تو بہا نیست در کونم - جز در تو نیست از ہم  
 حسن تو ہمیت در بقا باد - ذات تو بقا و جلا باد -

حاصل کلام چون ذات بابر گشت حضرت مرشد حقیقی دستبر گانہ سجود و دست تالی  
 وسادت جاودانی بر سر اے میزبان سایہ کشف انگند ، رفیقان وفا و از رنج را چہ پند گشت  
 ۴۶ در دامن فراغت کشیدند ، ولیکن میزبان شربت نغذ و مگدب با غایت خفگی بظافت تمام  
 بقا سہانہ چینی و بلوریں پیش حضرت مرشد حقیقی کشیدند چون آنحضرت صوم سید استند داشت  
 منیع فرمودہ بدیگر رضا اجازت داد ، رفیقان کاسہائے نوشی سے نوشیدند و بایں بران  
 نو اس آگشتند

ساقی کو شربت بر تو فلاحت - رنجت در کلام فرمایم سرسبز  
 کاسہ بریز بر لب پیش یار - انہ از آن جام کو شربت خرب شر  
 دین انسا و وقت نماز تمام در رسید حضرت مرشد حقیقی با جماعت مصلحان نماز جماعت  
 ادا نمود ، بر عادت قدیم در گوشہ مشغول گشت ، رفیقان جا بجا با طراعت بر لبہ انرا  
 کشیدند ، چون سہ پاکی از سبب انقضای وقت اعیان اکابر و اشراف مشاہیر قریب خواہ  
 میں برسوم مشراط معاشرت آراستند ، آخر از از ان شرمی فراغت نمودند ، انہ  
 ولیکن میزبان سفرہ ضیافت از ابع مطبوخہ و اقام مشروبات پیش مہمان کشیدند -  
 پیش ہر فردے از اطمینان بر عتب فوت جماعت مہیاسا خندند ، چون حضرت مرشد حقیقی  
 از باعت بقاوت در خوابول ماکولات منوعہ احتیاطی نمود از تناول دست و کھد  
 چون مطلقا احتراز موجب رعایتی خاطر میزبان بود چہرہ طمانیت دست بکوت

در صحنک آفرایید، چند نشسته است بر آردش طعام بدلان رسد، بعد از آن غسل میبرد  
 با ستر راحت بیاید میزند آنحضرت سر مست نشسته محبت الهی بار خه چون ماه تابان بر سطل  
 در ریاضات و سنا به محبوب حقیقی جلوس نمود بعد فرامست بهام مجلس طعام ملائکین رسم و عبادت  
 نقش رنگین معبر بستر و بالین معصومی جهت آنحضرت پیش آوردند، خاطر مبارک آنحضرت  
 مشاهده این رسم نهایت برسم شد لکن که از آن طرف پویش نیده بود بر آوردند حراره در میان  
 آن جانب نمودند ازین حرکت آنرا مانع نمودند در قصه انقاد، اگر بخواهید چنانچه صحیح صادق و صبر  
 از آنجا حرارت آنضرب در آن ایام غایت مهمل بود، صبحم حضرت در وقت صبحی که در رمضان  
 بار مسافرت بردوش کشید، چون ساعتی چند در رخصت توقف کرد سخن از اکابر آن قصه که حقوق  
 معارف با بق بجناب ولایت نام حضرت در وقت صبحی در آنست بیاید بود، حضرت در وقت صبحی در میان آن  
 قدر توقف بطریق عبادت در خانه بیاید و زود نمود ساعتی در آنجا چون دولت استقامت گرفت ازین  
 از راه درونی مملات خرب حمله اهل تجسس رسید، جمیع مشوران قصه را بکلیف رسوم رخصت در آنجا  
 حاضر بودند استماعی آنضرب جمال کمال آنحضرت شد دان و خندان چون دل بکوشید و در پیوار  
 سر راه بیرون کردند در شام و حسن ملازمی آن گوشه حیران مانند بر یک بجان شوقی با من گشت  
 نوام و گشتند

بیا بشیر  
 ز به عذار نو سر تا باغ زیبائی ز خوش ادا در صورت گرفت رعنائی  
 کز شمه تو خراب و کون بود از دل هم نزاکت تو دل خون کرد شیرانی  
 قیاس کرد صف جمال تو آمد از دل در چو سود اعانت نکند گو پائی  
 ز جام دوست اهل بنم مست شوند بجل که جو عزت دین بر آسانی  
 گل از خجالت رخ در نقاب غنچه کرد باین جمال دل آرا چو در چین آسانی  
 چو حیدری نبود دیگر از دست خندان بدین طریقی آخر بنظم آرای  
 انقضی جہات و حسن آن محراب الهی نثار گیان نهان محبت و بر آرد سر مایه بیعت جاوید است  
 در دل نشاندند حضرت بر نشسته حقیقی از آن جماعت مشاهده نمود رخصت خواستد مشو در شام  
 نیز بان گشت، ناظران را در عین نشو و دیدار خاطر بها جرت بهم رسید، هر یک با اختیار زبان  
 حال بدین مقال پرداختند

ما را گل از روی تو حیدر نگذارند چندان چه خیال کش که دیدن نگذارند  
 صد مرتب سیرم ز لب خسته دلان نزدیک لب آرزو چه بین نگذارند  
 زلف تو چه در کمان کشیدن که ریشبان سر در قامت تو کشیدن نگذارند  
 دل شد ز تو صد باره و فریاد کردیم کجک نحوه زدن و جانم دیدن نگذارند  
 فی الشریعة من سنة الاسلام و حق الدین عیادة مرضی المسلمین  
 فان العایة و خوض فی الرحمة حتی یجلس فاذا جلس اغتمس فیها و السنة فی العیادة  
 ان لبث فیها من یسود لوما ترک یومین، فی الحدیث ما من علم یجود لوما و مسلا =

فبقول صحابہ کرام ان اللہ العظیم، العزیز العظیم ان لیسفک الا سنی الایمان  
مکون قد حضر احبہ و لیسفک علیه سبع مرات الخ و اجزه الله و قد سئمت من شکرها

احب و اجاد را اینه لیسفک  
حضرت مرتضیٰ صوفی لیا و در شب بصر ب دو نشان نمود و چون بقدر از راه قطع مسافت نمود

از غضب نقش انگین و غیره سالمان بر اچه رسید ازین آیت بدعت در دل فیض نزل آنحضرت  
نمودند که تکلیف رسوم لایب می افتد جلال از اولی در گرفت که کلمه صلواتا کامل کار فرمود

چون قطع مسافت لقرون بجزین گشت آنچه داخل عمل شد خود در کان معین خود کجائے است در باغ جنه  
صده جواز حویل که مقبره پیروز برادر او آن حضرت است نزول فرمود، چون مردمان از هر طرف در میهم

آس گشت شدند خود پیوسته محل سراج نور نمود، در آنچه زیور و دیگر اسباب مرسوم بود همه را ابر آورد و  
بقیة او سکنین نسبت نمود، شور از نمای مردمان بر آمد، اما از جلال از اولی آن حضرت کس پارای

دم زدن نه گشت که حرفه خلاف مزاج بوض رساند، گویند از وجه آن حضرت نهایت در حسن کمال  
بلغت عظیم المثل بود، چون قبل از ایام سعادت خود خواب دیده بود، گو یا حضرت سلطان

المشایخ حضرت نظام الدین اولیا با جمیع اشراف اولیا کعبه متصدی بجزیمت سعادت در تصبیه  
سیاد شریف آورد و اند، و نمای اعیان و اشراف و سکنه آنجا مقیم میگردند، و تصور هست در نمای کعبه

و بر زن افتاده است چون بیدار شد این خواب کعبه ظاهر نمود، در دل خود این را منجوبی فرمود که  
ملا از حضرت سلطان المشایخ ذات بابرکات این دو پیش صد اوقت کیش است که متصدی در خوا

نکاح من گشته، در این تصبیه که خواهد نمود و اولیا و اکابر در سعادت بر فاققت آن بزرگ خواهند بود  
اعلم ان الربا منة اضناث احلام و می التی توت فی الاله الایم الصفی و الودار

والدم و البغی غلبه لیسرها، و الثانی فی الفکره و می التی تخطو ببال النائم السهوه حتی یرقی الماء فلیذکر  
فی فکره و لایسرها دون ماجری و الثانی من اجتماع الازواج و ابانته الملایکه او تالیه ساری

فی المنام شیئا یفسد علی امام او ناصح و لایفسد علی جلیل و لا اسراة و یقعن لرد یا علی وجهها  
لا یکذب فیها شیئا فکلمه یرید فیها ما یریدها و اولیه فرقی علی ما ینزه العالم الصالح کما یرید صاحب

بر چهره نرس است، ففتن انبیاست، و فتن اولیاست، و فتن المهارت، و فتن دزدان و جهودان، و فتن  
اند فتن انبیاء و مناز فتن است که اینها بر علیهم السلام است و فتنه در امتداد روح و حکما و اولیا پرورد است

خسته روح و سوزنید و المهارت چرخینند که جگر و سیر زبیر بود که چپ است چو بر و شریک خسته است  
فرود و ایران مانند غلب افزایم، و فتن دزدان بر فتن است - انهمی

سبحان الله حمیر مبارک بود که عنقریب بپوشد خربز جبهه گو شده - الخ فی حوال آن صلی و فاکت  
صدقت اند لیس بحال جهان آرا آن حضرت مرشد حقیقی مشرف و مستعد گردید، که مکر صدیق بجای آورد

بپزدان انبیا، و آرزوی شیفه حسن للا ابالی آن محبوب الایمان گشت و در خشن را که بر دانی شکر  
https://alislami.net

و ادب و معرفت و کثرت با اول مہر منزل خود بفرستد تا بر اہل علم و کرامت آید و بر خداوند عز و جل و تقدیرش کہ در علم و تدبیرش بی نظیر است  
ست عطا دل داد با صد شور و ملن بدین گراز سترگ است

پوست مسرست یا شکر بخت گریبا - ماہ تا بان است یا مہر سپہا ارتقا  
رودے ادخوردید با مہتاب یا گلزار سن موعے او سنبل ویا لہیز یا شک از خلا  
تہہ سہان است یا دلگشا یا ارکان دیگر قلب دوران است یا محبوب ما شیخ الوفا  
یا ربین معرفت یا ہلال امید فز - یا سترگت نزلت یا در دوح صفا

پہر کثیف آن صالحہ یا رسالت خدمت آن محبوب الہی از مواہب ما مشتاقی در یافتن از ہر چہ بود لعلی انقطاع  
کہ پند دل و پیکر و نہال صداقتش را در دل کشا غدا کہ خدمت بر بیان اغلاط حکم است. از خط فرمان و خداست  
۱۳ بموجب لطیف الاطاعت فوق الاوجب سرسوتنا دست نکرده چنانچہ بہر ان ایام تزدیم حضرت در حقیقت  
و ہر اپنے سعادت پوشیدے - خودش آن صالحہ فرستاد فرمود لیکر رساند کہ در برداری الال ازان فراغت لفظ  
این پیرا ہن سفید کہ وال بر سر کسے است بے تا مل در بر کشن، ہر ماہ بہ پیرا ہن انزرون عمل و سید جمیع ہر دین  
حریم عصمت ازین حرکت بردانہ بنیاد کوفتہ شدند، از ہر طرف شور و عمل در تمام بر زن شائستہ گشت کہ پیرا ہن  
از راضی خجستگیست، در زمین ہنشا مہر دی و مبارک رہا و خلیلہ عظیم افتاد، چرا آن مسعودہ یا کبار حقیقت حال  
بریں سوال در پاقت لاچار نقاب جہا از میان برداشت بہ مستحضان این امر انرا امن نمود کہ شمارا هیچ نیکر سید  
رود و قبول این ہلہ را در دست من اختیار داشتہ اند پس بے تا مل پیرا ہن مبارک کہ ہر جسم مایہ و ہر کسب  
بسنظیم دوران جوہ محافظان پیرا ہن کرد، در وقت شب کہ حضرت در شب حقیقت و امت بکارتہ در حجرہ شریف  
آوردہ مسعودہ محترمہ لہر ابلاغ خدمت مسعود پیرا ہن ملگور در دست نہادہ با در تمام پیش حضرت  
حقیقتی بالبتاد و بوجہ رسائند کہ ازین تبرکات ہر خاص جمیع نسوان انار بے لایب متعققت مرہبانہ  
۱۴ سپوش نیدن راضی دست کوئی گشتند، این خادہ مخلص خدای مصلحت ہر یکہ شرف مفاہ خود در یافتن  
بتعلیم تمام بر سر و جسم نہا و چون ارسال آن بدست نیرے بود از پوسیدن آن تا مل و زہد ہم کہ بفریت را دریں  
مقام بکرتگی دخل بہت، ہر گاہ حضرت از روی عواطف کربانہ اہر ضعیف را بدین کثرت اختیار فرمودند  
آوردہ و دم کہ از دست مبارک در بر کشم، حضرت مرشد حقیقی جسم فرمود از غایت فرشی آن پیرا ہن  
بر قامت رعنائی را پیش و خادار است نمود، حال و سہ را ازان کبار گمانے دیگر انزود، در ان وقت  
سعادت کہ طالب صادق بدین شریف طلب بخدمت گشت خلوت در غایت ذوق و شوق و مشق و محبت بود، از ہر گز  
کاشانہ ترانہ مبارک را در آسمان رسید، طالب محبوب با ہمیت در ان خند ان لہرز از اول از جنہبہ اختلاف  
جوشان جام عشق نرسان چون نرس نام چشم چون گلشن چمن گوسن بردند ہر دو با ہم عاشق و دوستوں راز دان  
یکے با دیگرے اخلاص باز سے

این بزلغ و پگورہ اللیل خواند  
ان کپے چون گل شکفتہ دلربا  
و ان دگر بر روی این الشمس راند  
و این دیگر مانند بلبل در و ما  
ان کپے از قد چہر سر و سہمی  
و این دیگر قمری صفت فالہا تہی  
ان کپے با زلف دیگر نہ باز  
و این دیگر با چشم مستش سرش کہ

الفرغی کہ بود در غایت استیجاب و انتہا کثرت نماز در عین و خدق و آہنہ باطن و قناریں  
 واقف شد ، حضرت مرشد حقیقی داشت برکاتہ بارخیزد و در آن زمان از ماہ تمہید کلمات در مناہج معونیہ و ذکر  
 احوال ائمہ معصومین علیہم الصلوٰۃ والسلام و او با کلبہ بر فرض تکلیفین و ارشاد بیان میگردید ، بر نکته بار  
 تقدیر از احوال خلف علیہم السلام ان یاد میکرد ، ان معصومہ یاد را مادر سے توشن ہوا خود ہم ہونگ ، پرک  
 اسرار را بگوشہ دل اصفا سے نمود و بنای یک سرور بدین قول حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا لب کتھود سے  
 ولو سوا فی صرا و صاف جدۃ

لا ترون فی قطع القلوب معلوم الابدی

۸۶  
 بہر کیف وقت تمہید آن نمونہ بر کلاویں محبت چرخ نعل در تسمو و وجود قیام نمودند ، اما صبح سر از زانو  
 تمہید فرنگی نشدہ چنانچہ حضرت مرشد حقیقی داشت برکاتہ روزی سے صفا بزبان مبارک فرمود ان تعب عبد  
 برکت در وقت وجہ در ہائے فیوض برابر باب شوق گفتاد و اسباب کاروانی اصحاب خودی آماده بودہ ہر روز  
 خواہ شارات و دقائق نکات کہ در ان وقت در تعلقین آمدہ بر فرور با حسن وجہ سر آید و ذوق و نیاز سے توشن  
 وگہ از سے کہ در ان جملہ از ظاہر صادقہ در یافتیم از دیگر سے مرکی نگشت ، چنانچہ ما بعد از احوال کثرت  
 ولدت خودی بدین قول خود بخیر الکبری انارنا فریم بود

کبر الحسود لقطع فی اذیان من اھو سے  
 سح الزمان جو صلحہ من بعد لعل غمشی  
 افاتنی فی حبہ لھا غفت ادر سے  
 یا بلل طل یا نوم زلہ یا شمس قط لا تطلعی

۸۷  
 گریز کہ بعد یک سال از ترویج حق حقے در خرد مبارک شکم صفا فرمود ، روز بروز با انواع ناز و نعمت در  
 مہر ولایت پرورش یافت ، روزی حضرت مرشد حقیقی داشت برکاتہ در چہرہ حقے برست بر عادت بگویند  
 ایش صاحب بر عادت مہر وہ کہ صداقت و اخلاص بر بیان دل بستہ بود ان صبیہ و بلند در آغوش دایہ بہرمان  
 بمقتضای مہر طفولیت گریہ و پیواری بکمر نہایت رسانید ، بسترہ مبارک حضرت مرشد حقیقی داشت برکاتہ از  
 جلال آن آنگی نشوگر گشت ، بزبان مبارک راند کہ این را بود از بر زمین ، زن صالحہ پارسا از استیلا  
 نفع کلمات در بلور زید از حضرت دوبارہ جگر کوشہ انفاک ناملاہیم فرمود ، احوال این لایقہ نام آہستہ بہر  
 ۸۸  
 راستی و درین است عیال اللہ ، پس با ادب تمام لازم تعلیم یا تمہید قواعد محمڈ و انکسار تعلیم رسانیدن گشت  
 حضرت مرشد حقیقی از وجہ این مقدمہ گفت کہ در بارہ جگر کوشہ کہ خلعت اولاد نا اکیادنا  
 در بردارد حرف ناملاہیم بزبان مبارک فرمودند ، بدان اندازہ تعلق خاطر تمام است ، امید دارم کہ از نظر بندہ  
 لغزنی در بارہ مصونہ دلبند با انفاک کہ ہمہ فرمایند کہ ایں خادوہ را وضع کنن خاطر با ستر ، حضرت مرشد حقیقی  
 داشت برکاتہ بر صداقت و اخلاص و سے آفرینجا کرد ، از روضہ سلطنت انواع انفاک متبرکہ دوبارہ مصونہ  
 دل بند بزبان مبارک رسانید ، چنانچہ از اثر انفاک متبرکہ اولاد خوش در مہر ولایت پس مہر پریدہ ، پیچ  
 عبد انکیم خان صدیقی کہ ہمیشہ فرودہ حضرت مرشد حقیقی است کہ خدا گشت ، الان بر جا رہا پس دوش سر  
 و معنی بکاروانی بگفتہ راند حق شمالی آن کو در وجہ ولایت را بر سندرانی سبلی دانستہ با جمیع لطافت قلبی  
 بر طبعی رساناد ، امین پادشہ ایاد سے محال تمہید این درستان انہما و عقیدہ و سرخست آن صالحہ  
 پارسا بود ، صحبت و عقیدت ان کو سہادت دو جہانی است طالب مایا بود کہ انبہ دل خود را از رنگ



۱۸ - فاشیائی و سب ویرا معرود اور بلوچ نام در خدمت میں ملانے کے بعد فاشیائی قاضی الحاجات  
 دکانی المہمات مخصوص لکھنؤ صاف دار دکانی کے دو جہات نظر مرام این کو تصور  
 در دست آورد، الہی ہمت انکس تبرکہ جیسے اہل تصوف کہ تاج و کفن اولیاء ہی تحت قبایع الانعم  
 یعنی ہر تارک اختیار دارند، بارادو جمع حادثات دور دور محفوظ دار و وجہ ہر معاہدہ  
 دامن امید با گذار موت ہر دعوات و مناجات را سپردہ بر لہو اجابت حسی از - آمین یا رب العالمین  
 الفصہ اعلم بر سر سخن اول، گویند کہ بعد انقضای محدودہ ایام از ال حالہ پارس  
 سپردہ ہر ولایت جلوہ گر گشت ہر یک از طالبان صادق و صدیقان راجح از میں نوین موجب انگیز  
 ش و مال گشتند، کہ از برادران کرب یا از خادمان از راہ کوتہ اندیشی و کم طرفی در خدمت حضرت  
 مرشد حقیقی مبارکباد گشت، آنحضرت ازیں حکم عام بجا ب مگر گشت، بزبان مبارک این سرود گوید  
 بزخواست سے خلف خود خلف بہر دگر نہ تلف -

۱۹ - درون حجرہ حق پرست خود رفت و دروات از قلم ان بر کشید از روئنائی آن عذر خود  
 را کہ شیشہ میں باغ ز بیلانی است، رنگ داد، ناظران حاضر و حاضران ناظر و این بدہ این حالت  
 نقاب خجالت بر چشم افکند، سبحان اللہ از رسم عام کہ اکثر نتائج بدعت است حضرت مرشد حقیقی  
 داشتہ ہر کام میں خود مستغرق ہر بہت و از ادای خود را باس بدعت فریب آورد ہر ضمیر  
 در باب اثبات اسرار و ہر من خواہر بود کہ اس حرکت از جناب ولایت مبارک حضرت مرشد حقیقی  
 حرمت بر کارہ دران جلیق بر دو و دال است، یکے آنکہ تنہا از رخصتاً طرفہ دیدم آنکہ جن جن دران  
 ایام طرفہ فرجام جمال ولایت حضرت مرشد حقیقی را رونق ولایت حسن برستی عطا فرمود کہ دران وقت عطای  
 فراشت، از اینجا کہ درواج قدیم است ہر ہر و طرز فرزند و جہت محفظہ از اینہیں چشم بد خط دورہ  
 ہر چہرہ میکشند، چون ذات باریکات حضرت مرشد حقیقی مجرب معصوم جن نامی است، خود ہمین عباد  
 نظر کردہ بدیں حرکت از چشم بد محافظ فرمود

۲۰ - از ہر دفعہ چشم بر از روئے غربت بسیار با سپید شود و عمر آفتاب  
 فائدہ :- حکیم فتح شیرازی در لہب الہی نو گوید کہ حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم در  
 علاج رفتہ کہ افسوں بود - و صاحبین کہ چشم زخم بود اگر فرمودہ اند چشم زخم آدمی را بقید بود  
 چشم را بقید و پیر ساند - در روایت با آورده اند کہ کشفہ را چشمہ نیک صورت بود باو کہ چنین گفت  
 کہ چنین چشمہ کہ دارد، و آن شخص ناچار نہ رسد اورا در عظم پر پر آمد و در علاج آن کے راہ  
 ۹ - نیافت و رفتہ رفتہ چشم از دست او بدر رفت و سبب این اثر این بود کہ بعضی جیستہا و اجسہ و  
 دنیا و جوہر چون کچھ در ان نگاہتے باشند نظر اندازند کہ در پتے کو در طبقہ بود از راہ نظر یا کچھ  
 رسد و اعلیٰ چیز را ناچار کیند - تا آنکہ بسبب حدت خود باوہ علیہ بر ان پیکر گنجد و از ان غیر سازند  
 و نابود گنجد - و این حالت مختلف و سفادت بر در در مان بسبب خستہ بلیمت الہی و جہت  
 مراتب صنف و حرمت آن حرمت در این - چنانکہ بعضی از روایتہا ہست کہ کشفہ در میان کالیہ  
 بودہ است کہ با صاحبین معروف و مشہور بودہ است، روز سے جہا علیہ از قریش اورا طلب میکنند و

دو بار بگفتند رسالت نیاصلی الله علیه وسلم با و مشورت مینمایید، در آنکه حضرت را چه میسر آید  
 - آن شخص گفت که من چنان هستم با و بر منم که در همان موضع پیوسته او را از نیکو بگویم بلکه سلام دادم  
 و جمع از قریش با او همراهی بردند تا آنکه در برابر حضرت برپا آمد، نظر بجانب حضرت کرد،  
 و ششمنه مبارک حضرت ملحمه چشم برساند تا اثر زیادت گردد، روی حضرت کرد و گفت که  
 عجب چشمی داری که مثل زر زکریا حنین ندارد، تا در تمام این سخن بود که حضرت جبرئیل آمد و حضرت را  
 فرمود که از چشم این بر حذر باش که آمده است که ترا چشم برساند - چنین گویند که در پیش حضرت  
 سنگ نهاده بود تا سخن را تمام نکند که حضرت آن سنگ را در پیش نظر مبارک آوردند چنانکه چشم  
 ۹۱ - حضرت از نظر آن مصیبت ناامید شد و اثر بر طرف شد، اما چون مانع در بیان آمده بود موجب آن  
 شد که اثر جان مانع رسل، و از چشم بر طرف بود - فی الحال آن دو دست حضرت مشت پدید آمد و بعد از آن  
 حضرت در تنه از چشم تنم بسیار جری می باشد، بعد از آن است خود را تسلیم فرمودند ترفع و دفع آبرو  
 انبی - در خاطر این مأمور با صلاح پیر سر که این حرکت از حضرت در نزد حقیق است راست بود  
 بر حادتر صعب داغ دلها باشد، چنانکه بعد از این مقدمات خود مصنفان ب قبده صوری و منوی  
 شیخ شمس الدین سرگزشت چند حادثه را یاد می فرمایند، انبی -

الغرض مرشد حقیقی دانست بر کانه دو سه روز در آن حالت بود، زوج آنحضرت که  
 از این حرکت مطلع شد به نامل بر زبان برانند که حتی تمامی ما را بدین حالت نهاد - آخر همچنان شد  
 که از حضرت مرشد حقیقی التفاتی ملاقات ملاحظه نکرد تا که تاریخ نوروز هم رسیده التفاتی سنگین کرد  
 ۹۲ بکشد و گفت و پنجم هجری بود از آن صالحی پارس که بی فاطمه تمام داشت از این خاکچران  
 خاستگان کسبید و نیاد از روانی نظیف بلبین منزل گرفت، از برکت نامه که در دست یک از خادمه مخصوص خاتون  
 حبت گشت مع

در پی در در عالم کبار غم پوشید  
 ز عین اهل سعادت عین دم جوشید  
 گرفتار عالم ز مشور غنی صفت  
 قبای خولین کل سرخ زین الم بودید  
 سپاه از ز پر سبده با علم بگشید  
 بر از رو در شگ از د چشم جاری شد  
 بر از نام مهابت در شکم بچسبید  
 سر اسری مشرک سرخ این غم جاناه  
 ز شرح او بر صفحه خود منم نالید -

الفصل شرح این قصه مشهور آنکه بجهت آنکه با مقتضات علم نرفتم آید، و انچه از این مقدمات  
 سوز آمیز بر بجهت که آنست که با باد فهم نفرین نماید - دانند آنکس باین داغ گریه  
 و اندرین مائیم جانسوز جگر خوار آمد

گرفتار در آن ایام حضرت مرشد حقیقی دانست بر کانه حسب در خور گشت هیچ تعبیه الله خالی بود  
 ۹۳ در مصیبت سپاه شریف و درت از آنجا که دل را بدل ر به است - دو کسند سپهر و فتح آن عالمی زمانه  
 و نجات یافت حضرت مرشد حقیقی یکبار یک برخواست با ستاره کبره مشهور گشت، بر چندم بعد از آن  
 از موجب برخواستن استغفار کرد و سبب الله از حد گذرانید آخر تیر برای نیافت، در عین بیستام و تن

حاضر نشد در ضمن آن روزی که هر دو در خواب آمدند بر زمین ساجد شدند  
اللهم علیها

و پس از آن که نوار شده بود در راه ایام بر و خدا در خواب آمدند - هر یک از پیروان و  
طالبان و از خویشانی و ازین اخبار جرات نم و الم کرده بیهم رسید غایت از در هتاک و بیقرار  
گشتند - حضرت مرتضی در آن شب بر آنک را تالی میفرمودند -

۱۶۱ انما الدنيا سراج مذهب و کل حریص فی صواها مغرب  
او ان لم یکن فی ذالجموعه مغربه فان ریح الموت احلی و انذب

۹۴ گویند که در روز تولد آن معصوم که علی اکبر نام داشت شاد و شادمانه بود و این که یکی از  
پیروان صادق و مایه علم مرتضی بود از خویشی که آن خیالاتی چند بگویم تمهید در پرده آفتاب  
کرده بود، در سجده مبارک حضرت مرتضی در آن شب که شب آن خدیو بود در آن شب در آن شب  
در آن شب که علی اکبر وفات یافت حضرت مرتضی در آن شب که شب آن خدیو بود در آن شب در آن شب  
فرمود، و خود را استماع آن بخوش تمام و در قصه و کلام و تدبیر و موانعت در آن شب، انواع آن  
شایسته بر سینه مبارک جلوه میداد - سبحان الله این قسم جوایز وی و علم است حق تعالی  
حضرت مرتضی را عطا فرموده که که بر آن خدیو که در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب  
ایام و الله ماجده آن حضرت که زنده بود در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب  
فرانی در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب  
نقشب حیات مستوره بر آنراخت -

۹۵ دیدم صد کا سیم می رسد در کام ما - ساقی در آن کشد در دم اندر جام ما  
به کین چون نیران این واقعات بل ان الله یحب الباعین النفا و یافت حضرت مرتضی در آن شب در آن شب  
در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب در آن شب  
دختر او عروج نمود، از فضل حق سبحان ما و ابواب ترقیات بر در در آن شب در آن شب

ر چه جان تو دارد کمال رعنائی  
گنج است ناطقه را این قدر مجال و توان  
چگونه ثبت کند و صفح ات تو خام  
بهر چه بود ملا اختر مهر توئی  
گرفتم دست ز حسن تو زینت ز بهائی  
که مروت تو مودی کند بگو بائی  
که نیست خامه ما در آن توانائی  
بهر چه عورت و رفعت تو در کینائی  
اگر تو یک نظر از لطف خویش فرمائی  
سرفا خوت چیدری رسد تا چوئی

۹۶ بروز در خلوت خاطر کنایه از نوار رخ در سلا که در آن در آن احوال او بسیار اهل تحقیقت و حصول عبادت  
ایست در آن کتاب سفر سلا که نمود، در خاطر خاطر جایگزین شود که روزی چند محفل بار سفر با شمس بر آن کرد  
و مجال طلب خلوتی در آن شب صحرا که به در و دیوار است بجز مبلوه گو شود، و از طرفان و ملازمه در آن اهل  
که اسرار خصر از نصح من شده افتد و اگر او در احدیت صمدی بنم عمیدی موانعت نماید در حرم  
واجب النعم حرمین الشریفین خود را تصدق نایم و گونه سعادت بچوگان ارادت زبانی، پس

بر نامل برخاست بدم و دردم مجربانه در الی آباد حضرت حجت  
 سعادت ابدی حال نوری حیات ولایت آب سید عالم بقام بکمال خود بر روزی نواز سما غیبه از نازده  
 در باره حضرت مرشد حقیقی بنیروز داشت در خلوت زمانه شبها بر روز و روز با لیسب لیسب  
 در ضمن کلمات تکرار قصد طالب در اینچنین علمت مطلوب رو نما گشت امید دار جواب آن سائل بود  
 ۹۷ حضرت مرشد حقیقی در خدمت فوت برداری سعادت ابدی حاصل می نمود - روزی آنحضرت قدس سره

چشم سعادت است حاصل جانان درین جهانم - که بعد نیاز و بوجه بر ماب بودم  
 لبوس اینیه با برکات جادوانی بمنزل رسید - طالب و مطلوب را اوقات معهود با خوشی طریقی می گذشت  
 و ما چون مرشد حقیقی را اشتیاقی سفر دانم نگری بود مردم مناسب حال خود بدین مقام می خواست به برادر منزل  
 برادر منزل جانان چه امر و پیش مردم چو بس زیاد سیدار دگر بر بند و محملها

اما بحسب ظاهر صیارت محکم کرد که در باره رخصت خود عرض مقرر نماید - چون تعلق خاطر طالب هجرت  
 بر دل فیض منزل آنحضرت قدس سره صورت است - روزی از نماز عصر فراغت کرده

مثنوی روحی فرمود ما حضرت مرشد حقیقی خطاب کرده این مدت در جواب رخصت نشان توقف  
 اختیاری نبود بلکه انتظار بجز زمان عدت بود گفتون که در مقامات از جناب رسالت مآب صلی الله علیه و آله  
 مددیم رغبت استقامت ساری در وحدت آباد حرف لبره و مجاور آستانه آثار شریف صلی الله علیه و آله  
 علیه السلام و صحبت الکفاح منی صفتی منی صفتی منی صفتی منی صفتی منی صفتی منی صفتی منی صفتی منی صفتی منی  
 اکنون موجب القاش دعا و کس تو جی بوطن مالوفه فرمایند - پس وصایا که در محالته مروی نمود  
 میدان پیام نمایند - دعا و کس را همیشه با خود دارند - فاصله صوری را یعنی مواعدت  
 ندارند - وضوء را دیار حق گذرانند که باعث از دیار قرب بهمان تواند بود - و علم به حق بر دارند  
 قدمی نیز حق بر ندارند - در عشق راسخ دم و ثابت قدم باشند طاعت در یافتت بر اندیشه  
 خوب احدیت یابند - امید منزل مصفا دارالاسم - و مصاحبت حور و مجالست در قصور  
 و کثرت امور دارالغرور عیاناً بالله - اگر خطر دلی طاعت را ندیم مقام کشد بر آینه

ندیم خود اید بود - مرد صاحب بخت آنست که طالب نشاید احدیت باشد - که بگوید آری سیده  
 را بیامی حدت خراشد بر جا که تیغ جفا را نندازد اراده در پیش نه گفتند  
 بر کجا سهام بلیات یکت بکشد - سینه بے کینه را برف سازد چون آنحضرت قدس سره  
 این فوائد با تمام برسانند دست بدعا برداشتند - در باره حصول برادرات حضرت مرشد حقیقی  
 داشت بر کانه تا در بر درگاه مجیب اللطاف مناجات کرد - فائز بنتی خبر خوانده رخصت  
 بوحدت آباد فرمود الحمد لله می دانم - در وقت رخصت آنحضرت قدس سره در باره  
 حضرت مرشد حقیقی داشت بر کانه روضه انفاس مشرب که بزرگان را اند - بوی شیرکات

نادر نیز حضرت مرشد حقیقی مطافرمود - یک مصطفی تبرک الیه که می رسد به علم آنحضرت  
آوردده بود - آن را تبرکاً با خود داشت - در حرمت و اعجاز آن بسیار مبالغه می نمود ،  
چون غزیز نورالعین خود از حضرت مرشد حقیقی کسبه دیگر ندانست آن مصطفی بحضرت  
مرشد حقیقی مطافرمود وگفت - درین وقت رخصت که دعا گوئی مشرق رو جلوس دارد  
لعین تصور نمایند که هر وقت بر آن روی توجیه صورتها و معانی بجا آید بجانب بجانب شما و اید بود  
الغرض در آن مقام که آنحضرت شسته این نوع جواهر زوایر حضرت مرشد حقیقی تشاری فرمود  
الآن تبرک مبارک آنحضرت در آن مقام به کم و بیش واقع است - سرسوی تفاوت  
نیست - سبحان الله توجیه آنحضرت قدس سره در باره حضرت مرشد حقیقی  
چیز قدر بود فهم من فصل - از آن جا که حتی تعالی ذات فائز البرکات حضرت  
مرشد حقیقی را دامت برکاته وسیله جمیده اجیائے سنن خیر الکریم علیه افضل الصلوات  
والسلام و اعلیها افتتاحتها کما فی کافه انا م پیدا کرده و اقباله فتح الباب لکابر و اصالح  
این دیار در دست اقتدار آن سر حلقه اولیا و کبار گذاشته برخلاف آن این نواحی بعین  
معنایت نظر کرده که حضرت مرشد حقیقی دامت برکاته از لزم مسافرت باز داشته  
جهت فیض رسائی و کام بخشنی سلنه این دیار برسد هدایت ممکن گردانیده  
ای که راز تو بآرایش آمده و این بود فوج گرفت و افزایش آمده  
رفز و در بید شایر معنی از آن زمان که گوهرت بنظر بیدارش آمده  
جایه ترا بیافته مقدار آنها  
تا گوهر تو آمده حاجت روائی خلق  
دلها درون سینه با سانش آمده  
ای مظهر ولایت دایمان بهمت  
بر کوه صاف تر ز میر آلاش آمده  
تاجدیری بجهت تو سرفشان شدت  
منشآت او به صفح آرایش آمده

بکلیف چون حضرت مرشد حقیقی در استقامت و حدت آباد ما مورشد طریقه الطاعه  
فوق الاحباب سلوک داشت در ابد غ خدمات آثار شریف صلی الله علیه و سلم  
دقیقه فرو گذاشت نه کرد هر شب جمعه بارت آثار شریف لازم گرفت - تا دو یا اس  
بنگاه زیارت آثار شریف می بود بود یا صلوات و اشعار نزل و فصاحت در آسنگ  
مطبوع کنجره داودی سفوا خندند - آنحضرت را از نشوه و جبر و فصل سماع در غایت  
ذوق و شوق حاصل میگشت - هر کس از زائران حاضر آن وقت در لعین ذوق و شوق  
سماع پر جیبار صفا مد خود هر چه نیت در دل میکرد بفضل حضرت آثار شریف صلی الله تعالی  
علیه وسلم و کرشمه و حیات گرم دوائی زود حاصل کردی گشت - بعد القضاة چند  
تقریب بعد و قوع یافت - شیخ المشائخ شیخ غلام رسول رحمه الله علیه و سلم ساکن  
مصطفی آباد روجه مردی عالی نسب در روزگار خود بحسب و نسب سر حلقه  
المیان و اکابر بود - در روز و اشارات موفیه اهل صفا دل بستگی تمام داشت -

۱۱

۱۱

دفتر آن شیخ عالی مقام در سلسله از دواخ در شهر حقیقی دامن بر کانه منظم گردید  
الحمد لله علی ذالک :- حق تعالی ازان در ثناء و حسب و نسب کرم الطوفین  
در بار آبدار تاقیام قیامت بر صدر بر بادیت و ارشاد صوبه گرداراد بجز دست النبی و الله الامیر

بابت چهارم | در اخل بودن کاتب حروف در سلسله ملوزمان ارتقان  
عیض نشان و تبدل الحففات آن مبرک الرحمن بر حال الطریقین  
حمد و سپید مروا بهب المطایار که بزیر خصلنا بحضیم علی بعض ذات کامل الشان را زینت بخیم  
و گروه آدمی را با تاج لعدا لرمنا بنی آدم بر تخت ولایت نشانید ، هیچ از حرکات قول و فعل بدون تقدیر  
او در آینه ندیدید رو نماید ، حسنا و سیات که از بند عمر با خطا بظهور آید بیرون از رضا و قدر  
نیست هر یک را سزاوار کار و آفرید طایفه از و به حال بر وقوع می آید خفاخه بر سر از چشم خرمیدیم  
هر کس را بهر کاره معاشقند - سئل ان اندر کس انداختند

انچه از جان تقدیر بر لوح فطرت منقوش نشد انچه از ان جان نقش بخت بدی آید ، انچه از  
حرف سادت بر صفحه حالش رقم زدند و ابواب سعادت بر در گویا کشودند ببار کاتب شفقت  
و مساعی و راهان دست میبرد ، از نیجا سینه گفته اند من سعد سعد فی لطن امه ،  
و آنرا از سعادت ابدی بر نامه خلقت و به نگاشته اند اگر چه ازان لغز و دو ریاسته آخر از هر حال  
رود در پیش و به آید ، بدین معنی است من شقی شقی فی لطن امه ، بنده را من صاحب است  
کشود انچه از اعمال صالحه و افعال ستوده بوقوع آید با صد زبان در حمد الهی شمریم بارش و انرا از فضل  
دانسته با اختیار عبیدی خوب نگرداند - و انچه از حرکات ناظلم و افعال مذموم صورت بنده آنرا از  
جهالت لغز ضرور پنداشته مندم استغفار و توبایل بخشوع و خضوع تمام از بارگاه الهی بجات بخیر  
مسالت نماید - اگر چه افعال نیک و بد بدون اراده ازل نیست اما نیک را بخت و بد را بخیر  
نسبت بخورد عین ادب است ، چنانچه سرشت زاو بلبل بولتان شیراز بدین ترانه در آید  
گناه اگر چه نبود اختیار با حاکم تو در طریق عمل گواهی گو گناه من است

در حصن ایمان سلور است که بقول اهل سنت و جماعت افعال عباد و جمیع چیزان از مخلوق  
خداوند است ، و مستزله میگویند که افعال عباد مخلوق عباد است ، و عباد را موجوداتی افعال خلاق  
میگویند که قدرت عباد بر افعال ثابت است ، بصورت الامور بما ، و هر قدر تعالی و افعال الخیر و  
۹ قبسوا الصلوة و انوا الزکوة و جاهدوا فی الله حتی جهاده ، و امر ما جز را اعمال بگویند -

پس ضرورت قدرت باری تعالی سبقی با افعال افعال - و چون همه بیگویند که عباد و جمیع  
فعل نیست اصلا و اختیاری و قدرتی نیست در افعال خلاق و افعال جهل نظاری است ، همچون  
موتحش ، و حرکات عروقی نالیده ، و اضافت افعال لب و مجازی است بر حسب اضافت چنانچه  
نه تحصیل و نه نزدیک الیه ال قولت جائزید و ذهب عمد کقولک لخال الفیلام و ابین الشرح  
مادی است ، یعنی در عمل و بی فدیاب بر زیند و مکر را با خیر و تصرف نیست چنانکه در از منقذات  
و مقید کردن موسی که بجز اختیار است ، و این بر دو ضرب یعنی مستزله و خبریه متفرع است از افعال اصل

تو و تو انیست - دخول مقدر و احد تحت دو قادر محال است - زیرا امر فرضی که کردن مقدر است بقادر  
 را چون داعیه اگرکن نفس کردن آن پیدا نشود آن فعل بگذرد و اگر صاحب اختیار آن پیدا نشود  
 آن فعل بقدرت کرده نشود - پس اگر فرض کنیم مقدر و احد را همان دو قادر و یک را داعیه منکر  
 بر کردن آن - بدم را صاحب اختیار و پیش آمد بر ناکردن آن کار پس ازینجا لازم آید که فعل هم موجود نشود  
 و هم موجود شود و این محال است - و ما شیونیم قوله تعالی و حرخانی کل شیء و فعل بعد از است  
 پس حتی نفسی خالق باشد بر آن منور و مقدر تعالی و الله خالق و ما تعدلون ای و عملکم یعنی  
 حتی نفسی بیافریند شما را و عمل شمارا، حتی نفسی نشأ لفته است بر خرافات خود با خیر نیست ، پس اگر فرض  
 شد که بشود در آن خیر نیست بحدی نماید و منتفی شود فایده و مدح دیگر آنکه خانی باید که عالم بود و علم آنست  
 زیرا که شرط قدرت تخلیق عالم خانی است بحدی پس از حصول مقدر ، بدلیل قوله تعالی انزلکم و اجعلوا  
 به انه علیہ بذات الصدور - یعنی عالم بظهور پیش از ظهور آن عبارت نیاید ، و بنده را علم نیست  
 بکیفیت اختراع و کیفیت خروج چیز از علم بوجوه عالم نیست از تقادیر و احوال که از فعل بی صادر گردد ،  
 و چون ثابت شد امکان قدرت تخلیق مرید را ، پس بقدرت ثابت است قدرت آن خیر نیست فعل عباد  
 مبر باری شایسته ، و نفسی در تخلیق و ایجاد و توفیق بر یک اصلاحی الخیریه و فیه اثبات  
 اختیار العبد و ارادته ، و قوله یوفی الله بینهم در علی المتزله ، و فیه اثبات اختیار العبد  
 و ارادته القضا و الله الله تعالی - انهمی -

۱۰۶

اراده  
لقد

فعل

الغرض محض فصلی نوری و غنیات کرمی شامل حال آن بنده باشد که از روی استغناء افاض  
 حمیده و اخلاقی پذیرد به بنظیر آید که موجب سعادت دارین باشد - کاتب حروف شکر این عطیه عظمی کماکی  
 ادا نماید که دولت پادشاهی حضرت مرشد حقیقی داشت بر کاتبه باین طالب صادق ارزانی داشت و از سجده آنست  
 آن جالس صدر ولایت ناصبه احوال کاتب حروف را نوری بخشید ،

بر پیدار است یارب یا بنحو است که جان من منزه جانان کاتب است  
 چون لفظه کلمه بخشش و اداره فیض ربانی بقدر ارباب عالی منبع جود و احسان حضرت شیخ البر انور  
 که عزم دیوان مدینه قضا لعل ارشاده علی رئیس السالطین و المریدین در اطراف عالم آسمان یافت  
 خود ندیدیم که نشو و نهیها و محبت آن محبوب الهی در سر نداشت ، و احدی نیافتم که همه مدارات آن  
 برگزیده النفس و انانی بر سابط استلطی با خست ، مومنان در راه در خانقاه به تشنگ  
 اوصافش تسبیح میگردند ، و درندان در خرابات بر یاد محال اخلاقیش با ده می خورند - فرمان  
 فواسق ز دریاغ در باغ کمال شوق آن که چون چراغ بنجات محبت و اخلاقیست می بودند - تسبیح در محفل  
 از راهی اخلاص آن شفا کایم آنست در سر داشت ، بر لب و نه از ذوق و کمال آنست که در سرب نواخل  
 مردم خود را با مال میهم می ساخت

و کتیب که بر زمین رویید از جوانی محبتش جنید  
 در سپاهم فرحش انتظام که از نسیم محبتش ریاض ملکوتی است به دوست بهما را مانی بود و کاتب خود  
 سرسخت را کما اخلاص عزم اصل جانب ولایت کاتب در دل مهر منزل مصمم کرد ما را سرفراز

فعل

کتابت

شاید نامور بطریق اجتهاد و نهاده بدلائل غیر عرفی استغاثه بگوئی آن محبوب الهی بخدمت اقدس رسید، جا کردید  
فرقت افزا، و شکاف بافت دلکش، که با دلیلیس میاید چون در انجا رسیدیم دیدیم آنچه نشنیدیم و

تقدیم آنچه دیدیم ۹

زلزلت بسرا زلزلتم است و سپهر آب ز اسیب چشم و برون زنده خواب

دل از ذوق نمانش که نشد نو

قدم بر درختش پلها رشک سپهر

نظر در نماز طرب انداختیم

از غایت فرح در سر و قدم بدیده نواضم

بگرد خانه باغانی رسید

در میان باطروت باد رسیده

ز بافت فرحت دیدار مهیا

وزارش در میان خوش آواز

آوازش بر سر سرشانه خندان

ز سسته گل و از شاخه خورم

بذکر کرد گام و خویش دم سراز

ز شوقی از او و محبتش کل همه گوش

که بسبب نمانش غم و دریا بکنیم

عناد بر سر نعلها غز نوا

بشخ اینه از پالاید خوشن امان

نجات از گلستان کورم

ز در پیش لب از گفتار بستیم

ز بوی گل و باغ لبه کورم

علم پلبارک افتاد از دست

چون بد روانه رسیدیم فتح الباب خود از آن باب بد ریافتیم، دره دیدیم چون دل کباب کن دره، بفرخ

لبان سلسله ماه رویان جهت دل و باکی از پیرون در افتاده، گاد قضا بر کرده ای کل میخ انصاف بوی

خود رفته، جارد بکش قدر هم پلینه ای را بجاروب جمعیت سر بری او فتنه، چینی جبین اسهل از

سکده سوراختم، ملقمان استغان نینفانک ن در پیش دویدند - بوسه و تقطیع بچشم در کارها

نک پذیرد، از فزاین مهان نوانی از پی باید تقدیم رسانیدند، خاطر هم شفته را از کین کت

داد، و از جمیع اطراف دیده بر کشیده، و بکل یک رو منتظر ملازمت نشست، تا وقتیکه

اگر والی ولایت الاویا و زینبیه از بغیا باعث آدمی که لب طرا حضرت در شهر جبین از ادب و توان

در خانه سینه البرکات صحن فاخر از قدوم سادت لزوم نور ساخت چون سرور ناگهانی و نوید

ت وانی در رسید کاتب الحرف محمود با چشم از خود رفت لا سر از قدم، تمام از سر شناخت

لبرف یا بوسه شفاقت، نعلین مبارک را که حجاب مشرکان معای بود طلب ادب ملقوم نمود

ظلال بختگان ارادوت جبارت رو فتنه سر در چشم گردانید، چون نظر در حال کمال آنحضرت افتاد نور طبع

مشکل دیدیم در حجاب قالب شعری شتمل گشت، ظهور بر حقی یافتیم در لبک لبریز زینت گرفت، از سادات

بر ادب اذاتم انور خیر الله در پروان پاکبازی از صاحب ارجمند از شرف العبدانی بالانوار  
منار آینه انوار صحت از غره ناصیه او در خانی بلارق اسرار احمدیت، از چه احوال او تامل -  
سند نشین صد روایت از ادب ز بسبب و انسی بیایوت -  
صد العود و سندان و طالعین تا کور پس بسک وجود استقامت یافت



دین

و تیس روز لطفی گرفت باد صفا اولی  
چون نور آفتاب که ز قصد شہر زمین

جمال با کمال این کلام کا شب الحروف را چندان خود مستوفی ساخت از غایت شہوان  
سر رشته وضع ضلالت و معانی پسندیدہ از دست رفت ، طولی لسان برین مقال شمرتم آید -

انے نور خدا در نظر از روی تو ما را  
بلکہ از کہ در روی تو بینیم خدا را

۱۱۱  
پیر چند احتیاط کردم کہ از خیالات مدعیہ در گذشتہ تمامت حسن آن محبوب الہی جمعیت خاطر نمایم ، الا  
تا بہ شوق دل را لبان زین پیش بیقرار ساخت ، با وجود حفظ آداب بے عامل با این نغمہ تجاہل الحروف  
شمرتم گشتہ

بیان

راحت جان است یا محبوب ربانی است این -  
در درج اعلا یا اختر برج کبریا  
عارضه دلا در حرمت یا ہم بدر منیر  
ابروش محراب یا کان است یا شام خیزال  
چندری تا چند با شکی در تجاہل بکنہ شیم  
حسن محبوب الہی گم در پرانی است این

بیا بد دانست کہ کسر خدمت این طائفہ عالیہ سر جب التاب سعادت دارین است ، زین شرف خدا  
وظایح آننگون کہ در این سعادت بردکن چند طالب را باید کہ با وجود حصول شرف مصاحبہ این طائفہ عالیہ  
سر رشته ادب را زمین در سطح قبولیت است افادہ کند ، و تجاہل غاصد را یا لا غیر را در دماغ  
۱۱۲  
چند بجز راہ نندید ، تا ہر جا حضور اقدس کہ خواہد برکت صحبت این صاحب کمال ، این طائفہ اندر از خود  
جناہ کبریا کہ غایت ہم زمین در دست افتخار این داده اند -

ادب  
الکلیہ

راہ ادب را کافی است مطلق صحبت در بدین را اکثر دان  
بر در دنیا درانی چند چند خویش را در پلہ در رویش بند  
صحبت مشاں مایہ بر احتساب خاطر از فکر فرو او آرزو بہ  
این بگوشن آدمی من آدمی گو چنین گفت ریس ناردی  
در میان ما و انسان فرق پس بائکل ریجان نیر از خار حسن  
کار ز نتجان جمید علم اکتبر است خار را خاصیت چون زر است  
صحبت در پیش اندر صحبت حساب باعث فرحت بود پس فراتر خضار  
در ہمہ حالت مدد ز این طلب خادم مشاں باش با صدق ادب  
باریم تو زمین در کمال شرم تا برین احوال خود عامل شوم  
از فیوض صحبت این حاصل دست ما را بر مراد ما

تجربہ  
حاصل

۱۱۳  
حاصل ملک چون در ملک خادمان در گاہ عرض اشتباہ ان نظام یافتہ باد بنام مجاور استقامت گشتہ ہر دو  
ایم نمین مبارک آنحضرت است کرم بیکرکت حسن اعتقاد آن حضرت را شکریم آنحضرت را طمأننت و شرم  
احوال خود یافتہ ، بنیت از غایت بندہ نورانی کاتب الحروف را در خلوت خاص ملک دستہ ملک

۱۱۳

دین

موسمات و زین و اشارات لطائف صوفیه در خود خوانی است از شیخ سیف الدین  
ارباب کوک به بیان مبین در سینه این صنف کلامی بند، در آستانه کلمات جواب سوال  
نوازشات لاجرم میباشند، طایب صادق از کیفیت امر احقائ مست و مدبر کلامی (مقدم)

آورد از اولر انبیا فی بدلیه معروفه در کتب	ردنی ده مار گاه ایجاد با	۱۱۳
ای محورش ن کل اخرا دیا	انوار چراغ اولیای	۱۱۴
سماز اساتس انبیای	برسند دو جهان اسپر است	۱۱۵
فیض تو بر کوه شیر است	آن را کس بدیل خود نداند	۱۱۶
تقیم تو میروی شمارد	خود را از خودی جدا نپند	۱۱۷
آنکس که دے توست سینه	کستان پراست از تو گمان	۱۱۸
ایوان ولایت از تو روشن	و اسل سلند طرز قوت	۱۱۹
و اسلم نور شعاع رویت	در وقت خرام صد زانک	۱۲۰
داری بادای خود لطافت	دل کس بدینو کج کلده است	۱۲۱
ایراز کسب قوی یک نگاهت	نوک کجاست پنا و در خم	۱۲۲
گر کاش منظر مار عالم	بر ریش و لال نکل کنی تر	۱۲۳
از پر سخنه بشم آمیز	حیرت بدل افتاد دم است	۱۲۴
گرم بمنامق تو سر مست		

بهر کیف چو از شرف حضور بهره فواید دینی و لغتی حاصل کردم حسب بعضی حرکات دینی در حرکت  
ساده و وطن نموده رخصت یافتیم، اما در سال دوم بار احرام زیارت آن کعبه شریفه معانی  
در دل داشت میگویم، سرور ایام از مصدح عورت آستانه رنگ کلفت آینه خاطر میزد  
و دم نواز سبهای غیر شمای سر بار مضایق بر می یافتیم، تو جهات بنده نوازی آنحضرت در خلا و ملا  
که بر حال شکسته بانی معروف بود اگر شمه آن ثبت نمایم تا لیس دیگر مانند، احقر از طاعت نیز  
خلل در بعضی معومات که دال بر خوار قات آنحضرت با بند راه می یابد، چند مقدمه از این قبیل  
در این مقام ذکر کرده میشود، در ایامی که دعا گویش آستانه لوی امتیاز یافت در فن مشآت  
نظم و نثر استمداد میباشند، اما جو شمس لیس گاه گاه غنائی عزیمت با پس صوب بکشد،  
روز به بعضی صداقت غزله چند در مناسبت آنکه مصورین علیهم الصلوٰه والسلام انش نمودند  
بنظر ضعیف تر گذرانیدیم، آنحضرت از راه ذره پروری لوزی مناسبت فرمود در مجلسی خوانند، کلمه  
از ان جماعت دیده الضاف را بنیاد حرف کجی کلمه ساخت، آنحضرت را بیزت و شگلی ذره  
به مقدار جلوه گشته، در باره قبولیت آن رجوع بجناب عالی نمود، علیهم السلام، بلکه در آن  
آنحضرت آن ابکار افکار نیز پور حسین و حلیه قبولیت منجلی گشتند

شاهان چه عجب مگر نواز نیکو دارا

شاهان چه عجب مگر نواز نیکو دارا  
از ان روح کاتب حروف با وجود پند شفاخت و پانجم نظم و نثر ندر است، باره کلامی در جهت آنحضرت

مطلوب روئے الصلوات - امیدوار جواب آن کرد - حضرت

کم و بیش از مطالب خود بر روی صفحه ثبت می نماید

شکر ضعیف تو چمن چمن کند اما بر لبها - اگر کار و کلام همه برود که است  
چنانچه روزی حضرت مرشد حقیقی داشت بزبان مبارک خویش با اینها که علی خاطر میفرمود  
کاتب الحروف شر ایضاً تعظیم تقدیم بر سایر و بیهوده بودن در آنست

۱۱۶

هر طرف که ننگ میکنم درین عالم - ترا بجزات علیهم السلام می یابم  
تو کلمه در سعادت باست - بدل ز صدق و یقین این جناب می یابم  
دلم چگونه کند صبر و صبر شایسته - زمان ناطقه در شرح لا اهل می یابم  
کجا بدمج تو بگویم که در آنست - بر شرفی و غریب خیز به شمال می یابم  
نزد اوستل تو فرزند ما در ایام - بحسن خلق ترا به نشان می یابم

بر اندازت

۱۱۷

جو حیدری بدست سائلی آما از حضرت - امید هست جزای سوال می یابم  
روزی کاتب حروف عزم آسمانه بودی حرم کرد، حضرت مرشد حقیقی داشت بزبان باستان که  
استقامت میداشت، بر شرف خود صیقل سعادت ابدی دریافت، و این ابیات مناسب حال بر  
صفحه تصدیق بر نگاشت

خوش که طالع خیزد ز من جوان آمد - که حیدری کتاب خدا بیکان آمد  
نزد آتشیز ملک که ای زبان مبارک باد - که مدح خوان شرف یازد در نشان آمد  
نیز که نصیبی و امام دین - چه عین لب زان ز بر نشان آمد  
امام در همه ادب باب دین ابوالخوش است - که صد مسند انقلاب در جهان آمد  
سعادت تو سحر بر در نمیکنی - که در دست تو ننگ خود بر دکان آمد  
سراج مدح تو کام و دبان خود تیر میز - زبان بکجاست تو شکر این بیان آمد  
آفتاب ادب نیست لغت مدحت - که این معامه جهول در آفتاب آمد  
خدا بر سرش ای شاه دیبا بفریادم - ز حادثات زمانه دلم بجان آمد  
امید لطف تو دارم از آن که در عالم - بلطف تو مددگار خادمان آمد

یار

مکنی

۱۱۸

الغرض معروض ایام که خدمت بجا داشت آستانه بستم در وقت برداری از هر نیک و بیدار گزینم  
روزی حضرت مرشد حقیقی داشت بر کانه جهت تفریح طبع توجه بیکبار در پانصد، ما هم رفیق  
و طلبه که در آن وقت حاضر بودند بر آن غسل در آب در آن در بار از محفل گریه و غمناکی  
سطر گردانیدم

دل عکس رخ خوب تو در آب روان دید - فریاد بر آورد که ما چه ما به  
آفتاب که از دست آرزو می پاید که دست درین وقت بجز خود رسید، ما صاحب که از عادت با این حسرت که گما  
دوست بافتاب دست داد بر خود پیچید - کاتب حروف مناسب حال تصدیق مقال گشته چند در سکر نظم  
کشیده

چو بر آ حال آسماں آفتاب	نہ بتہہ بیستیں ہر لب روداد	۱۱۵
کچے زاب می شست لکھو فرین	گچے آب میرینت بر اوے خوین	
چونیلو فر آہ ہر دل کہ ز آب	گچے خورد غوطہ جو خورد کباب	
دواں خضر و الیکر در آب جو	بہ نظارہ حسن نیلوے او	۱۱۶
ز تھیل آں گیسوے مشک نام	سکہ آب دریا مسطر نام	
بسر ہر زدہ خامہ ترکی کلاہ	چو از برج اتی در آ مدچاہ	آئی آں
بماں آرد محکم بر بنا کر	کسیدہ بہ تن خامہ صاف تر	بکا
خراماں بہ نعلین جو میں سوار	لعنا کرد در دست خویش آشوار	
سندھ منٹ سر شازہ بخود ز حال	ز نظارہ آں جمان کمال	
تاج آناں حال و احوال وے	چو سایہ فتادیم ز دنبال وے	
دل گنت ہر جلوہ حق گواہ	ز نظارہ حسن آں کچم کلاہ	
لرچی زدہ تکیہ ہر صدر گاہ	در آمد بد بلیغہ خانقاہ	۱۱۷
برقص آمدہ دل ز جوئی سرور	نستیم بز انو ادب در حضور	
بایں لہفہ گشتم خواں ز تر	دل از لٹوہ ٹوٹن رتہ بے خبر	
وز تر و گرہت تو ذہیں آواز است	اے ز چراغ رخسار خاندہں روشن است	
حال خط اندھاں نص بیس روشن است	اوتے چو الشمس نو سورہ قرآن حسن	۱۱۸
ز آنکہ لایزال او کبر کراہ روشن است	چنیس بر جہت مباد ہیچکے از چشم و نم	جانب
ز ان ہمہ عالم تر از پر نفس روشن است	حکم تو از فضل حق بر کعبہ کبریا است	
ز ایں ہمہ منت کش آذر کین روشن است	حیدری از صدق دل صبح بر آورد است	

الغرض نواز شہنائے آں حضرت دامت برکاتہ بایں ذرہ بے قدر و بجزوے وقت رخصت

ایں بیت بر زبان مبارک فرمود

دانش حنیف حافظ و نام تو یاد او اسلام	میر و علیہ با فتح در فترت تو فرط ملام	۱۱۹
سکمان اللہ تکلفاٹ میخانات جناب ولایت تاب	تا ایچہ در حق خود لڑی می نمود	بر دیناں
جہت نماید زہر حال سرستہ سخن بطوالت کتہ	بمحدود وے مشروبات	۱۲۰
رجائے و اتنی واسید صادق دادم کہ کبر کتہ	توجہات حضرت زکریا صغی و است بر کائنات ایچہ بر زبان نطق بر حجاب	
در ناگاہ در بارہ کاتب حروف گذشتہ	بر منصفہ ظہور جلوہ گر شود	

اسید دار ز فیض تو ام لصدق و نفیس	رشد ببلبلت خواہ خویش کس لیس	
ز سخاوتات زمان و فکلا ماں جویم	بر سزا سپہ فیض تو اے عالم امیں	
سستم کہ جہتہ اضلاع بر دست سلیم	کشود کار من اینجا نمود حق نفیس	
سستم بود رس جمعی کنم قامت	دریں زمانہ کھر بردار بر دست نفیس	
تغنا بصفہ ہستی جو صورتہم بتکانت	از نیک بندگیست کرد صورتہم ز نفیس	۱۲۱

خیال بود که نادر لم در گرفت  
ز دست ز سر افراز عیدی کردید

زبان بلاصحت است از شکر شیرین  
بوسه لطف تو بادا بجد کاشی درین

۱۲۱

باب پنجم در بیان رضای تحمل و قناعت و ترک کل التضررت -

الحمد لله که بگوشه ز جهات حضرت سرسره حقیقی دست بر گمانه ملازمین اشعار  
اوست بر طوطی سینه بچشمین نواس ز گوید، طوطی خاصه بتاشد همیشه فراوان حمد و تمنا ز انوش دمانی  
کسید و احوال نبود و ز نام آن مقید از باب بر زبان بر آتشش میگذرد

از نو دونه نام او صافش کنم	سر بسیر اسید الکاشش کنم
قوسکیان ادرا اشمن کردند نام	عاشق و کائنات امام خاص الم
طالب سلوکت مسرتب خزا	غالب مقهور عالی رحمتا
عالم و عالم نظیر عاجزان	هادی مهدی تغییر بیکان
ز ابر و عابد و جاهد در کمال	حامد و محمد صادق در مثال
عاشق و مشغول فیما فی زمان	قابل مبقول حافظ مهربان
فاضل و واصل و شایع بی قصور	حازق و کامل مکل با معنور
عادل و منصف و منقذ در عمل	با ذل و کاشف معنی بدل
والی و اتقی خلیل الله اوست	رائع و ساجد طریق ادبکورت
ناصر و منصور ناظم تعقی	شاه و موقر دین از و س قوی
واقف اکرار در وین و غنی	دور از آلائش کبر و منی
راضی و صابر بکرم خشم	بر ابر و زهر و کرم ثبات قدم
حاجی دین سخطی و سرود اوست	عاجم و معصوم و هم سرود اوست
نیز می المله و قطب زمان	سعدن الاحسان امام الناس و جانان
فانی البرکات و فخر الایمان	قانع و کافق سلیم و نایب امانت
قبله حاجات بر نیاید بر دست	بدعت و بر دست نام راهی است

۱۲۲

۱۲۳

۱۲۴

۱۲۵

موسر و دران آتش عارفان	اکرم و حسن عزیز اندر جهان
غزویین و صدر دین در کرم حلیم	کاکم الفیله و حبیب و هم کرم
راحم و اشرف و صوامع النهار	دانی و شافی صفتی کو دگار
ذاکرون که شریف و هم ترک	واعظ عالم مطیع و هم تقی

از آنجا که خوارق ممدوح بگوشه است که این مدیم الله سلامت از جمله آن است به شکل بیرون آید  
چون این چهار عادت مودت یعنی رضای تحمل و قناعت و ترک کل که با وجود استمداد این طایفه نجیب و نایب  
است به بیان آن حجابت می نماید، و در ماجر بر سهیل یمن در علم آورده در وقت صحیفه  
مناقبی افزاید،

در ایامی که حضرت مرتضیٰ حقیقی داشت بر کاشی در سپاه زندین در شهر کربلا یک خرماد علی  
بزرگ در حضور بودند، در وقتیکه که لریق طذمان بر سر سوگند در آن وقت، همه میمانند و بعضی نماز  
این طایفه مختلف لریق زبان بآواز ک و حضرت مرتضیٰ حقیقی بر معنای این کلام  
اگر بینم که نمایان و جاه است اگر فاشوش چینی نیستیم نگاه است

در ارتش دآن کجرو بدلائل یقین ترجمه نمود، چون آن کلمات در خود حوصله او نبود، در جوش  
خروش آمده قدم از دایره ادب بیرون نهاد، سخنان تکیه و ابانت انچه توالت بر زبان راند،  
حضرت مرتضیٰ حقیقی سر تحمل در پیش داشت، سوائی کلمات دلبری و دلجوئی دیگر بیگفت، ز زلف لریق  
از کلمات اخلاقی زدود، هر چه از او در پیش می نمود، حضرت مرتضیٰ حقیقی در تراضع می افزود  
حتی که آینه دلش از مصفاه اخلاق لصف است، سر در قدم آورده استغفار جبریه خود خواست،  
و بکلمه العتقا در خود را بیار است

دیگر در حضور خود در آن ظاهر از کشته در باطن کاشی بر آستانه رسیدند خادمان جناب  
ولایت کاتب محبت بنواضع و تطیع بر خاستند، ما حضرت که سر جود و شکر از عینان بر عیانت تمام بر سر آستانه  
کشیدند، قبول نگردند، تمام کتب کلمات تکیه و ابانت جناب ولایت کاتب و خطیفه خود در حشمت، صمیم  
که آن خورشید ولایت از افق عبادت خانه سر بر کشید

محرره سه روزی شد از انوار رویش سطر نه داغ از نظر نویسن  
خدایم ماجرا شیب بحرین رسانیدند، بر بسیر آنها هر کس فرمود و قصه حضرت را مینویسند،  
آنها و خطیفه شب را آماده کردند، کلمات به ادبانه میگفتند، حضرت مرتضیٰ حقیقی دلاری می نمود، و در  
تراضع می افزود، و خرقه در غوب برای آنها حاضر نمود، و زلف کدورت از دل آنها زدود،  
دیگر در ایامی که حاکم به محکم دیرانی محمد آباد کرده تسلط بر سر کشته آستانه خرف  
امین سلف مکلف گشت، بحکمت بعضی منصفان شیخ محمد ابراهیم برادر خود حضرت داماد افغان را  
دستی خود جلبید، این ماجرا شیب بدعت بروض حضرت را بیدار گشت و کار است، همین که حضرت شیب  
محمد و احمد در محکم حاضر شد، اسبان و کتران چون مرغ لیل بر زمین افتادند، گزده در اندر استی

افتاد سر در قدم آورده استغفار جبریه خود خواست، بابل انرا می نماز گفت، از نامه  
سبب ملازمت حضرت مرتضیٰ حقیقی حضرت گشت، عذر بسیار نمود، از آن باز فرست  
آستانه بر خود واجب دانست، کتب حضرت مرتضیٰ حقیقی در حجه حقیقی پرست خود مشغول بود  
نموده در آخر دست بر آستانه در آن کرد حضرت در پس عمل سر استغفاری بر زانو کشید  
که در حضور و غله نه افند، حتی از سر به طهارت از پیشش برداشت و بدر رفت

محرره سه بهر لحظه که نظر میکنم در این دوران - زنیف عام نوشته است کار جدی  
روزه عامل آن دیار با خیل چشم باراده ملازمت بر آستانه بر رسید چون حضرت  
مرتضیٰ حقیقی در آن روز با خلوت با محبوب حقیقی می نشست بر مسند جلوت جلوتی میفرمود، با تکامل  
و بی تردید، چنانکه آن نافع مقتضی بنوع دیگر شد، دود استکبار فرعون در دماغش

بہتر حالت آنحضرت فرج وارد و صادر ہوا و حضور پر نور، انور علیوں اسان داخل و از الخراج  
 سران قوم کو ترانہ لایں سے پڑھتے اور کتبنا حضرت بمرتبہ دیدن کرنا صلا بائنا ملتفت از، لاچار  
 بعد از او ایام بجناب ولایت آپ با استوفاء جرایم پرداخت. بواسطہ را بہ دستور تبریز ۱۲۶۵  
 سرکلان استانی گذارت سے محروم۔

زنیقن جو درو باغ و جہ و سپر اب است	عقد تہیا کر جا را تو خود صبا بستی
زہر را گو تو زہر جوئی کس دو صورت	اگر کجا لبت در مہنا بستی
شمار حق تو در دل زہر افروز است	خوش بچمن دل آستو بچمن زنا بستی
نکادہ می کشند در دو دیدہ تاب رخت	باہر جہاں جوہ الشمس الفعی بالستی
بہر کس پیر است افندہ شود شہ کو بستی	ہماے او جگہ حرف دایم البہا بستی
چہ غم بکشتی ما عاصیان از پس دریا	چو تو تصنیع گنہگار نا خدا بستی
کسی بطلب خود چیدری بخالم خواہ	بہر آستان ابو الفوتیہ چو کلا بستی

در ایام کہ کانجے وف بھی ورت استمانہ ما مر بود، همانندے خرابت کہ متعلقان خانگی مارا ازینے  
 رک بند، پیش متسلط وقت ہو جب تمہت و دلچت تصنیف دکت آوہنرں خستہ و سید ایزد نمود،  
 چوں متعلقان برس تصلا علاج یافتند مردم پیش کاتب حروف باستانہ فرستادند، روز دیگر آن  
 فرستادہ نزد بندہ رسید و از ماجرا واقف گردانیدہ صورت احوال بجناب ولایت کاب عرض  
 داشتہم بحواب ہمساز زخم، دور و نزدیک گذشت مردم کہ آہرہ رخت خرابت، بجنور عرض  
 رس پذیرم کہ اگر اجازت شود این شریف رفتہ متعلقان را دلہاری نمایند، بعد نال فرمودند کہ  
 خاطر جمع دارید متعلقان پشیمان خواہند شد۔ بجا آوردم مردم رخت یافتہ، شب در ۱۲۷۵  
 اثناء راه بود ہماں شب ہمانندہ با متسلط مشورت نمود کہ صحیحہ ہر خانہ فلان اول نمودہ و دلچت  
 با امتیاء دیگر مسافر با پیرتہ، کہ از دو کتہہ اران این خبر بخانہ رسانیدہ عیال با استقلال شب بگریہ  
 و زاری گذرانیدند، کہ درین وقت سوائے ذات با برکات حضرت دیگر رفیق و یقین نیست، دریں  
 اندازہ یکے را اندک خواب در ر بود دید کہ والد بزرگوار این کاتب حروف از بیرون در آمد گفت زود  
 برخیز اسباب ضیافت مہیا کن، محبوب الرحمن حضرت شہ ابو الفوتیہ گرم دیوان این کلبہ را بقدم  
 پیمخت لزوم خود آباد گردانید، ازین خواب دل عیال با استقلال در آمد، صحیحہ آن ہمانندہ با تسلط  
 کہ متعلقان ایزد بود، ہر خانہ پیغام فرستاد کہ ستوران در حجاب روند، ایستادہ امانت فلان کہ  
 در خانہ شاست برآوم، تا کہ مردم ہر پینہ خانہ رفتہ پیغام را حجاب آرد، و چون او پیش زدہ پانچ  
 متسلط فریاد برکشد کہ سوختم سوختم دیوان دانستند کہ مکر ز نیورے پاکر دے فریاد جام در بیان  
 او نیب زدہ باشد، جام از قنیش بر آوردند، پیچ اثرے پانچند، اما او بے خودی نالید و نالید  
 آورد سوختم میکشد، آخر نقاد اورا در آغوش حکم گرفتہ بمقام منزل رسانیدند بجا اختیار در  
 نالہ و فریاد پیغام بخانہ کاتب حروف فرستاد کہ از من خلا کر و افسوسد، زہبت بجان رسیدہ ۱۲۸۵

از چیز دیگر حضرت دام انعام موجود است در حجت فریاد که برکت آن ازین منزه است  
 یا بجم، متعلقان خانگی کا قیامه مبارک حضرت دام برکات که بر طرد در خانه بود آنرا بر آورده  
 پیش او فرستادند، بجز در آن که ملوک مبارک حرارت بکلی زایل شد، در خواب رفت، چون از  
 خواب بیدار شد بر دروازه کاتب حروف آمده سرده خانه را که از قدم مبارک حضرت دام برکات  
 سعادت پا برکس حال کرده بود بلباب لب بر سپیده به نیاز تمام استغناء جبرائیم خورد در خوابش کمورد  
 کا قیامه مبارک جبرک باز بر چشم مالیده حواله نمود

خبر سه شکر شد که عالم نظر فیض کن در کوز لاش بیدار آن شکر کونین نهاد  
 نظیر قدرت مخصوص امام برحق که علمش همه عالم وجود مصلحت  
 ذات پاک که میباید از کور است همه جا بیگرم و از همه یابیم زاد  
 والی ملک احد ناصر ادیان رطل ت ابو الفوت امام در جهان قطب است  
 دور این نظر لطف بجام فرما چند از شکست چرخ بر آرم خیار  
 العیاش است درین زود بفرود بام رک چرخ تا چند نماید بن این کوفت  
 دست حاجت جوید ایمان تو مضبوط قدم تا دم حشر زین دست تو دامن باد

کوشش در باغ  
 راه در سحر تن  
 در راه است

کشم  
 ۱۲۶  
 چون تحمل تحمل کران سنگ آن حضرت کشتم حال کمال صداقت بر ضامن آن حضرت راضی و شاکر  
 او حیرت پذیرد از تبارکات حضرت مرشد حقیقی محتاج حلیه وصف نیست، اما کلمات و آرزو است آن  
 حصول ایضا که دیگر خواب شد، مورد و کلمات که که متضمن کیفیت رضای آن راضی بعتقا است بر  
 صفحه کاغذ ثبت مینماید

حوالی آن دیار در ایام تقاضای مبلغه سبانه در محاصره افتاد، مقصد پان بهشت  
 مبلغه ناحق بوسکن شرفا مقرب کردن، با اتفاق وقت حضرت پیغمبر صلی الله علیه و آله بر او فرمود آن حضرت که از  
 رخسای وقت بود جراب سوال سخن با آنها در وقت، بالآباد و کثرتی دانت، کا هر دو از آن ویرانی  
 مبلغه عظیم بر رعایا و سکنه آستانه، شتر راه گردید، رعایا فاش بجناب ولایت آن حضرت بردند  
 آن حضرت بر ضامن الهی بخواب آنها الشفا تم نگر در چون از ظلم ستم بر سیدگان بنهایت رسید، و حواله آوگت  
 مورد آن حضرت می شدند، کثرت و کاد آنها حواله نمود، آخر عهد ال ایام مقصدی حرکات تا ظالم  
 قبله با نوع شود پدید، انجام کارش به تلبی که پدید، حوت در محاصره سبانه تبقا ضامن طلب  
 بیدار شد و پاک گشته در این اثنای مردمان جوار ضعف عمل در پانته رایت شکر می بر افترا شدند، حال آنکه  
 از دست تصرف ببرد رفت نهال ظلم فاسد با بر نواست آورد، مسلمان همه از تصرفات و خوار  
 جناب ولایت آن حضرت چندان غریب نیست، در صراحت با بدل شدگان هر که در افتاد بر افتاد  
 یکی از نیازندان بزرگ کاتب حروف بجهت حصول مراد که نیت کرده بود رسید، پس حضرت را

حضرت ۱۳  
 بهتس حضرت نهاد حکم شد ازین مبلغه طحالی نذر حضرت رسالت پناه صل الله علیه و آله همیاسانند،  
 و کیدان بهشت در ترود آن پدید افتند، چون سرگم بریات بود با ران مشورا شرمی با بر پدید حضرت  
 ترود لغزانت موافقت نمیکرد، شیخ بهاء الدین نام خادای وقت در قطعه کاغذ نوشت که جهت وضع



باران در صورت غایت غمزد، در این وقت حضرت مرتضیٰ علیه السلام از حیره بیرون آمدند و مبارک باران  
 کاغذ افتاد گفت ایس چیست که تیر خود نمودن داشت کردن جهت دفع باران نکتی نوشتی  
 است، ازین سخن لبره سادک متغیر شد، فرمود که زود بردار این حرکت تا ملامت نیاید، بنده را  
 لازم است که بجای بخت بر رضای الهی معروف دارد، این بر خلاف مرصیات الهی که بنده  
 بهر این سخن فرمودند در شهر درویشی صاحب کرامات متکلف بود در ایام  
 برسات آب دریا عرض کرد من فریب بود که لبره در آید، لبره مال مضروب گشته نزد درویش رفتند  
 و عرض داشتند که اگر بجانم دریا قدم رنج فرمای عین فضل است، تا برکت تو آب بجای خود ماند  
 درویش بجهت دلاری آن جماعت بصوب دریا توجه نمود، دید که کبیل دریا بجانب شهر  
 بر سر، کلندر طلب نمود با جهاد نام نهر، بجانب شهر که کنیزین گرفت گفتند عرض ما از  
 مردم پیمانت لزوم تو بعضی مخالفت آب از سمت شهر بودند، اذخالد دل گفت بنده را جانب خود اند ۱۳۱  
 رعایت باید نمود، چون رضی الهی بر شوهر است، من نیز کج آن کمی کنم که زود آب بشهر رسد، چون هم  
 ابناء روزگار در ادای حقوق و طررداری خودند، ان نعمت صوری، مساعی جمید ناپذیرین  
 چگونگی از خداوند نعمت صوری و معنوی که جان در تبذیر او است طریقی خلاف مسرتک و ارم — چون  
 حضرت مرتضیٰ علیه السلام این حکایت تمام کرده، مسلمانان این تبذیر غفلت از شوهرش بدرفت، آن نقش  
 در محن تعب کرده بودند، و در آخر تبصره فاضل بودن آن حضرت الهی چنان شد که در روز  
 میعاد آن از عظیم از صبح اساک باران بحدی شد که گویا موسم برسات بنود تا از آن امر فریفت  
 دست نداد هیچ اثر بارش در آسمان نمود اگر گشت، بعد فراغ بهمان قسم باران بطبیعتی

در سنه یکصد و شصت و شش هجری آن حضرت در ماه رمضان نایب چهارم در اعطاف  
 جوک فرود نایک نیم سالی کامل در تخریب بیگانه بر خود بست، نیز از تجلیات مشاهد حقیقی که  
 را در آن عزالت دخل نبود، درین ولا فرزند رشید آن حضرت که قطب الدین نام داشت در فرزند  
 منجاریه مدد و راه را با هم بر لبه بیاری می شنید، چون وقت تقرب رسید، کرات این ملاقات ۱۳۲  
 معجزات متعجب عصمت نهایت به استغفال گشته بر در حجره حق پرست آن حضرت افتاد در باره  
 شفا آن معصوم نرحم با نواح ناله و زاری بپوش رسانیدند، هنگامه تکریت بحد کمال رسید،  
 اما آن حضرت با خیالات صوب حقیقی در مقام رضوان سلیم چنان محروم متعجب بود که اصلا بی  
 حرکت التفانی نمود، با استغفال ذاتی در اشغال خود مستغرق ماند، آن معصوم بنا بر این نوزوم  
 ماه رجب سنه جان بحق تسلیم نمود، ابراب غم عالم بر روی خود نشان خود گشود

لمرجه سه سینه از غم چو ندر چاک شد - خاک ماتم بر سر افکند شد  
 ناله و زاریون ز دل سر بر کشید - اشک خوں از چشم اهل دین چکید  
 شرح ایس ماتم نیاید در فتم - خون دل بر دیده میسازد در قم  
 آه داد و پلا دلم صدم چاک ماند - چشم از اشک الم فشاک ماند  
 معذرات زنان پرده نہیں - مشتق سرا پرده - عصمت - باز در پیش خود از گناه - ۱۳

چون دل خود آشفته می باشد - بیقراری و نگرانی و غم و اندوه  
 حیدری صبر و بهتر از بگا - خیر باقی ماندگان خواه از خدا  
 یارب این لان عالی درودان - شاه البرانوث آفتاب عالم نان  
 تا قیامت نور بخش ملک باد - خاتم عالم ز فیض حق بادشاد

آب  
 ۱۳۳  
 احقین

فانکده فی الخانیة لایان بالبکاء علی الميت والصبر افضل ، ذکر فی البستان ابی اللیث  
 التوح حرام لما روی ان النبی علیه السلام انه قال انما تحب من حولها من  
 المستمعین فاعلمهم لعنة الله والملائکة والناس اجمعون ، و یجوز البکاء لانه  
 روی عن النبی علیه السلام لما مات ابنه ابراهیم رضی الله عنه دعت عیاله  
 فقال عبد الرحمن بن عوف یا رسول الله السین قد نهینا عن البکاء ، فقال رسول الله  
 صلی الله علیه وسلم انما کنت تهینکم عن صرین احقین فاجری من صوت النعناء  
 والنوح فانهم لعنوا من امر الشیطان ، ومن غمض العجوه حشق الجیوب  
 وزینة الشیطان ، ولکن هذه رحمة جعلها الله فی قلب الرحماء ، ثم قال العلب  
 یحزن والعین تدمع ولا تقول ما یسخط الرب ، فی فتاوی الحجة ینبذ لرجل  
 تسویده الثیاب ویزینقه للتزینة ولا یأس بالتسویة للنساء كما روی ان امرأة  
 سألت عروة بن الزبیر رضی الله عنهما فقال لک ان زوجہ مات ولی خاخر صبر فی  
 بقره فقال اصغیه اسود ، واما تحریک الخدود والایدی وحشق الجیوب و  
 خدش الجیوب ونثر الحوز ونثر التراب علی الرؤس والنصب علی القصد والصدور  
 والبقا والناس علی رؤس القبور کلها من رسوم الجاهلیة والباطل والخودر -

باب ششم در بیان کرامات و خوارق عادات آن حضرت

لمره به بنفای خام باز سیر و از آمدن - برد و حشرک طوائف از آمدن  
 شکر شکفته و کوا این طوطی از شکله - در تکرار صحبت خورشید از آمدن

بر ضمیمه صواب اندیش اهل بصیرت مخفی نماید که این کاتب حروف را که چو در حشر  
 یافته جناب ولایت کاتب آن حضرت است بمن بدهد که از خوارق عادات آن بزرگوار میگذرد  
 که از شرح آن سعادت ابدی حاصل نماید ، اما بمقتضای کمال امر مرحوم باوقایف حروف بر  
 وقت خرد بود ، چون وقت مس عود کرد به اختیار از ادره صادق در اول حکم ساخت ، لیکن  
 اندیشه میکرد که آنچه احوال حضرت از سن پنجاه مسمر علم و معاینه کرده از انواع در قید علم توانم  
 آورده - اما چون ارقام احوال بزرگان لازم است که از روز ولادت تا کنون تمیز از کجا  
 یافته شود ، در اینک این اندیشه هرگاه که بشرح حضور حضرت شرف بیگشتم - آن حضرت به در وقت  
 کاتب حروف احوال صبا و خود بتفصیل بیان میفرمود - کاتب حروف در حیرت می بود ، چون  
 مدونه ایام بگردد این مقدمه شرا تر نشد ، از جمیع احوال اطلاع کردم بتبسم گشتم ، آن حضرت از

و چه قسم انفسا منو لغتم ، یا عبود... انما انوار حضرت شاکله در چشم به همسوزی حضرت از آن گزشت  
آخر صورت حال فصل بوی خرد با نیدم ، حضرت بزبان مبارک فرمود که مگر باید که مانده جویندگان - ۱۳۵  
این نصیبه و ال بر کشف و راست آن حضرت است -

دیگر همه خورم نامی مرد و بزرگ از ولایت بلاد است همه تبرکات حضور سالت پناه  
صل الله علیه و سلم به میر و یار و همه بنام از انجمله تبرکات دو قطعه بود ، مبارک همه در یک صندوق داشت  
بر جا که شرف نزول میکرد و عالی را به فیض زیارت بهره مند می ساخت ، با اتفاق سفر در اوج حضرت آباد  
توجه نمود ، حضرت مرشد حقیقی سعادت زیارت محال کرد ، با انواع اخلاق همچنان نوازی همه خورم

ملاوت

سعد و ایام به محبت آن محبوب الهی ~~مکلف~~ نگاه داشت با احتیاط و در وقت  
مجاور استغاثه بود ایام بر سالت نوازی باران با فرطی بارید چنانچه دیوار حجره حق پرست حضرت مرشد حقیقی  
از یک طرف تر قوی ، اندک اندک انهدام عنقوب بود ، شب حضرت مرشد حقیقی بر وقت نیم شب در صحن خانه  
میگشت ، کاتب جردت نیز از عقب خاکپا را در بر قدم بجای کل در چشم میگشاید - همه خورم در آن  
وقت آمده با رب تمام سر و من داشت که در این وقت شفقت بودم خراب دیده ام ، تنه چند از ارباب صفت

راه  
سزاد

را که انواع و اشک و ضلح از نا صید آنها همید الی الی ، و انوار سعادت و تفاوت بر چنین اختلاف آنها  
دیدم ، من کمال سعادت در خدمت آنجا همه مشرف خورم از کمال ذره پردازی بر بنده الطاف  
تمام سبب و در استند ، حتی که همه کلامی تقرب یافته ، یک از آن جماعه که علمه ریاست از آنجا  
سبارک او می یافت به بنده مخالف گزشت ، که در پیش و آن کمال است الی الی انوار که از علمه رجال الهی وقت

۱۳۶

است بر طرف تقرب یافته پیمان دارم با و سالی سر و من داشتیم لیس و چشم ، آنچه حضرت ارشاد فرمایند  
در ابلاغ آن تقصیر نکنم ، فرمودند که دیوار حجره خاص او شکاف خورده خاطر مبارک آن از این  
متوجه است بگو که خدا صمیم زیارت آثار شریف صلی الله علیه و سلم نماید و آنست که آن مبارک  
در شکاف دیوار افتند ، انان اندر چه فارغ نشینند - دیگر دو قطعه آثار شریف که الان باقیست

یک از آن به البر انوار رحمت نمودم با دیدن آن امنیت سبب است حواله اونانی اگر از آن بخل درزی  
و این وصیت را کار فرمائی عیاذ بالله نتیجه نیک نیایی - آن مرد بزرگ وصیت تحویل آثار مبارک  
را مخفی داشت ، چون از اعتراف تمام مکرر رخصت یافت لا علاج بخود حضرت مرشد حقیقی صورت حال

بانه نمود ، از آن دو قطعه آثار مبارک یک خورد بود آن پیش حضرت مرشد حقیقی نهاد ، حضرت از  
زبان مبارک فرمود که در این مقدمه اختیار ننداری انان این شریف باین خادم الفقرا از حضرت  
سین اختیار خورد دو کلام تر اجاز نیست ، باید که هر دو قطعه در پیش آری من بر پاره خاسته از  
صدق ~~له~~ درخواست نمایم آنچه نصیب من است بمن رحمت خواهد شد ، آن مرد بزرگ قبول

۱۳۷

کرد ، هر دو قطعه پیش نهاد ، آن حضرت بعد از آن حمد و صلوة بر پاره خاکست ، بجز و نیاز در خور  
قسمت کرد ، نمی الحال قطعه کلام در حرکت آمده از کسان معین جدا گشت ، حضرت لوازم تعظیم تقسیم  
رسانید ، با جازت همه خورم بر سر و چشم نهاد همه خورم از آن پناه این نوع گرامت اعتقاد  
تمام بجناب ولایت کتب پیدا آورد ، سعد و ایام مجاور استغاثه بود ، آخر بصوب و لمن خود سعادت

نور سبحان الله کہ چشم آن محبوب الهی نہ دکھا رہے است کہ در فائز اجناس نجائی دارد۔

لا بد کہ در حالت اشک و ہنس ہرہ کند۔  
مخمرہ سے ہر آنہ فیض کرمت ہا ہا ہر وقت آرد۔ - کہ ہم لطف تو منعم ز علم نیک آرد  
آئی کہ فیض تو در طرفین ہرہ امت۔ - زمانہ چند بمن طرز شور و جذب آرد  
ہر تو زمین و مدگار حال ماست ہم۔ - جہ غم کو طرح با حمد و نیک آرد  
ہر آنہ شکر کہ ہم جا اور کرمیت۔ - نیک برا بچہ تہ و ہر ہا ہنک آرد  
چرا کہت شکر از مدح تو بود ما را۔ - نیک تو عہدہ دو اطعمہ شکر نیک آرد نیک  
چو حیدری بہر ثنا خوانی تو ممتاز است۔ - نہ ہر رکش کنن از شوق سز چنگ آرد

شبہ کاتب آرد خراب دید کہ اہل خانہ میں بندہ فرزند سے در آن غرض میں ہا ہا ہر وقت  
ماوری بر حال اور میں ملید بعد زمانہ در آن غرض میں اہل احترام نام دادہ صمیم میں ہا ہا ہر وقت حضرت مومنین  
دائتم فرمود مبارک باد بہترین خوابی سنہ، تمبیہ آن رکون جن کوئی فرزند کے کرامت فرماید،  
فردی لوازم تعظیم تو ذمہ رسانید، ازاں وقت منتظر بود۔ یکسال کامل القضا یافت تعبیر خواب ظہور  
نیافت، روز سے بعد باطن از روی گستاخی عرضہ داشت کہ تعبیر آن خواب تا حال نہ میں آئے  
بمفسر ظہور و جلوت، آن حضرت سر در تالی پیش داشت فرمود میں از کجا معلوم شد کہ خواب  
نشیدہ کہ یکے از اصحاب مبارک بود ہذا صلوات اللہ علیہم خراب دید تعبیر میں از سید عالم مبارک  
آن حضرت فرمود در یکے از غزوات فتح اسلام بخاطر خواہ صورتی بنزد کہ گفتاں در اشک  
بر شکست افتادہ اسلام رفتی نام پیدا آید، قریب الوقت با کافران مقاتلہ افتادہ اتفاقاً بجانب  
اشکر اسلام شکست راہ یافت آن اصحاب بجانب راستہ صلوات اللہ علیہم عرضہ داشت کہ حضرت  
تعبیر خواب میں ہا ہا ہر وقت افتادہ میں حضرت فرمود میں از خلف چگونہ مقرر رواد ایسی تعبیر آن  
خواب میں غزوہ مقرر نیست، شہد فتاح میں مہام پیشتر باز لبتہ ہا ہا ہر وقت میں  
ماوربہ واقع شد میں تربیت فتح اسلام بخاطر خواہ صورت لبت، و شکست در اشکر اعداء میں افتادہ۔

۱۳۵

۱۳۶

چوں حضرت میں تقدیر حکما کرد سر تسلیم پیش داشتہ ملاز خواہم کہ میں زانچہ لغتم پشیمان  
شدم بعد چندے صورت آن تعبیر دو آنہ شہد جلوت ہا ہا ہر وقت، اہل خانہ را تحمل مانت دیم  
نیت کردم کہ اگر از فضل الہی فرزندے متولد شود قطعہ پارچہ از دلہ داکے صدقوں مری مبارک  
صلی اللہ علیہ وسلم کہ در پیش حضرت مرشد حقینی است در فرامیں، بآن مہمان مبارک قدم اول لاقبہ و ہر ہا ہر  
میں آن شریف در پیش کشم۔ پس در سخن یکبارہ و یکصدگی و شش، ہمگی کہ آن حضرت در اشکات  
یک نیت میں جسوں فرمود کاتب حروف اللہ عہدہ مجاورت آستانہ با جمیع حقوق اجرائے امور  
کار خانجائی تو فیض کرد، اگر خود را بلیاقت مقبول میں از عظیم نیانتم، اما بنا پیدہ توجہات  
آن حضرت دلیرانہ بہت نام خلاف خدمت بر بیان اصلاح حکم لبتہ از الوقت الی یومنا کہ سنہ یکبارہ  
یکصدہ چہل ہمگی است بہر اشکبار و توجہات و لطافت لیاقت آن حضرت بہ سلیقہ حسن خدمت میں حقانی  
و دانشگی خود در خدمت نصرت میں و انہر کہ ہم۔ القصد حق فی الیابین احقر العباد فرزندے

کرامت از روح ادب منقطع پارچه از زردی صدوق مرے مبارک در خواست توالیتم کرد  
 پس اندیشہ کردم منقطع از انوار کلمہ آنحضرت در خواستم، اول حرفت بر خطه کاتب حروف  
 واقف گشتہ یک روز مال تہمتی از بستہائے درج آثار شریف رحمت نمود، از یعنی بر کشف آنحضرت  
 تعجب داشت داد - بعد ہیبت ماہ بفاہوت آل نور دید بر سینہ والہین فرختم ماری کرد، با آنکہ  
 کاتب حروف ازین واقعہ اطلاع نہ داشت تمام ایام القضا یافتہ کہ از وارد و صادر خبر  
 مستفان خانگی نیافتہ، روزی در معارف این حال آل حرفت خلاف عادت فرمود، درین و لا  
 از صحت مزاج مستفان خانگی مشاہد و قوف نہت کشف باید کہ حقیقت آنجا مفصل در یافتہ العین  
 خاطر دید، مدوی کہ این مقدمہ ایجاب نمود بر طرف محمود بر خود بلزہ کہ امکان ندارد کہ چیزی بماند  
 در اسناد فرستادن مردم شود کہ بیان روزی در جم خانہ در رسید از واقعہ با علیہ آل فرزند  
 مطلع شد، با وجود حفظ ادب آنحضرت بر یعنی منقطع شد از سلسلہ ذہ پروری در ایام کاتب حروف  
 نشست از وصایا کتوانی کتاب اللہ و حرمت رسول علیہ السلام تسلیم صبر داد و تحارر این حال بزبان  
 مبارک فرمود کہ من حق و نعم اللہم اللہ خواہم بخشید، انوار وقت امیدوار انفاس مبارک آنحضرت می باشم  
 بر صدق و اخلاص کاتب حروف بطلب تلبی خاطر گودان

محرره سے اسے ہوائے عزت برسان حضرت - حاجیم از جہد توانا زہر لوت  
 دین گرفتہ اعتبار از جہد تو - زندہ گشتہ حمد اندر مہر تو  
 نام تو گشتی حامی دین مقربین - حاصلان بر حق خوانند از فرس  
 آفرین صلوات آفرین بر چہرتو - شعور از حفظت زخرا از و کلاہ  
 سست از شوقی رخت ہر شہ رخ و شب - سر بخت حکم تو ہر یک دو اب  
 من کہ از مخصوص خدام تو ام - سر بزم مناجات الخاق تو ام  
 در کتب نمایان زمان دل را تو ای - فارس تویم لبتو کلا یا نشوی  
 چند نام چند گویم زار زار - حالتم این است باقی اختیار

سلسلہ چند درین محل از پیران ب سرتاب انہ شد و المذکر ایچہ بشارت نعم اللہم اللہ بر ماہور بنو نانی  
 زبان مبارک آنحضرت رفتہ بلفظ مہر و جلوتہ کہ گودید - اگر چہ از بیخ عالم بقدر لہو و نفاثت آل کرم  
 پس مدیگر بوجہ نیامد، اما حق سبحانہ تمام بذات این احوال نام واجی الی رحمت رب الارباب  
 نور محمد کامیاب غفر لہم ذلک و بہ خانہ ام قمبر دارین و ام باد و منور ساخت، در ایامی کہ در حق  
 شیخ عالی قدر را در سنگ از دعواج اس بندہ مسنگ گودانید منہ لہم و در ایام نخبہ در خواب  
 دیدم کہ در وحدت آباد مجلس شادی انعقاد یافتہ و بندہ در آن مجلس حاضر گشت، آنحضرت  
 بہ دست مبارک خود زیور علیہ لے نفسی چنانچہ عروکہ را بی پوشش نمود و در ایوان پذیرند  
 مطلقان بر غایت بندول در آشتند، چون بیدار شدم دو خود را سجہ نمازہ و سر بر اندازہ ۱۲۲  
 چہ پانتم، چون بیدار شدم چہ چہ برف فرسید و ملازمت آنحضرت شرف من و کشف کتبم بر رتہ  
 ہمایوں را بنوعی کہ در خواب دیدم یعنی من ہرہ نمودم، اس مقدمہ دال بر انصاف آنحضرت

پس بہر گیت آن خواب عروس طیف است بندہ بیلہ انواع علوم و دانش محلی آیدیدہ - اردو

علی ذکر - ۱۲۳

دکایا بکتاب سے روزے از آئینہ روش نہ بر پیش جانان - گفتند دانش سہ عمل بماندہ چراں  
 ہر ایک از فخر سرافراختہ تا اوج فکر - ہر دورادہ ہنر خویش دلیل بر مابان  
 نہ گفتا کہ بہر سر سروکاری دارم - جائے دارم ز بزرگی لبر محبوبان  
 صد زبان است مرا ایک با ہم خاموش - پردہ پوشی است مرا شیوہ با پس جہنم تو زبان  
 باطن تبت بندہ با عدم آلت لظن - میکشائی ز رہ خبت طیب انسان  
 با غم چہ بین است مرا ایک جہاں بروے - میدوم شطرنجی می نگرے شترہ اروان  
 تاج چہ بینم مشک تبار باہر است - شدہ محتاج بمن بر کجا از پیر چراں  
 ام اسکندر دوران کہ بسیر ظلمات - کہ در آیم زلی چہ بین آب حیوان  
 چہ شنید آئینہ از من نہ چہ لاف زنی - گفت خادگی چہ لانی تو لایم پیہ دہان  
 چہ خوب خنک خوشگی و بر پیہ سو پیا بود - ہمہ سوختنی لانت نزن آئے تا دان  
 تیرت و آترہ کہ از جنس من اندر آخرو - تیریت یافتہ اندرین آدین  
 در میان من و تو بہت تفاوت بسیار - روز و کون سمع و تو کار و کلام اروان  
 صد در پس سر کہ ترا آدمی اندر خستند - مر جہنم انکہ بکام تو دراز است زبان  
 منم آن صبح حسین لقا دست بہرکت - ہی بر ندم ز قلم و ہوس ماہ رخاں  
 خانہ بردوش مجہد دوستیم در دنیا - روشن است نام سکندر ز من اندر دوران  
 نام ز من و فخر من این بس بود انور عالم - کرد افتادہ بمن عکس رخ و قطب زمان  
 تہ ہر انوش کہ از ابرک بخشش او - شد تو نگر زرد لعل گہر بردگان  
 لغز عالمیان و ذوق اہل علوم - بنیہ فضل و کم مہون فیض و احسان  
 تا کہ رہم گرم بود اندر رہ عیان خدا - گرم دہرا نش بگو نیند ہمہ خلق جہاں  
 و خاک در کجا شتر نفس بود در کجا - سر نہ دیدہ ہر بینائے اہل مرگان  
 تا کہ کشم شرف اندر ز کمر حجاز پس - شترہ مضنوح ہر وہم در صد گنج لہان  
 مدح او تو رقم نمواند لفظن - بہت افزون و بردی از حد رقم ہر وہاں  
 کم مباد از سر خلقی جہاں پراو - لطیفیل نبی و رحمت ہر سپر ہر چراں

۱۲۳

اردو  
نوش

دینی کدی

دوسرے پہلو پر لکھو وہی سچی حضرت مرشد حقیقی علوم طراز مت حضرت نور و قاضین  
 ۱۲۴ سلطان الشارکین سید الاولیاء ہ منج مہر مظلہ مصمم کرد، بعدا کہ ظنڈر انہ لبر لب و خدم بصوب الہ آباد  
 کہ اللہ ان حضرت ہر مسند ارتد و آنجا جگر میدارند توجہ فرمود، در میان ولہ دریکے از قریات  
 نواحی حصہ نظام آباد اتناقی بہت اقتدار، اما ان فریہ بہ خود ان بود، ہر جا کہ قصد استقامت  
 ہی نہر و کس اتناقی نمیکرد کہ آب محبوب الہی شہ در انجا در یاد حق گزارود، با اتقان حسنہ در الہ

قریب خانہ درویشی (نواں قوم) بود کہ از حضرت سلمان بجان مستغفر بود بکنگ گاہ نام اہل را  
 بر زبان غیر اندازگے نام سلمان پیش وے پیگرفت باو عداوت سی در زید، ہر سہ اتفاقاً پید  
 آن خانہ را نشان دادند حضرت مرشد حقیقی در اینجا توجہ فرمود، دید کہ آن درویش با جمعہ از  
 مریدان و طالبان متکبر و مغرور شستہ است، ہنر از مقدم حضرت مرشد حقیقی و قوت کا حق نیافتہ ،  
 سوے بر بدلتش خاست، چون نظر جس بر حال کمال آن محبوب الہی افتاد جذبہ تصرفات کرم دیوانی  
 در شد، بہ خود بجلالت مشرف گشت، انواع سلوک خدمت در پیش آورد و مریدان و طالبان و  
 ازین ہرہ خلاف معہود چشمہ مانند نہ، چون عقداً خود را بہ الماحال دید نو خود ہم کتابت وے  
 شتافتند، حضرت مرشد حقیقی درس یہ درخت باورس فرٹ نہاد، جب در یاد حق مشغول شد،  
 ۱۲۵ ہمہ جلق زدہ بنماشء حسن لا ابا لی، آن محبوب الہی بیسان حال بریں تر از مرشد گشتند مسرع

اہل بیخوانہ اہل جہاں از کجا رسید

یکے از ان جائزہ بطریقہ سہ ہرہ طرحی آن حضرت فریفتہ شد، پیخود در مقام افتاد و اہل بیخوانہ  
 خانہ گشت، از دوح و این قصہ فقہائے آل گروہ با جائزہ سہ جہاں خواست کہ قدم از دایرہ ادب  
 بردن ہند، اما تصرفات کرم دیوانی بر سلوک سناہج سفاہت عقود و خود نیافت، صہجم  
 حضرت مرشد حقیقی بارسا فرشتہ برداشت آن سلمان نایب را در نواحی آن قریب جہت خارجہ شعی  
 آہنا گزاشت، - چون بشہر جوینور رسید در خانقاہ مت ہیر شہر توجہ نکرد،  
 باوجود جمعہ اصحاب الکابر شتافی ملازمت بودند، ادار محلے از محلہ نیر بیال در گوشہ نزول چلا  
 فرمود، دور از جہت زیارت پاکبازان آسودہ آن مقام توقف کرد دریں اثنا خطوط مشیم اجڑہ  
 برادر خود آن حضرت مرشد حقیقی با کابیر آجا رسید، مضمونش آنکہ حضرت بے اجازت ما پنہاں  
 ارادہ سفر در پیش دارند، ذات عالی آن حضرت باعث جلائے توگرم اس دیا رکبت، امید از توگرم  
 آن صاحبان آنت کہ از آنجا بیستہ رفتن فریبند تا رسیدند اقسام رسالہ ہر طورے کہ باشد  
 ۱۲۶ بلطایف الحیل مرثوف داوند، چون خطوط بطریقہ اہل مدارس رسید ہر ہمہ شتافتانہ

بتلاش بر خاستند آخر از حضرت مرشد حقیقی نشان یافتند، بارز وے تمام بمقام خود از مقدم  
 مبارک در خواستند آن حضرت بچہت دلدار می آہنا قبول کرد، آخر ہمہ گساں بالانفاتی  
 حضرت مرشد حقیقی را از او ارادہ سفر باز داہستند دریں نزول محمد ابراہیم کہ یکے از اولاد کبار  
 حضرت شیخ محمد عیسی تاج قدس سرہ گشت در خواست کہ فرزندے نہ دارم از توجہات حضرت امید دارم  
 آن حضرت اورا بدان نوید سہبتہ سخت عنقریب آن مرد بزرگ بمراد خود رسید -  
 لکڑہ سے زچہ کر شہمہ فیض توگرم باز رکبت - کہ یافت مقصد خود ہر را او طلبکار رکبت  
 نظام کون بدکت تو با ولت قضا - از ان جناب تو دارالامان ابرار رکبت  
 کلید نتجہ مطالب بر صفت تدشکت - چہ غم خویم اگر چہ خ خود گشتکار رکبت  
 چو غیر خواہ تو ام در دعا بر آرم رکبت - ہمیتہ تاکہ دعا را قبول حق پار رکبت  
 دعاے من ہمہ در حق تو قبول بود - کہ خیر شہمہ در حق من سزاوار رکبت

الغرض صدور دعا ایام جهت پاکس خاطر عزیزان در جو پورا لطف داشت از انجا که  
 مسعودت نمود ، در خطره خاطر خیره گذشت که فی الحقیقت بركة درین حرکت برکت  
 می باید پس بجهت دریافت سعادت زیارت امیر کبیر سید الشرف جها بیکر قدم من سوره مهر  
 گشت در امتنا همراه بر شمس پور نزول اجلال فرمود شیخ مرتضی صدیقی که در البقره است از  
 بجناب ولایت مآب حضرت مرتضی دار و نزول اجلال حضرت را از عده مواهب دالت  
 در ان ایام کاتب صرف بلا فخره کاش در ان جور بدلیل انتقامت میداشت ، همین که حضرت  
 مرتضی صدیقی بجا نوازه شیخ مرتضی با سفارت نهاد یک مردم بجهت طلب کاتب حرف فرستاد  
 مصرع شایان حیرت عجب گریه از نگر گذارا  
 کاتب حرف از اشعار همی مقدم آن محبوب الشاقین جها را بر مرد خود یافت  
 پیخودت یافت لبرف یا نبوس حرف گشت قصیده طبع زاد برسم شرف بنظر الشرف گزرا نیند پس  
 دوبیت از انجا است

جبرئیل از صدر سوره البقره و گریان رسید زانکه از اطراف مشرق قبله دورا رسید  
 از قصه فریان برآمد که ای فلک بان سجدت سعادت دین و کفر ز بقا الاحوال رسید  
 حضرت مرتضی صدیقی بدین معنی غایت قوی جهاست بعد از داشت درین ایام شیخ غلام نبی حرف  
 شیخ چیقا که یکی از اولاد کبار حضرت مخدوم شیخ محمد علی تاج مردی بزرگ جها نیند عارف  
 کامل بنقریه در شمس پور انتقامت داشت ، روزی جهت دریافت سعادت ملازمت  
 حضرت مرتضی صدیقی رسید ، بانواع صداقت گفتند امر بیانه بحال حضرت سعادت داشت ،  
 مردی بصورت درویش همراه ایشان بود ، صداقت اخلاص و آرزوی خود بجناب ولایت  
 مآب بتکلیف تمام و بطولت کلام بعرض رسانیدن گرفت ، حضرت مرتضی صدیقی در ان کشف سخن  
 بود ، آن زیاده گوشن را بطولت بحدی رسانید که دیگر مجال سخن گفتن نیافت ، کاتب حرف را  
 کبیر درش باخته و نزاج دان آن جناب است این تکلیف باطبع ناپسند افتاد فی الحال این بیت در  
 جو البس خواندم

قصه گویم گز مشمول فیض پیر در دلم - گشت حاصل برکتی که در دل دادم  
 همین که این بیت از زبان فدوی سرزد آن حضرت را سوتی در گرفت بیرون تمام در رقص آمد  
 نایک پاک کامل در ان حالت بود ، حاضران مشغوف احوال آن حضرت گشتند - کاتب حرف از  
 جام شوق سرش ، چون غنچه لب جهاست که گلزار بودین غزل تازه بجا در شرف گشت  
 غزل سه گلشن روی ترا رنگ بهار و دیگر است صورت حسن تر از قرص آفتاب و دیگر است  
 جام عشقت زان بنوشیدم درین میخانه - کاپی می جام بهایت را بخمار دیگر است  
 نغمه ساز است و در دنام تو ای خود ایلم - نو نیند پنداری که ما را تشنگار دیگر است  
 گارم کس نیست سگد گشتن اندیش تو - مرد ای راه خطوت ه سوار دیگر است  
 جود می را روز و شب بینم که از اخلاص تو - اعتبار دیگر است و کار و بار دیگر است



معدود و ایام حضرت در کتب حقیقی در اینجا صرف نزول و است از اینجا محبوب روح آباد  
 عرف کچھ بھی تو جبر فرمود، کاتب حروف نیز لازم رکاب سعادت بود، حسب درخواست و دلوی  
 دعا گوے در مقام کہ بندہ بعد فرما کر سکونت داشتت کثرت لطف از زانی داشتند، اہل انجا بہر  
 قدم مبارک اکثر بہ برادات خود سپردند۔ شرح آن تفصیل فصل طوطی دارد۔ کاتب خود  
 جہت روانہ شدن بر کاب سعادت تا آستانہ حضرت سید اشرف جہا نکیر ہر چند مبالغہ بر فرض سید  
 استاد جہت پذیرائی نیافت، آخر بادل بریان و چشم گریان بجائے خود ما زوم، و این بیجاہت سے حال  
 بر زبان رانند سے۔

از بزم آن لشکر شتر خدہ کہ عنان کشیدہ رفت۔ زمین غم و حسرت خزان کشک ز پی دیدہ رفت  
 قامت سر و ناز نمی رفت ز جو بہار چشم۔ خار خزان زمین لم تا بجزر خلیہ رفت  
 دیدہ ام از سر کونم کرد کلابخار آہ۔ صورت دلجو از من تا کہ ز پیشہ رفت  
 در آتیم از خزان او شکر و شایہ تمام۔ عطربہ جوے من وے آئینہ ناکشیدہ رفت  
 قومی و بلیل از خزان نالہ ز دل کشیدہ اند۔ آں کل سر اقامت ما ز چین چمیدہ رفت  
 کرد ز غیر جاتی ہر تو تابدل رسید۔ کشک کش خزان تو در دل آرمیدہ رفت ۱۵۰  
 ز شہ زین ہدم بعضی چلہ کشم بیاداد۔ ترک خندان باز من لیک لان کشیدہ رفت  
 تا کہ خیال رومے او نقش دولت حیدری۔ یاد گرز سپند رفت نقش دگر دیدہ رفت  
 انوش آن حضرت از انجا بجام سید العارفین سپردنہ راجا قوس کرہ رسید  
 سعادت زیارت بہرہ مند شد، و از انجا با مسانہ ذر وۃ العارفین بر لولہایں ہفتگان قد کرہ  
 بی فواید این طوئی اخذ نمود و روز از شہا بیچہ بحال خود بندول یافت، از انجا با مسانہ  
 متبرکہ امیر کبیر سید اشرف جہا نکیر قدس سرہ سعادت نمود، زیارت هزار مرتبہ استسود  
 و این گنت و سعادت سیدی دریافت سے۔

مخبرہ سے خوفزادہ آب جہول بار دگر یافتہ۔ بلب شتاق کلزار معطر یافتہ  
 پاکر پرواز جان باز لبہ پر کش۔ بار دگر قرین لبح منور یافتہ  
 آن شہ مسلمان کہ پر خرات صحن او نشین۔ از شرف صدر تہ خورشید نور یافتہ  
 جلوہ نور الہی بر ہزار سن ظاہر است۔ عقل کل ز نیکان شرف بر قہر گرفتہ یافتہ  
 روضہ پاکسی ز حوض صاف و از او شجر خود۔ جلوہ و ز نیایک جنات و کوثر یافتہ  
 نزد بان گنبدش از یک تلی گاہ طور۔ ہرگز سید سر پیر و عمر جاری از سر یافتہ  
 مرغ و مسلمان ز نبا غصان درختانش کمر۔ خوش نوا از ذکر عود اہمہ اگر یافتہ ۱۵۱  
 فی البقیں مدد الامین شتاق آن آہ پنا۔ صدر از ان خضر ابا صد سکندر یافتہ  
 با ہمہ انوار خورشید منور بر تنک۔ خراشیں را بر گنبدش یک قبہ ز یافتہ  
 سید اشرف جہا نکیر آن اہر نامور۔ کاپی در عالم ذات پاکسن را چو بہر یافتہ  
 ناگوانی تو ہر جس دوکان ہستی بر فرخت۔ گوہر ارادت از آتش جنین گوہر یافتہ

مگر روح آباد بر آن روح پیاور است - سید خود را از سر فراز از سبقت خود پیاور  
 داوراد است قضا داری مراد من بر آرد - دست تو قدر شد منین دست ابر پیاور  
 حیدری ضمناً ثنا خوان نوشت آن به دی - دست بد گفتار و صفت را جز ز پور پیاور  
 الغرض حضرت مرشد حقیقی بجناب اولی والی ولایت حفظ و اخذ یافت ، همچو پیر و از جانباز  
 گرد آن صحیح سر فراز شاد بگشت ، انواع لطایف عشق باذی و ادای معشوقی می آفریند  
 محرره سه گانه که مطلوب بگشت گه راغب گه مرغوب بگشت  
 گه پردانه گشته گرد آن گنج گه چون شمع بود با دل جمع  
 گه ببلبل شد بر بر او نظر گه چون گل شسته فاغ از خار  
 گه مغرور حسن خویش گشته گه جرم عاقلان دل را زین گنج  
 بد بینان از دو روز و چنان ز عشق یگر گرسوز و گرا زله  
 بد بینان آن مکرم سر و آواز از آن محبوب حتی آن سخت ارشد

۱۵۲

سعد و در آیام بار و جانیت آن سید پاکباز نزد صاحبیت باخت ، و خاطر خود را  
 از دو جانب این طرف استغییم فارغ ساخت ، و قتی از اوقات خاصه در خوابت این معنی نمود  
 که السفر و سیله الطفره و اعتراف است اگر پیش نهال خاطر دعا گوئی بارش که چندگاه  
 مس فرماشم ، و زبانت اهل اللد کب عادت حاصل نمیم ، اگر اجازت یابیم مینها و الا ما نوم  
 از آن جناب جواب آمد که در دافتر همین است که راه گرامی بدان اتفاقاً بگنجد در سفر خواهد از صحبت  
 اهل اللد بسیار است ، مشاع نکل از هر دو گانه که بارش گرفتار شود ، اما حق سبحانه تعالی در  
 وقت کلیه مطالب محتاجان عالم علی الخصوص ساکنان آن دیار بگوشه توجهات کاسی باز بگردد  
 و همین عنایت نظر فرمود - آنچه باین خاطر خواه صبر عالی است ، به نرم رنج در معاملات  
 از شرف صحبت اهل اللد دست خواهد داد - اطمینان الهی بدان نفاذ داد که خود بدولت  
 تا بسند نه گشتند در آینه با سندر ، بر گاه باطن صحبت اهل اللد رسیده ، من ابدات صورتی پیش  
 آن اعتبار نداد ، صفای باطن در کار است حضرت مرشد حقیقی این امر را سمعنا و اطعنا  
 گفتند عنان عزیمت از همه سو معلوف نمود ، بصورت و حضرت آباد توجه فرمود ، از مقدم  
 زلفیض اهل آن دیار که با از سر توجهات جاودانی یافتند هر یک در قصه و قریات

۱۵۳

خانه بخانه بدین مقال پرداختند سه محرره -  
 یارب این نملی شرف دور مباد از سرا - منین او باد سوز طلب دل ره بر ما  
 شادی جبه جهان باد بر دلین لاسع - که بدوش دیدم شد دل غم پرور ما  
 نکته سخنان سخن دان چو به حرف رسد - جز شنائی تو بناید از این دفتر ما  
 نقش پای تو ز پارت گرا بر بود - یارب این نقش برد ما با بد بر ما  
 اعتبار سخن من به ثنا خوانی است - جز تو کس نیست شناسنده این گرا  
 حیدری از غزل آخر تر روح از پاید - زانکه شامل رسده اندر صفت دلبر ما

شاد و تباخه

چون حضرت زین العابدین در وحدت آباد بعد از ولایت عسکری فرمود از آن روز تا این وقت که سینه پیکر از او بگردد و چهل بهیاری است که با قدم مبارک از گمان خود بیرون نماند با وجود آنکه عمارت مشرف گشت اما بجای خود مستقل ماند هرگز در سینه فرود نیفتاد و تباریح است یکم ماه موم برای زیارت حضرت سلمان اگر فربها نگیرد کسر سه غزلیت تصحیح کرد بحسب ظاهر زیارت از غیر کمر اکرم آداب بقصد تم رسانید، در باطن بخواص صحت مستوی کلمات نماند و نیاز از طرفین مستقل برشکایت انفراد ایام مهاجرت سر زده -

مردود با زمینها هم که چند سینه پیکر تو - شادسان فرمایم که بر جسد غیر خود آرزو دارم از مدت که به تکلیف غیر - شد دل پیغم انوار رخ پیکر تو این زمان خواهیم کرد از تو خورشید را سازم نهار - همچو زلف عنبرینت بر قدر خود تو <sup>۱۵۲</sup> بهر کیف حضرت در سینه حقیقی در ثوب آب ثوب بارگاه احدیت نزد صاحب کما با خفت، نرسد به جادوی آسمان بود که بر کمال احوالش ملک نمی آید در یک گوشه و در وقت مطلوب خود صحبت داشت با وجود آنکه از فرزندان آن سید عالم تمام هر یک زیارت می کردند و از آن آزادانه حضرت در سینه حقیقی می دیدند اما از غرور شیعت و پادشاهت کجهاں پرستی التفات نمیکردند و میندیشیدند که کجا پس هاء شرف از اوج نظام ادب است

مردود ایام بهیاری منوال القضا یافت در اول حال جهت محافظه از سه ماه یک مرتبه در روز گنبد در اطراف خادم سوزن مثل اوقات زیارت گشت - ازال وقت آنحضرت است و در سینه پیکر خود حفظ میگرفت، با اتفاق حسن است که در ماه محرم که شب عسکری بود سید جمال اگر صاحب سجاده با جمعی اشراف اعیان آنجا رسید چون رکعت نهم آن هنگام است که در سینه صاحب سجاده خرقه حضرت سلمان در بر می کشید، شش سبزه آب در کرده بر سر میگردد، و صاحب سجاده دست خود بر آن می اندازد و دیگران هم بدان سوا خفت مینمایند، و در میان و پیش پیش سر و گوشه بان زیارت فرمایند مبارک می آیند، در این ضمن علی که از اطراف جوانب زیارت می آمد بجهت نام زیارت آن سبزه خرقه میکند -

بهنگاه از دهام گرم میشود، اگر در آن حالت سماع میکنند - السلام عند الله - <sup>۱۵۵</sup> خواه بر ما باشد خواه بحقیقت، چرا که ذوق سماع بر چه چه آنها جلوه مینماید بهر حال به نسبت آن حالت در آن مقام مقبول است، حضرت در سینه حقیقی که این حال مشاهده میگرد از باده عشق جوش در پائ ذوق نوشان عزم زیارت خرقه مینماید، هر چند که از عادت معهود آنحضرت است خواه است که بر اثر حالش مطلع نشود، اما به اختیار جذب در گرفت در وحید در آمد، هر چند در آن انبوه کس راه نماند، که لبرف زیارت خرقه رسد، هزار بار تازی افتادند، که که را نمی شناسخت، از جلال حضرت در سینه حقیقی هم را سوسه بر بدن خوراست، پیخود مشرفی مینماید، چنانچه در میان فصل وسیع راقعه کرد، آن حضرت زیارت خرقه رسید، صاحب سجاده با جمیع اکابر ادب را احضار فرمود،

عالم در آن وقت تبارک حسن لا اله الا الله محمد و آله و سلم را می بیند و در آن حال بدین معنی گوید یا بودند و یا نبودند  
 با زبان پویا در آن وقت سرگرم شد، در آن زمان زبان حال بدین معنی گوید یا بودند و یا نبودند  
 یا رب این طرز استه دین از کلام حقین است - که از کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 یا رب این طرز استه دین از کلام حقین است - که از کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 ۱۵۶ از کلام حقین استه دین از کلام حقین است - که از کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 کس نیست که افتاده آن را زلف و دونه نیست - در راه کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 در راه کلام حقین است - که از کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 از سخن یک پیکر کامل حضرت در ذوق کلام بود از در فیهقان همراه استماع افتاده که در آن  
 روز فوق از حضرت کلام است - که از کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 خوانند، از آن روز به بعد ایمان شیفته جمال آن پورساف موصلی گشته، تا استقامت آنجا  
 هر روز بجای فرست حضرت می رسیدند، انواع فواید حاصل می نمودند، بارها با لطف نزول در خانه خود  
 مخلص می شدند، اما آن حضرت با انواع مستحسن که کور است، بخاطر آن بزرگان راه نیافتی، بلکه  
 می فرستاد، دو هفته کامل جاور استند بر دو بعد از آن بزم است سلطان الواصلین حضرت  
 سرافرازان در رمضان قدری کرده متوجه شد، در کتب آنجا از مواصلاحت روحانی ملاحظه  
 شده اراده تمام حضرت بجز جهت زیارت کثرت الاعظم شیخی الوین علیه القادرجیدانی بود که  
 کرد، در آن زمان راه زیارت سلطان الواصلین سید است - که از کلام حقین است - که از کلام حقین است  
 از آنجا بسختی عورت بود، که در حضور از طرف آن حضرت فریاد می کرد این اهل الله حاصل بود  
 از آن جناب نواز می شد، به اندازه بحال فرخنده حال خود میزدول یافت، بعد از آن بیست و پنج  
 نزول اصیل فرمود - هر چند اراده فرمود است اما اولاً اول دوم و سوم دانست که گفت عیان بود  
 ۱۵۷ بصورت وحدت آباد و سلفی است، فاصد است گام بیست و یک رسید که حضرت بگردد است  
 سخاوت است که لطف خودم خودم در آن استمانه را انفاخری گشته، از این نیم نوید حرام  
 خزان رسید به مهاجرت راتش در فیض رسید است داد

جاء البشير مبشرا بقدومه فعلمت من قول البشير سرورا  
 والله لو صنع البشير محجتي لكانت من ذاك البشير ا  
 لربنا صبى ناظر يك فقلته جلد ناظرى وما سالت كثيرا  
 بر یک از آن طرز پیر بین نمی بینند، کاتب حروف از کرده فرمود آن حضرت بدین معنی باز  
 مشریم گشت

خبرم کاتب بر او رسیده خواهی  
 بخبر است تو ندیم مگر نیازند  
 اگر در صحن لبان چه شد از تو نوزاری  
 بجز خودم و نامم زیاد بجمیده خواهی  
 سوگند ترس که بجز تو دل نه بدیم  
 اگر نه باور آمد خود نیز دیده خواهی

داری از

عمر گوش نیوشی در پی دم خوش نغمه ازین هم دیگر شنیده خواهی

ایضا

در چمن چو تنگ طفا و حمید ن گیرد  
 سر و ناز از سر تو عظیم خمیدن گیرد  
 بیقرار این دل عشق تو در باغ  
 باد بر زلف تو بر کا و زین ن گیرد  
 با چنین حسن دل آرا چو در آئی بچمن  
 سرو و پیکر بر کاب تو دو پیر ن گیرد  
 عطرافشان شود حسن صغور از تنگش  
 نقش زلف ز صغور چو کسب ن گیرد  
 بلبس از سونق عنادت چو کز نغمه شوق  
 نکل همه آوازش شود وصف تنفیدن گیرد  
 دانند در نشود اندر صدف از حسرت آب  
 حیدری در تو کز کج خیرین گیرد

۱۵۸

ازین چهرت در راه حقیقی چون دولت جاودانی للال کرامت بر صفای همواران بختا فی انوار بخت  
 اما از بهیب سر مانده در مسافت بیدون سیاهان شب در روز صحن و صحرای کز در اینید بدن مبارک  
 حرارت تب دشت لیکن که بر احرار الشرف و خوف نیافتم از لبره مبارک حرارت تب ظاهر میگشت اما  
 کعبه از ادب بوضوح نمی برانید و نه مشرفن احوالی تم دو چهار روز بر سر شمال انقضای یافت و آخر  
 حرارت بعد از اظطر رسید و فزادان تنق عصمت تکلیف محال صحت نمودند باد و سه حاره تکلف آن  
 گشتند از انجا که صحت خرافت مزاج حرور در دست دو افا پاره نکرده عارضه بصفای انجامید با وجود که  
 حدود مرض خود از گرمی رسید انتومی فهمید کرد و اکتفا مواضعت نخواستند اما بموجب مقرر  
 مختلفا هر با خلق الله از گفته کرده فزادان سر بلخی پیچید که در علاج در پیسی می آوردند  
 ن نوشیدند مرضات الهی را می و ش کی بود مرض به نهایت رسید و صحت ترک الفواحه علیها خواهد  
 و مشورت لومی خوابی رقاد

درین اثنا شب که حضرت رسول صلی الله علیه و سلم رسید کاتب حروف که بجای در آستانه بود شربت عسل پر داشت  
 دقت فاخته و روشنی چراغها بچرخان رسانید با وجود باطل فاقها و متواتر حرارت تب از غایت ضعف  
 کلفت چشم زدن و سخن گفتن نداشت چشم پوشیده از شربت فرود آمد خود را حلقه ثواب فاقه مژگن نهاد اما  
 سرجب آستانه آمد و فریاد طبع با تکلیف تمام آن صدر رسد ولایت را به صدر بجلدش پذیرفت و پیش فرمود  
 یک از در بران خالص با اعتماد که بجهت فریاد طبع آن حضرت وضع نمود در این سینه آینه پیدا کرده بود  
 در آن وقت لیکر نداشت گاه گاه خالم مبارک حضرت از آن در بزرگ ذوق تمام میگرفت همیشه  
 در خدمت حضور اقرب در دست دو چهار آستانه بان و کرم در آن فن تکلیف در صحنیده سرجب انوار  
 آن حضرت در آن وقت بهر آن ابراهیم نموده حضرت را در آن حالت که ضعف بدرجه کمال بود لذت و ذوق و غیر  
 دست داده حاضران را سوسه بر بدن خلاصت و محفوظ الحفظیت میگفتند که درین وقت ضعف که  
 کلفت دم زدن نیست ازین کاع حالت بجا رسد و این نداشتند که

در وقت

۱۵۹

کشتن با خنجر نسیم را هر زمان از غیب جلال دیگر است  
 آری محبوب الهی را در آن ذوق و سبب فوت زیاده می که حرارت مرضی از این کویا که آن ذوق  
 معون و فوج مزاج بود بفضل الهی صحت کامل ازان وقت نصیب خراث با برکات آن حضرت گشت

الحمد لله على ذلك - آخیز کیا عالم اس وقت سبستان ولایت را از طرف حرم زخم زد و کشتی محفل

مکتوب

حاجت خیرش مصون داراد، بمنزله ام در پس و لاکه آن حضرت را صحت حاصل گشت برادر خود شیخ  
احمد شاه را در آستانه کچه روضه بناست شدید عارض گشت، با وجود اطمینان جهت معالجه حاضر بودند،  
۱۶۷ اما تشخیص مرض بوجه منتهی نرسیدند، گشت عارضه لاحق گشت نامی مستعدان خانگی و غیره مردمان گشت  
بدعا الشفیة الشفیة یصلونهم، در فرار گشت ندم همیست لزوم حضرت در شد حقیقی نمودند، اما حضرت  
موجب امر الهی مشاطل بود - بعد از انشاء شیخ خرمه مکتوبی در جواب نوشت، انشاءت داشت، شیخ حضرت  
خدمت کسبیل قدس سره را در معالجه دریافت بفرمایان مبارک فرمود که شیخ احمد شاه را عارضه سخت لاحق گشت  
اگر فرزند که ابوالنزهت بسیار در توجیه فرمایید با امر الهی صحت کلی داشت دید، آن در بزرگ این شعبه بر مرض  
رس نپذیرد و دیگران هم آنها رنموده، غامد مان مطلق الکلمه لغزوم حضرت در فرار گشت نمودند، آخر در فرار گشت  
ما حاجت مکتوبی گشت - حضرت باستانه کجی که توجیه فرمود، آنرا انجا که فرمود در اولین توجیه فرمود  
گشت، همیاست قدم مبارک آنحضرت صحت کلی داشت دار، الحمد لله علی ذلك -

فایده - السنه فی العیاده ان یغیب فیها فینعود ما ترک یومین، و یسحب ان  
یجلس عند کتبه المریض دون راعده ولا ینظر حینة و لیسیرة و لیکون بصیرة الی المریض  
و لا ینظر النظر الیه و لا کل النظر فی وجهه - و فی الحدیث نام عیاده المریض ان یصنع احدکم  
علی جبهته او علی بده فیما له کیف هو تمام شیئا کم بینکم المصاحفة، و من السنه  
ان یامر المریض ان ینعوله، فان دعا المریض لرعاء الملائکة و لا یقول الا خیر

۱۶۸

عند المریض، فان الملائکة یومن علی ما یقول و ینعوله بالثناء و شیء القدرت ما من  
مسلم یعود مسلما فینقول سبع مرات، اسأل الله العظیم رب العرش العظیم ان یشفی  
۱۶۸ ان یؤمن قد حضر اجله و یقرأ علیه سبع مرات اعوذ بجزءه الله و قد رتبه من شریما  
احد ما حاذر انتهی -

درس ولای آنحضرت را خطوط طوقه الا کاب و الا کراف بیان گشته ظهور مکرر من قلم المکتوب  
و الا افراد سراج اللذذ و الیمن حضرت مکتوبه فتم مکرر داشت بر آنکه حضرت در حقیقی از ارزش یافته آن جناب  
گشت تو اثر بر طلب آن حضرت رسید، آن شب که الانام از راه نوازش در اکلم بر ستان کاتب حروف عیادت  
گردد، بر مکتوبش اطلاع حاصل کردم جهت صلح جوایش از کاتب حروف گشت که در بنام لاجون  
بفرستاد

بعضی رساندم - محرره  
چه خوش که طالب صادق رسد بطلب  
رخ مراد بر پند بر کاتب  
ادب بپسند که خود جواب مکتوبی  
از چه حضرت در حقیقی صلح این مقدم بکنایت رسیده بود در ایشان چه جواب بپسند چو کاتب حروف  
اس بر دو بیت بعضی رسانید بنابر منبسط در فرحناک گشت، دعا بخرد چو کاتب حروف بر زبان  
راند، نظر بهت با داده مغرب گشت، غره رجب سنه پنجم از مکتوبه چهل بجری از وحدت انوار بر این  
لصوب الایام دستو جگر دید - با وجود صوم الدم بر شدید مکتوبه بر خود اختیار نمود بر مبارک

نزول اجساد می فرمود بگویند تو جنت او مردم آنجا از انواع طبیب خود کامیاب میگردند، از آنجا که  
 آوازده حسن یکنفر و کورسته نشینی او همه جا فرار رسیده بود و نزول بعد از آن با پیش سادست خود ۱۶۲  
 داشتند هر یک طبیب خود مطمئن می کردند، و برادر خود می رسیدند، چون در اجود پور به جهت زیارت  
 آرسو زمان آنجا چند وقت کرد، با کاپی آنجا از مردم رفته نشینان طبع گشتند، هر یک جدا گانه در حرات  
 قدم مبارکش اشک کردند بشرط معادرت از آنها عذرت نموده از آنجا نیز استعدا منزل مقصود در پیش  
 درخت، در اثنا راه دلیل راه گم کرده آنها جا گذر بجز منی یافتند در سکن سینه آن و قطع الطریق  
 بود که کسی از آنجا بگذشت شکیله شکر بر نیتان حقیقت حال بجز من رسانیدند که این موضع سکن  
 مخالفان است، معلوم آنست که درون فریب مردم حضرت از سر حقیقی فرمود که چون فریب با قدرت  
 قدرت حق است هر چه با یزید و بهمان دم مردم عثمان غزلیت مجبور فریب معطوف ساخت احد و  
 رفیقان که طردم را کاتب عادت انساب بودند، از حیرت و کلوخ مستعد عمارت می رفتند، با اتفاق حسن  
 دلیل راه مرکب خاص را بجان برنجس آنجا رسید، جامع معبودان فریب بلند بالا مسلح نشسته بود  
 از من بره این حال که به محنت صید در دام افتاد، رخ بر یک از من دیدی بر افروخت، همان که حضرت در کتب  
 فریب رسید نظر آنجا بر حال کولا پیش افتاد، پیچید بجز من شتافتند، رمان خود را از سودا که پیچیده  
 نهی ساختند، جو اضحی نام از سر برت و طعم پیش آنجا شدند، از امتحان سبب اشک نمودند، از آنجا ۱۶۳  
 نیز بر وعده معادرت پیشتر توجه فرمود، رفیقان از من بره این گزافهات آنحضرت غایت متعجب شدند  
 از آنجا بعد و ایام بمنزله رسید - بجوامع مظلوم خود خایه گرفت - یکلاه کم و بیش آنوقت  
 به معادرت از من طبع افراز حضرت که فتح محمد ادام الدشای در جانه کتب سعادت ابدی حاصل نمود  
 اگر چه از من نسبت پیشتر جزم داشت و قطب الاقطاب هم در بنیاده پاک خاطر حضرت در شد حقیقی نیم  
 رضا بوده، اما در بین دلاغر الفین کاتب حروف بنیاب ولایت کا قطب الاقطاب و در هر صاحب زادگان خود  
 برج ولایت مشواتر رسید، حضورش آنکه مستطابان آستانه بگذشت حضرت از سر حقیقی جان طلب دارند،  
 مظهر قدم حضرت در شد حقیقی هستند

محو خودم آنم که سر اندر قدم با گزیم - دست مقصد بسردان دلوار گزیم  
 گور دست سوارم زره نازین - نقد جان در قدم ز لب دجا گزیم  
 عقد کار من از حوت نکت دکنی - بر سر سوالی در کله جبهه با زار گزیم  
 گر صبا نکت زلف ترسانم - خاک پر خلخله و نافه نانا گزیم  
 مستی عشق کجا تا بهم از بخشم مار - تا یک منت این خاطر نیز گزیم  
 فیض مروج ز مقصود دلم شاد کند - جیدر ای این نکت چند نبار گزیم  
 بعد از عارض کاتب حروف مشواتر بنیاب ولایت کا قطب الاقطاب بدخواست مشرفه قدم از سر حقیقی  
 رسید بدرج احاطت سفرون گزیم - حضرت در شد حقیقی بالعت و امانت بسیار بصورت ۱۶۴  
 رخصت یافت عالم بجا وقت آن بسبب الی سینه بر بان و چشم گریبان زبان حال این مثال میگفتند  
 محروم بیکد آن خلف نبرده نفسا - چو در شهر بار عجیب و غریب

از نغمه‌های آسمانی

دو آنی پر مغز که کامیاب  
فصل این روی شایع حال از غنا طر راه بسدات  
آن مرشد الانام کاتب حروف و جمیع مجاوران آسمان را از سر نو حیات جاودانی بخشید، بدین سیر از کوزه  
بهار ممتزغ گشتم - لمره سه

خبر رسید که آن سه سوار می آید امید بسته امیدوار می آید  
بشارت است که روز سعادت امروز که بخت خجسته جهان کامیاب می آید  
نویز آهنگین آه آهوان صحرانی که ترن شیوخ بر آواز شکار می آید  
سوزند از سر تعظیم خم در دو دیوار که حرمت تهنیت بر آواز شکار می آید  
مگر که درین راه ابر التوت از صابح قرب باستان خود کامیاب می آید

بهار

تا بر خلدی ام سببان العظیم روز یکشنبه کن حیرت الهی با جمیع مخصوص کالبدی فی النجم تابان آسمان  
را با نوا خود منور گردانید، تشنگان بادیه خزان را با نزال وصال سپهر آب ساخت  
اهلا بمقد ملک الشریف فانه فرح القلوب و نزهة الابرار

۱۶۵

درین دلا که حضرت مرشد حقیقی باستان شبر که وحدت آباد میبوس نمود صاحب زاده دلا که در دوح  
ولایت ابوالفتح سعید الدین که برین شش سالگی رسیده بود، ازین عالم فانی در ششم ماه رمضان  
سنه یکصد و یکصد و چهل برودت و ضوالت شتافت، دل و کفایت بر اغماتم حمل برونه در آتش  
گرداخت، خبر حضرت مرشد حقیقی رسید، بغایت خوشی بر چهره مبارک جلوه گرفت - آنچه نشان شایسته  
چهره گامی ندریده بودم، این شکر از روی استغفار و بلند بینی حضرت مرشد حقیقی بود، در ایامی که  
حضرت مرشد حقیقی یک نهم سال کامل در حضرت جلوس داشت چنانچه در ادواق مسابین ذکر میافند کاتب  
حروف که هر روزی یافته و تلفظ می افروخت بود از استداد ایام فرانی متخل شکیبائی نشسته از غایت  
پندی بد قراری خراز خود داشت، از نشاء و شوق سرگشته بلبل وار بر تریب پندی مشغول گردیده، دو سه ازال  
درین محل ترتیب می نماید سه

مشقان آفتاب جمال تو مانده ام - چرا که در هر آن وصال تو مانده ام  
آشفته تر ز سوخته بهیتم بود تو - چنین آرزوی خیال تو مانده ام  
مای در آب تشنه نماند یقین تریست - خوش مایم که تشنه زلال تو مانده ام  
یاد آن زمان که بود در امانت صمیمت - فون منتظر زبانه مقال تو مانده ام  
دل خستد از فران تو انتم چه حال است - از حال خود گذشته و جمال تو مانده ام  
نگی در نقاب غمچه دل آسوده و بیبار - بلبل زرد در بجزرت غلطکال بزرگ خار  
در بر کجا ظهور تو زلف در بود - شبیر نیازی خیال و بافت شکر بود  
در سحر اعتکاف کند جلوه پر گفتم - بپتوبیال در از سیمش خبر بود  
گو یار آشناست نقاب از بر آید - این نکته که بنیز خود معتبر بود  
بر صبح آه ما بنگد میرسد ز شوق - لیکن چه حاصل است اگر بجز آن بود

۱۶۶



عشق است غفل و کثرتی در عشق است چه در کس - آنکه از این بری است یعنی کور و کور بود  
از دست برود بجز نود ادم شکایت - مروض دایم از حضورت کز بر بود  
این جبرائلم فکر که کنیم خواستش حضور - خود گیسیم که این کسیم در نظر بود  
آنجا بود که مرغ تویم غنچه پر - آنجا بود که مویش در آن خنجر بود  
حق قسمت تو خوردن خون جگر نمود - بجزش نصیب نیست ز وصلش ترا چه کار  
سرست ذوق گیسوی مشکین دلبرم - تسخیر جمال دوست بر وصل است به بریم  
آسوده دل بخویش نماند کند نگار - آنگاه نیست بار از این سرگس ترم  
دل را خیال بود که از وصل بر خورد - لیکن شکایت کند از بخت ابرم  
پر سیدم از صبا که ترا نکند از کجا برت - گفت از غنچه گیسوی جان مطرم  
نقش در لوح منم سزده شد - تا جا گرفت است خیال تو در سرم  
کز از جناب دوست دم از دوستی نماند - خاموش چواری قلم از شکوه بازدار

باب هفتم | مشتمل بر سکا تبات که آنحضرت بجناب خود نگاشته

دو ایامی که آنحضرت در خلوت یک نیم سال اعتکاف داشت کاتب حروف امین دو بیت  
مروض در کتب و در خوش است شرح آن نموده آنحضرت در جواب این مکتوب رحمت نمود  
مکتوب اول - بجانب عزیز و دلباختان ائمه شیخ شمس الدین دام مشوق و ذوق - از این فقره کاتب  
حروف دعا و خیریت دارین مطالب نمایند هرگاه که سلطان عشق گفت کنز ما مخفیست از ذوق آن شهزاد  
ببرده جهان آوردی خود بر آورد و جمیع صفات خود پیدا آورد و هر دو کاتبان مکر خان اعیان ثابته  
از آینه که جاس و حاصر جمیع اسماء الهیه نظاره نماید از احوال و احیث چه شنیده و توهم گشت  
لطیف و کثرت حرف، کثیف در کثافت نزل کرد، آنوقت علامه با گرفته مسمی و بنامی گشت - چنانچه  
دو اول مرتبه از نور نار شد، و در ثانی مرتبه از نار با و در ثالث مرتبه از باد آب و در رابع مرتبه  
از آب خاک، و در خامس مرتبه از خاک منظر انواع گوناگون آینه وار گشتند الخ بنیاد آورد، چو آینه  
به جلوه بود، از لطیف که همچنان لطیف مانده بود، بصورت انسان لطیف فیه من مروج و روح و بلا آن  
آینه و عالم گشت، ان الله خلق الاحم علی صورته چون کون انسان نام شد، نظاره آن عاقل حقیقی شگفت  
گشت - و مواجیح بمنزلت انسان العین من العین انزل ان الذکوات خود را در آینه سید و علم کند  
که من من الاینها الی الاینها و مانعی البین که از کجا بجا در میان کجا آمد و چه چیز است، و بر آن چه آفریده است  
چنانچه نزل نمود از مراتب تنزلات مروج نماید از <sup>اصناف</sup> صنفی سزده مرتبه از اوله سون در مقام <sup>۱۶۶</sup>  
و مراتب که مروج میکند یا علم و مراتب که او را حاصل میشود بزبان آن مرتبه و مقام کلمی کند، و بر این  
از حق من بر نفس خود را شناخته باشد، و حق من از آن صفات و احوال خود را شناخته باشد  
من عرف نفسه فقد عرف ربه، پس حق آینه ان بن شد، در دیدن او نفس خود را، و ان بن  
آینه حق گشت در دیدن حق احوال و ظاهر را که او را، پس هر که از این معرفت غافل ماند <sup>العین</sup> خرد را از کجا

سوفت موزہ اور ان گنت پروردگاریں سے ملاقت حضرت پیرہ یافت از قول اول ساکت مانده، مکتوب واپس

تسخیر لاهوت شمسہ در حال بختی از اول زدی منقاد خود را با پس قول بریز ساخت عن

من آن وقت بودم که آدم نبود که آدم عدم بود حوا نبود

من آن وقت کردم خدا را سجود که ذات صفات خدا هم نبود

که ترجمہ قول کنت ولیا و آدم بین الماء والطين کہ آن قول ترجمہ کنت نبیا و آدم بین الماء والطين

برگراشت بدہ این شامہا است اور این علم عین حال دہر کہ از پس منازل اجنبی است نزد او محض قول و مال

سین کنز محمد پر عشق لب کن اے سوخته صندل پر نفس کن

مکتوب دوم - عزیز الوجود طالب صداقت قرین شیخ شمس الدین دعای عزیز شوق و ذوق مطالعہ پند -

آرٹو

برگاہ سخن عاشقان نماز میشود از سر نو جوش عشق شعلہ میزند، سوخته تپہ دار در

۱۶۹

خانہ کس استخوان شکر زرد، و روح در رقصی آید، تا اعلیٰ علیین کہ شاکا اصلی است پروانہ گلند، اما چو

در کنگرہ تن اور ایام مسود و مقیدہ دستسب گردند باز مانده در خاکدان دنیا با ب و د از نہیں ختم مجرب

کریمہ ان هو الاشیخ محمد ربہ بہو الی نعمہ انا الیہ راجعون پرواز میخایر - با وجود این

قدر سوز و گداز بے اختیار ذکر بار بر زبان میرانند، با وجود کہ اشفا بظہیرت میداند اگر چیزی غیرت

در عالم صحو مانده در عالم محو بیچ اختیار باقی نمی ماند، نیز غیرت و وال دیار دخل کردن نمیستواند -

اگر کافر زین آگاہ گشتے چو در دین خود گمراہ گشتے

مرغ بعد از خری التکالیف عزیز الوجود بر ایشہ بیت عاشق سر سبز حضرت شیخ فرید عطار فرمود

بود، بر بار فقر تغافل نمود کہ کلام عاشقان بر ملا گفتن، با کس روانیت - ما دام کہ آنکس بر سر شکر

نرسیده شد - در پس ولا کہ تا بہر چه بازم سبحان العظیم است باز التکالیف در جواب عشق زخم، اگر چہ غلای

فرصت بشری و بیان حکایات نمیدمد لیکن بغیر وقت پاک خاطر آن برادر کام ناکام تعبیر کرده میشود،

کہ مراتب حضرت الوجود یعنی ذات ملکی بے شمار است، از ان جمله ہفت مراتب کلی است - اول

۱۷۰

احدیست یعنی مراتب ذات من حیث حوصو بے ملاحظہ نفسی و اشبات صفات ملک، بیچ ملاحظہ در حشر

دخل ندارد، محض ذات - دوم مرتبہ وحدت یعنی مرتبہ ذات من حیث قابلیت محض، جمیع اشیا -

ستم مرتبہ واحدیست - یعنی مرتبہ ذات من حیث علم ذات و صفات مع قابلیت جمیع اشیا - چہارم

مرتبہ ارواح یعنی مرتبہ ذات من حیث ظهور نور - اگر چہ درین ظهور صورت و شکل نیست اما ظهور اول

است - پنجم مرتبہ عالم مثال - یعنی مرتبہ ذات من حیث ظهور اشیا و کلمات مختلفہ لطیفہ - ششم

مرتبہ عالم احیاء - یعنی مرتبہ ذات من حیث ظهور اشیا و کلمات مختلفہ کسبہ - ہفتم مرتبہ انانی یعنی

مرتبہ ذات من حیث ظهور انواع متعدد جامع جمیع مراتب -

اگر شرح صحیحان این ہفت مراتب و اسامی و نسبت سمانی، ہر یکے نام علم بطول

انجام، در وقت خلق می افتد، لہذا اختصار نموده آید - ایمان ان ظاہر اگر چہ در مراتب از ہم مراتب

افادات ملکی الہیہ و نور آہر لیکن بالکلیت از ہم مراتب بذات ملکی اعلیٰ و اقرب است چنانچہ ختم درخت

استقامت و ظهور جمیع شاخہ برگ دارد، در اول ظهور سنبل آرد و کلبہ نہال، لہذا برگ و شاخہ و گل و پیر،

و بر دو آخر ترین ظهور نموده است، اگر چه این نعم بعد از آنکه از آن نعم اصلی است، بعین بیان اولی و اقرب  
 از دست بکسب این بجای آوردن از جا بنده آمدن با ظواهر نمود، آنچه از آن نعم اصلی ظهور نمود، همچنان  
 از این نعم نیز، پس انسان کامل بهم در عالم اجسام مانند نعم است که استعدادهای ظهور تمام عالم دارد و در  
 اصطلاح صوفیه انسان را برزخ بنویسند که نسبت بوجوب و انسان دارد اگر چه در انسان نسبت  
 اغلب و اکثر دارد لیکن بوجوب کل شئی بر وجه الی اصله رجوع باصل خود که ذات من حیث الذات  
 است میفرماید که در اصطلاح عاشقان آنرا اقرب میگویند و آن بر دو نوع است یکی قریب فی النفس  
 که ذات و صفات انسان در ذات و صفات حقیقی خود محو شود - آنکه بعد از آنکه حقیقتی  
 چنانچه کلام الهی و ما همیشه ذکر حدیث و کلام الله ری، بران قریب دال است - دیگر قریب فی الواقع  
 صفات انسان در صفات حق محو شود آنکه حقیقت و بعد از آنکه حقیقتی حقیقی است که باقی بقرب العبدی  
 بالخواصل کنت سمد و بصره الخ بران قریب شمر است - حال کلام آنست که در بعضی شایسته همواره  
 شیخ فرید الدین عطار از صفات بزرگوارانه از آن است که در این عالم عروج نموده  
 محرابه و احدیت و وحدت و احدیت رسید و جز بقریب تو اهل او را در برود، بموجب اخاتم الفوق  
 خصوصاً در بیان حق بهترین این نعمت را از کسب است

۱۷۲  
 من خدا ایم من خدا ایم من خدا - فارغم از کبر و کینه و از هر  
 فکوری از فکرها که مرتبه احدیت و وحدت و احدیت است - اما کس را که این بهره این را از  
 نهاده نرود و این شرح بیان حرف و صوت است - شنیده که بود مانند دیده  
 مردانند که خود من دیده بر بیان دیگران التفات نمایند -  
 کرد نام پر چه میگردی - در حقیقت یا کس که مردی  
 بی بیات و بی بیات چه میگویم چه میگویم که درین زمانه ناگفته و نا نوشته هم -  
 مکتوب بگویم - - صورت ایام مهاجرت عالم ظاهری هر چه نوسید کمتر است  
 که و بدست این عرض یارب که کس که شایسته شود خاطر جمیع ما زلف بر این  
 حقیقتی از فضل عظیم خویش از دیده نهفته از میان بر آورد و بکلان حالی پدید میسرود  
 و سببش گردانند، بخند و کمال کوه صرع است و صلواتی دانی و ایم نماز اول بانی  
 باید که در یاد الهی مشغول باشند و کارش را روز بروز در ترقی دارند، جمیع وظایف و اشغال  
 بجا آورده در مشایخ و مجاهد و مراقبه ذات بموجب این استخوان تو افتم و جبهه الله محافظ باشند  
 هر چه از جنب ملاحظه و حکم و ذکر و اکل و شراب بکنند برای عند الله و حسب العاقبت نبوی میگویند  
 و بقیه بعبادت کنند، نه بر نیت تندستی، نه بر آن شهوت و شهوت خلق و نه تقاضای نفساناره  
 و تمام کتب پیدا باشند، تهجد و مواظبت و صلوات الهی که مصلحتاً بین دل است، بجا آورند و در قرآن  
 که حمد و تکریم رحمت است تا نماند بکنند، غرض هر چند که ریاضت و مجاهده لازم باشد تا نمانند،

۱۷۳  
 صلوات و تقرب است و در همه حال از خدا الهی راضی و خشنود باشد، هیچگونه  
 ملامت یا طراره نیابد - و قدم بر قدم کفایت نبوی صلی الله علیه و سلم عمل نموده باشند، از خلق طمع و توقع

روزانہ نماز بخون پیچیدگی، و بیچ خود، و نواہر شد، ہر چہ نسبت از حق است، ہر چہ در حق  
 خدا کے قہری مجرم، افعال خلق و خون در بیان محض و ہم و ہم، و س ہر چہ خواہد از خانہ، و ہر چہ  
 ہر آنے خانہ، از قبیل واقربا و دوشو آشنا و مدعی دشمن نماندند و طبع وقوع از ایشان نماندند  
 بر فعل اللہ با لیسار و ہر چہ ما پرید - ملاحظہ نظر آردہ دوراہ توشہ لغو و گرفتہ روز از کربلا  
 راہ را علی کنید - و آوازہ حل من مزید - برزند، دایما محسوسہ بافعال خرائش باشد - حق قہری  
 دوازده ہزار دم تحت بالسان علی کردہ کہ از او خود ہر دم و دگر حیات چون بری آید نوحہ دوزخ  
 و دوازده ہزار دم در شب، پس جلد بست و چہ ہزار ہر دم و ہر دم کہ روزانہ در وجود انسانی طبعی  
 می باشد، سائر صادق و طالب صادق از یک دم غافل نمی شود پس از ہر دم دو بار اولی شکر دوازہ  
 سلطان مینماید - اقل آنست کہ بست و چہ ہزار بار وقت معین کم ذات را حفظ و طیف خود نماید  
 کہ آن جود چہ ہزار بار شکر کہ بانام ہر سر کہ گویا چنان باشد کہ ہر کجہ دم از آن گاہ کہ از  
 غفلت کلیم بیرون نرفتہ - ہر فیصل در دے دویدہ کنند - بہمات بہمات حقائق عشق  
 الہی در گفتن و نوشتن نمی آید - بار با خاطر بخوش می آید کہ از ارادہ الہی جان شناسد و در پائے آستانہ  
 نبوی سیم اما علم بر خود سوختہ میشود و در وقت باین طراوت سگزار در

۱۷۲

انست از ملاز خود تپان خورشید کو شمع شکر خدا کہ سر دلش بر زبان آونست  
 انسوس صد خوشی من بجای پارین جائے اے فلک این کہ ام قانون است  
 جامع المستوفین سبب عشق پر بار زد کہ پیردہ معارف از میان بر خیزد از ہر ہر و ہر  
 است عرض نموده آید، ای عالم بگفتن و نوشتن و است نمی آید بیک از سینہ بسینہ کر آید  
 ماکل ما تینی المرید رکہ تجوی الریاح بالاشتیج السفن  
 اگر میخواہد کہ بہر بند زود در ملاقات جستانی شود بہر و اولی آتش عشق حرقت بسیار کنیو  
 نہ شدہ کہ کشید نہ دوم سر آونست ہر جا کہ سوختیم غریبانہ سوختیم  
 عرض مضمون معصوم است کہ عشق پر بر اولی آن و حیدر کا صفت اسرار لایزال و آن فرید خازن کلمتہ ہائے  
 ارادہ ہر ذرات متعال غواص بحر حقیقت آن صدف در دریا طے لقیث غنی الحال متقی الحفال میشود  
 و طرہ وصل چون شود نزدیک آتش سوزی تیز تر گردد

۱۷۳

ستلکم ما لہ الی یوم الدین واحد یکم الی السبیل المبین - آمین یا رب العالمین  
 کتاب مکتوب چہ نام بہ الحمد لمن کان کنزاً منصفیا فاجبت لظہور خلائقہ فی اعیان صفاتہ  
 مت بر حقیقی در جہ احدیت برد کہ آتش عشق خود گرفت، حجاب از میان برخاستہ حال معشوق  
 کثرت وجود در دیدہ اش ز بہا نمود، از ان باز رو لہ صراحت ہر اہل سولہ حوہ نکرد، چندان  
 انزائم نمود کہ صورت واقعہ ممکن گشت، الحال بر آنے از ان لیس - جہا جہا جملہ گوی ہر ہر است  
 ما انما عرضنا لامانہ علی السموات طار من و الجبال فاعین ان یحملہا و حملہا الانسان  
 انہ کان ظلوما جعولا - گوشا پہا است حب محبوب عاشق را کہ بر آونست کہ نشان طالب آنا فانا آرد  
 خودی خود از شہدہ بمقصود حقیقی بر دازد، از کفر و ایمان بیخیم خبر نداد و در شہرہ لیس خود خست و انانیت

و حاله کشف و کرامت و اشغال آل جمیع از این نفسانی را از برای معوج و حجاب طراط مستقیم است اند  
از خیال و خطره بیچشم برآورد - و طریقه عجز و ناملوادی را شمار خود مستقیم سازد، ذکر و ذکر  
او را خود خوش گرداند - چنانچه اگر سینه در شسته بد خوردن در آن میدان خرابی بگذرد بهر طریقی که باشد  
خواه که نیک گوید خواه که بد، تا که سپهر نشود آب و طعام نپزند ارد - عاشق صادق را این ۱۴۶  
با کید از ذکر و فکر مطلوب خود سپهر نگردد و بیقرار باشد و در حصول آن از هیچ کس باک ندارد،  
بلکه شکر آنه حل من مزین بسیار گفته بخار صد طامع باشد - هر طریقی که در دست است که  
زن و فرزند خردلی و تاراب و حب جاه گیری و جمیع ماسوی الله را خیال و وصل خود و این طریقه  
که از مرستی مجاز شده باشد با خلاص نیکو شش تمام و سعی بیخ عمل نموده باشد، باقی از همه چیز و همه کس  
بیگانه زوار ماند - چنانچه حدیث نبوی صلی الله علیه و سلم مضطرب برین سنی است، الم نیا کلها ظلمة  
الا العمل و العمل کلها ظلمة الا العمل و العمل کلها ظلمة الا خلاص - مادام که اخلاص  
در عمل پیدا نشود و اصل بحق است - هر طریقی که در دست است که بدون امر مرستی یا به انداز در وضع  
و حرکت کربان او باشد اختیار کردن و چیز که در دست او کرده باشد از و غافل شدن و حرکت  
نمونه و مغرور و حیل آوردن که محنت آن را مانع شود در دست مختار با هر کون است و طالب راجع  
بعل آوردن فرض است، اگر سباده گی و مخدوم زادی بر احوال ظاهری فقر الظاهر آورده باشد  
آنرا علاج نیست - قصه حضرت خواجه عثمان با مولی و خواجه حسین الحق و والدین حسن سنجری که هر کس را  
بسیار شرف رسیده باشد، حالا جنب مغلوب از کوس برآورد بر بظایف و اشغال که جاز اندام او  
شوند بر جبهه و دستار و اختتام ظاهری که فریب نخوردند

۱۴۷

تذکره شکر گریه ماسلمان شوی

شکر گریه نه ناک همین که با زن آمیزش در آشتن بلکه هر لذت نفسانی مثل حبیب شکر و بزرگی  
و صاحب جاه و صاحب لفظ و صاحب سخنی خود را دانستن و گویا باین و یا خدمت که کردن بر آن  
همین که برین چیز نام نهاد و شوم از جمله شکر است، هر اگر کوس و بهوش داده اند از این چیز نام باز دارند  
اند، و کسی را که باز دارند اند بر همه داده اند، این معنی شکر منعم بجا آوردن در میان چیز با غرض شکر  
و عجز و زاری و بیس نهادن ساخته دایم در فکر ذکر مشغول باشند، در هر چه عبادت بگذرانند و گنند هم  
را که دانند، و گمانان خود را از یاد سعت سعت از فضل او امیدوار باشند، گمانان خود را  
از شمار بیرون نمانند و در لاعت که بجا آورند به نمانند عذر تقصیر خود نمایند که خداوند ترا  
نعمت بسیار داد و معین از نهد، شکر یک نعمت بیرون یعنی ایم از کرم و رحم تو ایله و کام بر کام خود  
بگذر بر کرده من سگر از خانی چه شود و از ذره چه نیز و که بزرگی تو بجا آورد، بر سعت و هر لحظه با پس  
گویند و یاد او با یاد برد، یاد گویم کار ساز لطف خود بحال بنده خود کند - و گویا بر کردار  
ما یان آه صد آه است و لبس -

۱۴۸

مکتوب پنجم | عزیز و لها سلامت عنایت نامه رسید، بمصنوعش اطلاع رفت آنچه بر آنوقت  
و استقامت کبر و او قائم بود، از جناب ایند بجان نه جل شان و اعظم سلطانه و علم خوانند

اگر سید عالم غریب خان را که در فیضان سنا امید و دل تنگ نباید بود مردی است که با بزرگ محنت و مشورت و فداکاری  
 که در شان بزرگی که در کارش زمانند یک ذره است و حشمت بیکره و وحشت بیکره و داخل اب پیروز  
 همواره بدرگاہ او نشانی امیدوار باید بود که بعضی این محنتها در عالم باقی میزاید و در حقیقت بنیاد  
 میکند، وقتی که عارف در پس عالم غائی تصدیقات و رنج و فاقه و ضعف و ناتوانی میکند و او را بسببش در  
 خاطر هیچ نه آورده از دلو عشق ساعده فاعلم در عشق خود نزهت هل من مزین زده، در عبارت  
 مردان عارف بود سعی بسیار میکند - ذات پاک او بکنند نمای ملاطفتها را جمع کرده بیکره که اسلاطین  
 به بینند سوخته عاشقی من که من ادراک رنج و ادم اما احبب طریقا درده همواره در طلب عبادت من است  
 سوگند بجزش و کس خود را من نیز بر سر بنده خود عاشق شدم و او را بسیار دوست میدارم، لب ازیم  
 برای این دوستی هزار کوشش و رتبه بلند و در جوار جنت در عالم باقی که این صفتها برای من  
 عالم غائی را گذارشته است، پس آنگی در جبهه در عالم باقی او را بدیم - همبند اوست قلمی و در سوال و  
 صلی اللہ تعالی علیہ وسلم دنیا غائی را عالم دون فرخنده و بخش کردن که همه او را با این اثر فرخنده  
 اگر اندک اسباب دنیا این را میسر می شود، پس هزار عجز و زاری میکردند و توبه بی نمودند و شکر  
 پیدا بر بودند و سناجات میکردند که الهی از من چکنه عظیم شد و من چه در درگاه تو بدادم که با اسباب  
 دنیا و دون شغول کوی از طرف دنیا را غافل کن و از خود بپوشید، از فضل حق بجانم راضی و شکر  
 بوده با شکر است باشند به هیچ گونه و به هیچ وجه دل تنگ نباید بود، و مضطرب نشوند، همیشه در حال  
 شکر و بجا آورند، آنچه در حق حق تعالی دل نماند بکنند همه را راحت و راحت و لذت و لذت و لذت میکنند  
 باشند که گشوده راه دین و مقصود عظیم در پیش حق است، پیش ازین همه اولیای دنیا دینی را ترک کردند  
 نه طلب عبادت ولی عاشق آنست که دنیا اگر پیش او آید از آن قبول نمی کند، هرگز در دنیا زندگی  
 کند، و طلب بهر حال در ذوق و ذوقی بوده، همه جهت از او راضی و شکر باید بود

۱۷۹  
دانش

ما هر دویم جنس و ما یک چشم دوست کس را نرسد چون در چادر ابراهیم

مکتوب ششم :- سب جان سلامت، استداد ایام خزان و در شرف دالام استیاق هر چند زبان خاتم  
 دو لسان بگند از سن نامه صفت قلم نامحرم حواله کند اگر چه محفل است لیکن چه بیاید اگر صد زبان دارد  
 تقریر آن نیارد و حرف کاس و حجب با طرا چه چاره که در نور پذیرش جز است نماید و طراوت و لذات  
 از خیال تصد عاشقان مسائل اخلا با از غیبتش بر خود - قل لو کان البحر ملاً و الکلاحت مرجا  
 لسنن البحر فیل ان تنفد کلمات لولای و فوجنا بمثلہ مدحا - صد اینوز آینه و چنانچه  
 طوی شیراز همه از عشرت شیرین او منتقا خرد و من بجزش ترنم آورده

۱۸۰

جدیدیه مهول قیامت گفت و اعطای شهر کناش است از روزگار هم بچراغ گفت  
 بهیوات بهیوات تا مثل نامی سینه خود پارچه پارچه صفاست و از شکر کجا با آ آیش آید - آنهم  
 ما با نا جنس دویم بر هم آیم که می بینیم از دستان زنی اعتبار و الا نه یار در همه اوقات شکر است  
 پس کن ز جبهه عشق بس کن ای سحر خسته ضعیفای نفس کن  
 آدمیم بر سر ما، عاشق حق آنست که آنا نانا طلب بوی کند از خرابی و پار و پیر کانه و بیچاره

جدا گمانه، نه در این بود و در آنچه جهت داشت دیدار این جهان بود و مطلوب آنرا شماردن که  
 ریختن خونت خوار و رضا او به بود خود بنده از که باک ندارد، سلطان پیروی حضرت محمد  
 صلوات الله علیہ علیکم و آله و سلم راه اختیار کند و مثل بزرگان سلف در دنیا مسافر باشد که از راه میان  
 چیز طمع ندارد نه توقع، خواه سر پا برهنه خواه پیاده خواه آگسند، مد نظر قطع هاست کرده چشم بر  
 راه نهاده خود را بمنزل میرساند که از ضرورت نفع که ادراک نیست چونکه باز اعیان مطلق  
 یک ساعت است برائے یک ساعت با کس دل بند نمی شوند، حال آنکه در راه رفتن خلل پیدا آید - زندگی  
 دنیا هم کم از یک ساعت است، آنهم معین نیست چنانچه رسول اکرم صلی الله علیه و سلم در زعم در جبهه بر بوریا  
 خفته بود، صحابه کرام رضوان الله علیهم اجمعین آمده دیدند که نقش بر پا بر اندام مبارک کن کار کرده  
 لجرض رسپندند که اگر حکم خود در راه خود را بگسترانم رسول علی (سیدم) فرمود که زنده گانی  
 در پس دنیا خانی مثل مسافرت است که بر آید تا پیروزید و خفته فرود آمده دم خورده باز روانه شود  
 پس او بر آید یک دم لغزش محتاج نمی شود و تمام راه زنده گانی دنیا را سید عالم صلی الله علیه و سلم همین مانند  
 گفته باشد ما مردم که اندر دبر رج نقصانیم از آن هم نقصان کرده بیاد الهی که مقصود علم است مشغول  
 با چشم، در مثل مسافرت همه بیگانه وار بوده بگی اوقات ذرا فکر منزل مقصود خود یا خوانند که  
 مانند اویس که پویش و افسانه خوانی که را عن و که را وطن شمار خود را خسته روزگار پیدا کند  
 که اکثر با خوش شده و طعنه زبانه نماید - اگر فرعون پیشی است و نیزید یعنی ترا چه کار خود باید کرد نه خانه  
 باید گفت که در منزل مقصود رسیدن است نه در میان راه در ضلالت بحر و بر گراه ما زدن است و بس  
 فعم من فهم - التدم علی من اتبع الهدی -

۱۸۱

فعم من فهم | جان من ایمان من لبتو - وجود که آنرا ذات مطلق و حقا واحد گویند چون آن وجود  
 بر عدم فیض نمود ممکن شد، از ممکنات وجود آدم و جمیع کائنات است، یعنی آدم عبارت از عدم است  
 و از الله عبارت آن فیضان کریمه وقت و هر ساعت فیضان می شود، عدم فیضان وجود را است و است  
 بلکه هر لحظه در لحظه کس نموده نمودار می شود - و عدم یک است و لهذا آدمی از یک نوع بنوع دیگر می شود  
 چنانچه از طفل بالغ و از بالغ جوان از جوان دو مورد و هر دو می شود - حال آنست که بر عدم  
 لکها ملک کرد و با فیض الهی می رسد چنانچه سلسله چراغ که بر است سلسله نور از فیض دهن و فیض پیدا  
 می شود اما بدین است تا صبح یک سلسله بنظری آید - لیکن در اصل در یک شب لکها هزار سلسله پیدا  
 می شود - از فیض آن چراغ - اگر روشن نباشد پس چراغ های عدم و فاجه چیز با رتبه، همچنان  
 در اصل عدم است و عدم از فیض الهی حایم است که هر ساعت و هر لحظه فیض الهی بر او جاری می شود اگر چه  
 بدین تمام علم یک می نماید چنانچه شخصی را نام نهادند که این زید است، از شخصیت نامی می بلک  
 تمام عمر بدین آن زید یک است و بر یک صورت می نماید - اما در حقیقت آن زید هر ساعت  
 خود دیگرگون می شود که بر هر ساعت فیض الهی  
 که را شخصی در لحظه است به بنید بعد مهاجرت در پیروی یا در جوانی به بیند نشناسد، زیرا که او  
 بصورت دیگر شده است، پس تحقیق معلوم شد که هر ساعت فیض الهی بر آدم یا از اشیا ممکنات اشیا و غیره

چون در یک روز  
 فیضان  
 الهی بر آدم  
 جاری شود

۱۸۳

چون انما فی فیض کفر و عدم فیض یک عدم است ، پس انبیا و پیغمبر الهی را اولی نامند و اولی را آدم می نامند و در اصطلاح مفسرین فیض بسیار شده و آدم که عبارت از علم است یک نام است و سوا الله گفته و آدم یک درست شد تا الله نامند ، و همچنین میساک محمد نیز است که اول الله است بعد از ان محمد پس در جبهه کتبی می باید یعنی بر عدم فیض الی ساعتی و غیره که در کتب و کلام میسر بود فیض کلام مدینه و علم بر پرستش را یعنی فیض فیض موری در یک وقت زنده در مرتبه میسر و فیض الی در یک روز از مرتبه میسر بود ، پس فیض موری از فیض الی در تمام آدم است ، پس الله که محمد نیز آدم یک در گفتن و است که در چنانچه بزرگ فرموده است بزوارم از آنکه خداوند که تو دارای هر کس از آنکه خداوند است - فیض من تمام

کتاب هشتم | شکایت ابابمهاجرت ملازمان سای هر چه بر تو لیسید که است ، خواسته ما با ما از تمام قالیاناکم - و لیکن ما بقضی فسوف بکون - حسن بجا ز جلالش در اقیانان مانع صحبت

۱۸۳ فیض بر صحبت بصورت تمهید خورشید ریح و مودم ابدی سازد

ز در شک مری دادم قرار دوری از بهرست و زین بخت بد را نام غیبت کردم و رفتن چهار از زجا به عیب الدعوات حقیقی نگرد که از فیض غیم خورشید برده مفارقت از میان را ز دوری آن رفته نماید

بهنای بخت زدیوم آخر صد صبح او چوین که آدم  
خودر البتگ تو نام آدم چو سنگ بر است نگاه آدم  
هر نامه کز من جز ز شتم از خون جگر تمام آدم

هر چند می خواست که از صفاتی کل خود مطلع سازد لیکن بموجب اقتدار از انقلب سبح القلوب مستور داشت ، مستور نگرد

در میان راز است تا قال علم نامم است و ز مقام حرف میگویم که دم نامم است

بجوده چنانچه سگ این سگ بانهار این سنی بی برده است  
گمبازار کس آن محرم که حکم کس تیرش بتو فرستیم سلام خود را - که بنده بیستم و گرس دار کن غریبان گمبازار  
واجب است و ایضا راجع عجب هر دو مهربان سنی این می نموده است

برای صبا پیاده بگل از زبان بلبل و این شگفت عنی فلک را یعنی تیل

الحال از شکایت اختصار نموده متمسک بحدی میگرد که هرگاه سالک از مرتبه دور که مبدی و لازم است در مذکور است ، چون در این مرتبه منتهی شود قلب خود را جمع کرده در باطن بعد تصور راه

بزرگ سرخ کمال استخوان و پنیاید پس الف را حور خذ الله باقی دارد از اینهم شروع کند و لام اول را مرسوز که گفته امتداد نماید ، لام تا کار امور ساخته تصور نماید از یک کزده با صاحب چهار دم تعبیر کند

ماه نیز لغی ساخته نوماء علم نماید ، از این نوماء شروع نماید بعد از ان نور بزرگ در تصور کند که در این تصور بوده بعد از ان پس انگ گزاشته رنگ سرخ تصور نماید بگونه بی مل و ممت نموده از این هم شروع

نماید بعد از ان بزرگ در تصور نماید از این هم رنگ سرخ نور بزرگ سفید تصور نماید ، از این هم در تصور کند که نور بزرگ سیاه تصور نماید چون بزرگ سیاه در صورت نماید از این هم در تصور کند که رنگی اختصار نماید چون



سالك اين همه مقامات را كند در تفكرات ششون خوب اول فكر كند در اين كه جميع مراتب و درجات و مراتب نفس را  
 از خود دور سازد و بصلاح آرد، اين فكر از عبادت يك سال بهتر است، كما قال النبي صلى الله عليه  
 وسلم تفكر ساعة خير من عبادة سنة - ديگر فكر كند كه دنيا فاني است بقائه ندارد، يك ساعت  
 به فاني است و اله تعالى با قدرت پس دل از فاني بآيد بقرابت و باله تعالى كه با فاني است با پيغمبر و با پسر  
 عبادت از شصت سال بهتر است كما قال النبي صلى الله عليه وسلم تفكر ساعة خير من عبادة ستين سنة  
 سوم فكر كند در اين كه محسوس و مقصور و موجود حقيقي واحد است اين فكر از عبادت جن و انس و جميع مخلوقات  
 بهتر است - كما قال النبي صلى الله عليه وسلم تفكر ساعة خير من عبادة الثقلين - جزا در دفتر ۱۸۶  
 خوض كند كه دست بده مظهر حاصل آيد چون در بهره حاصل شود

در ذكر فكر آن حضور - پس بتوحيد حق متوسل شود

چنان همي نمايد كه توحيد حاصل آيد در آن وقت عين شود - البته سالك را بايد كه قبله خود و تحقيق مسلم  
 نمايد تا من محسوس شود - توحيد اهل شرع حضرت مكره منظمه است، و توحيد اهل طريقت دل است، و توحيد اهل حقيقت  
 ذات حق، و توحيد اهل معرفت، فناء خویش بقا ذات واحد است، پس سالك را بايد كه ابتدا عبادت سوافق  
 را كه تربيت كند بعد از آن همه تربيت سوافق را تربيت كند، بعد از آن همه تربيت سوافق حقيقت كند، بعد از آن  
 سوافق تربيت سوافق معرفت كند تا عارف كامل شود - كما قال الله تعالى فولوا وجهكم شطر المسجد الحرام  
 يعني روگردانيد بركعت نماز بسو مسجدم حرام يعني بسو خانه كعبه منظمه يعني اهل شرع بسو مكره، و اهل طريقت  
 بسو مكره دل و اهل حقيقت بسو ذات حق و اهل معرفت بسو فناء خویش و بقا ذات حق - همچنان سلامت  
 اهل طريقت تربيت صلاحات پنجگانه باركان مخصوص يعني قيام و قنوت است، و صلوات اهل طريقت ذكر اول است  
 و با پايان شصت از آن فاضل مازان گناه است، و صلوات اهل حقيقت محسوس در ذات بخت با كعبه،  
 و ذكر استن و فراوان كردن خود است، و حتى كه ذات خرد را در عبادت تربيت نماز و صوم و صلوات

۱۸۷

و جمع و تراوگان و غيره است، و عبادت طريقت با ذكر كعبه مطابق امر رسوله عبادت تربيت  
 است و عبادت حقيقت دل از غير حق برود حق و بحق و پيوستن و با بهره اول بودن است و عبادت معرفت  
 خودي خود را بجمع و وجه برود حق و فاني شدن به بقا حق مانند است چون معرفت حاصل شود جامع  
 جميع مراتب است - عزيز من در مقام ترك كردن كار طالبان مبتدیان است و بعضي ترك كردن كار موكلمان  
 و خود را ترك كردن كار منتهبان، و از سر نو بوجود آمدن و بقا پافتن كار اين دو جهان است، عزيز من  
 سالك را بايد كه ابتدا از صحبت عوام انكسايه پيروي نمايد مگر جائه كه نفع خود به پيروي بر آن حصول علم  
 ديني و دنيايي صحبت دارد و ضايعه نيست

لقاء اناس ليس ليفيد شيئا  
 فاقبل من لقاء اناس اترا  
 سوى الهديان من قيل وقال  
 لاخذ العلم او اصلاح حال

دانا كه حقيقت را بدنياي احتياج نيست كه اظهار نمايد از دل خویش تصور فرمايد  
 دل را بدل ربه است در منزل پيغمبر از سو كينه كينه از سو كينه پيغمبر

آرزو عبادات جبهاني بخند است كه در چيز شريف تر كند

خیال رو بخون چون گنزدار دلگشای چشم - دل از بی نظیر آید بوی زلف زون چشم  
مست ساجی بار بار در جوش آورده فاصد بود که طرف آن یگانه دوستی کس، دوسر تبه یا ستراب کرده  
بود از سبب بعضی مبالغه خوف داشته است

تا در نرسد و در هر کار که هست سوری نکند یاری هر بار که هست

هر حال نیاز مند را از خود جدا نماند هر آینه خویا و خولین پذیرند

خیال رو که در هر لحظه همه ماست نسیم موی تو پیوند جان آنگه ماست

مکتوب پنجم | برادرم عدالت آنگین میخشم شمس الدین دام تو فیقه آن برادر بداند که چون حضرت  
رب العزیز جل ذکروه بافتضات محبت ذاتی جلوه فرمود تعیین و تخلیق هستند اوقات ممکنات نموده  
در فضائ علم از می نتوان کرد انیزه کسی بصورت علی و اعیان ثابت گردانید، ممکنات بزبان محمد اکرم  
از حضرت ابا نموده التجا وجود خارجی کردند که مایان تا که در زمان علم محبوبان با هم انو تجربات  
بش بصورت وجود شتابیم مایان هم نبود وجود منور سویم، و هم آنجا رسا حقوق گردد اما  
بمسقبل قبول اصفا نموده فرمودند الحق البکم اما ما هم در حیطه کم قدیریم بحضرت او شتابیم  
هر چه آنجا رفتند آنچه امکان ظاهر کرده بیان نمودند حال تقدیر صدقت الاسماء و امکانات  
و لیکن ما محکوم امر در بییم بنظر تعلقت الارادات<sup>الارادات</sup> ام ۶ - در خراست و ممکنات خود با از حضرت برین نود  
قال المرید نعم تعلقت الارادات کن تحت حکم العظیم فنسال عنه بحضرت علم رفتند و گفتند  
فکره<sup>فکره</sup> و ما نیز حال العظیم جاء وقت ایجاد نام بنامید که بهما بحضرت اسم العظیم که وقت حضرت ۱۸۹  
حضرت جمیع شتافته بزبان دیگر در خراست ممکنات خود نمودند حال هم الله هذا هو الحق، و اما مارا

حضرت کسی است و ادب احطی - بحضرت کسی آورده طبعی امور مذکوره کردند حضرت مسی اسحاق  
سوال آنها و ممکنات فرموده کم کلیم را همراه ایشان سخت برکاتی بر همه بکار خود مشغول گشته  
عالمی بنیت خربی که فرق آن تصور ممکن نیست ایجاد نمودیم ماه بیان اما تضاد متحقق است چه  
کم عضو ضد کم منسقم است، و اسم لطیف ضد قهار است بیان در ظاهر هم تضاد و خصومت  
و بعد آهر، نزدیک شد که عالم باز بعدم گراید باز ممکنات بحضرت اما التجا آوردند که هر چیزها  
خلقت وجود پرستیدیم اما از آنجا که تضاد و خصومت از حد گذشتند نزدیک است که با مسلط یا حدود  
صوبیم پس باز بهتر تبیین مذکوره بحضرت مسی التجا آوردند حضرت مسی اسم حکم عدل را بر او  
همراه ایشان داده که خلیفه خود نصب نمایند که رفع خصومت ممکنات نموده مانع آمیزند هیچ یک  
از حد خود بیرون نروند هر یک خلیفه خود در میان گذارند پس حاکم که بزیر او عدالت عملی نماید  
حکومتش در اندک ایام زوال پذیرد، چه حکمت در ایجاد عالم آنست که رفع خصومت نموده  
که انظار او را از حد خود تعدی نماید، پس به عدالت متصور نیست، و در اسکلی است و جزئی

العظیم

۱۹

منظور کلید مظهر جزئی جزئی، بر نهم حاکم از کم حکم اثر دارد علی قدر الحکومت - تا اینجا که  
شخص حاکم بر نفس خود است، حدیث نبوی صلی الله علیه و آله وسلم کلکم راع و کلکم مسئول عن  
در عنایتش بد است پس هر شخص را باید که بقدر حکومت عدالت نماید، و در تفضیل از فیض اسم عدل

اگر در کمال از علم به جواب آن روز باز خود مشهور آید، و حضرت او متفهم مانند، ذلک فضل الله یؤتی  
 من یشاء - ویرا کسے ظاہرے و بالحقے دارد ظاهر او در نظام نظر ہے دارد و بالحق او در باطن  
 نظر ہے مایم می سازد چنانچه خلیفہ ظاہر ہم حکم سلاطین و حکام علی و جزئی و خلیفہ باطن آن را با لفظ  
 و سایر رجال الدروک کا ہے یک شخص خلیفہ ظاہر و باطن میشود تا ہے جبراجرا پس واجب لازم است کہ  
 نظر باطن اکم مذکور در امور ظاہری است از نظر ظاہر آن اکم گردد و در جمیع امور ظاہری منقاد و  
 فرمان بردار او گردد و مظهر ظاہر اکم در باطن است از نظر باطن اکم مذکور گردد از ان تجا و ننگند تا  
 امور ظاہری و باطنی است (ظلم) پڑ پڑ تحول تعالی اطمینان الله و اطمینان الرسول و اولی الامر منکم -

قائم

ای اولی الامر انظاہری و الباطنی مشاہدہ این مثال است والله یقول الحق و هو سیدتی السبیل  
 مکتوب دہم | برادرم شیخ تامل این دام حقیقت بحق البقین زلعین البقین و علم البقین -

چہ عالم متعین بعلم البقین است، و عارف متصف بعین البقین و حکیم متحقق بحق البقین - حق نے  
 ترا حکیم سازد ز عارف و عالم - چہ عالم آنکہ مار را بداند و ماہی را بداند، و از احوال و آثار  
 آنہا تفرق نہ آرد، بر وفق آن بگردان نیارد کہ نہ مار را حرام نیارد و نہ ماہی را حلال - بر دو  
 یکسان شمارد - عارف آنکہ در میان مار و ماہی امتیاز آرد مار را حرام و ماہی را حلال نیارد،  
 ولیکن بر وفق آن در فعل نیارد، حکیم آنکہ حقایق اشیا کلاہی داند مار را حرام و ماہی را حلال  
 گزارد، و بر وفق آن در عمل آرد اکم مار و نہ است احتراز نماید و ماہی را نافع دانستہ

۱۹۱

در غنہ آرد - آنکہ نیز نوزستہ بود کہ شیخ علاء الدین سنائی در حق شیخ اکبر بعضی حرفہا  
 نامناسب نسبت کردہ نقل فرماید کہ حقیقت بیان واقعی چیست، و حق بجانب چیست، این فقر  
 تبحر سخن کلام باشد - ای برادر پروردگار بزرگ باید دانست و تبحر کلام فریقین باید  
 از کا مشق، چہ نزاع و سخن اصل در شد و صحت وجود است، و وجود در اصطلاح حکما و سلفین  
 عارض حقیقت و ما صحت است، و نزد یک متفقین صوفیہ وجود و عدم موجودات ممکن است  
 است زیرا کہ موجود از دو حال خالی نیست، وجود ممکن، و وجود واجب - وجود ممکن است کہ  
 وجود و مستغاض غیر باشد کہ حقیقت او مفایر وجودات او باشد - وجود واجب است کہ

۱۹۲

کہ وجود او عین ذات او باشد، بذات خود بے مستغاض موجود باشد - لکن اصراف حق  
 تعالی را موجود نمیکند کہ دوئی در احادیث وجود متوهم خود، بلکہ وجود گویند و ممکنات را  
 سر جو گویند کہ صغیر مفعول است مستغاض الوجود از غیر خود کہ حضرت وجود باشد - و شیخ اکبر  
 کہ حق تعالی را وجود مطلق گفته یعنی آنکہ مطلق است از خاص و عام و جزئی و کلی و تعدد و تنوع  
 بمعنی عام ازین عبارت رد فرما صحت حکما و مستکلمین خواستہ، کہ انہا حق تعالی را جزئی حقیقی  
 متعین بذات خود تعبیر نمایند، چہ در کتب منطقی دائر است اگر نفہم متعین شخص باشد از اعتقاد  
 وجودی اضافی گویند، و اگر متعین نباشد آنرا عام و مطلق گویند، وجود او در خارج موجود نیست -  
 مگر در زمین شیخ علاء الدین از لفظ مطلق معنی عام نفہمہ دانستہ کہ ہر گاہ حق تعالی وجود مطلق بمعنی  
 عام باشد لازم آید کہ در خارج موجود نباشد، از پس ہرگز ممکن است در جناب شیخ اکبر

نسبت کرده ، حاصل از تفسیر عبارت نزد استیسا نسبت که شیخ علامه ابوالودود قرطبی در حاشیه خود  
 بر غالب بود در تبار منی بے پرده نوحی در توفیق و توجیه در تعین منی توفیق و توفیق البروا  
 که در حید از روی علم دہم از روی حال غالب بود از خلق پاک نداشت - از حقیقت عشق در دور  
 ذرہ مشاہدہ جمال مسبب خود کردے و بوجود ممکن تعبیر خود کردے یہ تفسیر ان باہیں  
 عبارت لغت سبحان (۱۰۰) من اعظم الاستیاء و هو عینہا  
 ۱۹۳۳  
 آمد تفسیر ان

بہر رنگ کہ با شئی جامعہ بیرون کہ من ان جلوہ قدرت شناسم  
 آتامہ جہان و تہود مسئلہ وحدت وجود بخواندن در نوشتن حال گینود - تا صفات و ذات  
 خود را در صفات و ذات وجود حقیقی و اجیبی نازد بحق البقیق نہ رسد ، و ان مرتبہ میں تہود  
 کمر با شئی و ذکر و مذکور ، بلکہ اذالہ نسبت جاب مرتبہ حال نمیشود بلکہ بصفاۃ قلب ،  
 و تصفیۃ قلب از راجبہ و تکریم در ذات خود فی النفسک اذلا تبصرون اینجاد وئی بر خود  
 و وحدت وجود حال میشود - کل شیء حالک الا وجهہ -

مکتوب یازدہم | برادر احمد ہدایت انگین شیخ شمس الدین و امیم الحال در تہذیب الہی بتعلی  
 و منی باشند بصفاۃ و خولیس نہ بصفاۃ غیر - چرخی غیور است -

بیر تہذیب خود در جہان نگذارت لاجرم عین جہد استیسا  
 پس صفیاء تو عین صفیاء حق با شئی و صفیاء لوصف الا کنا نحن ذلک الوصف کما قال  
 الشیخ الاکبر حی فیض الہادی و ملاکان استنادہ الی من ظہر عنہ لذاتہ انتقض ان یکون  
 علی صورتہ فیما نسب اندہ من کل شیء من اکم و صفیاء ما عدل الوجوب لذاتی  
 یعنی چون نسبت انسان و جہ موجودات کہبتے کہتے ظاہر شدہ از انکس بذات ...

کتاب  
 رب انی  
 ۱۹۲۲

یعنی حق شے پیدا کردہ و ظاہر آورد الی ان را برائے ذات خود کہ واجب الوجودت پس نظر  
 بذات او را برائے ذات خود ظاہر کردہ لعل کہ انسان کہ بصورت حق با شئی در جمیع چیزے کہ نسبت  
 کردہ میشود بجنہائی از خالقیت و از قیمت و ربوبیت و نور و مہربان ، یعنی ان خود جن  
 نمائی بود بہر در ان ن رو نمود - الا انسان سوری و اناسیرہ با نفسی استارت دارد - لذلک

کذلک  
 = ناچہ

الحق اوجدنی فاعلمہ فاوجدہ لہ اجاء الحدیث لنا و تحقق فی مقصدہ - مگر  
 و جب ذال کہ خاصہ حق است ، و وحدت خاصہ انسان - از نسبت مساں عزیز تر نسبت بود کہ چون  
 روح کی ہونے و خاک با خاک یکساں میشود پس عذاب قبر بر کسبت و حال آنکہ عذاب  
 مخصوص سماوی است کم و بیش از اہل سماوی ہر کرا من نمی خرابہ عذاب کہتے - اے عزیز کلمات  
 این منی در فہم ہر کس نباید و تفصیل پس ملکہ غایبہ را شرح و بسط باید لیکن بوجہ اما السائل  
 غلا تخصی اجالا چیزے نوشتہ می آید کہ اولاد انی کہ روح کرا سیکونند ، ان چه چیز است  
 وقتے کہ روح را دالتی خود بخود جواب کو حاصل شود کہ قابل تہذیب بہت پانہ -  
 در تفسیر روح علماء اہل ظواہر و خلا و صوفی را اقوال بسیار است - بعض صرفہ

گویند کہ روح لطیفہ ان فی است کہ مجرد باشد از مادہ و اجزا گویند کہ روح بخلاف لطیف  
 ۱۹۵

است که متولد شود و روح، و قابل باشد قوت حیوة و حس و حرکت را و در اصطلاح خود  
 آنرا نفس نیز نامند، و چیزی که در کلمات کتب است جزئیات را آن چیز را قلب نام مینند  
 و کلاً قلب و روح و نفس ناظم یکدیگرند، فرق در میان آنها نمیکندند و کفایت صیغه  
 صافی روح را بطور بیان نماند حضرت باری جل شانہ دو کلام جمیع خود تعلیم رسول خود  
 نمود قتل الروح من امر ربی یعنی روح از امر پروردگار است، و امر پروردگار صفت  
 پروردگار است، و صفت او ذات اوست، یعنی روح ذات پروردگار است، چه کمال و حال  
 امر عین ذات باشد، چنانچه تو مستطمان خود را کنی یعنی خود را بکونی استاد تو اولیاد  
 شدن صفات است، و این استاد شدن تو عین حقیقت ذات است سوائه ذات و حقیقت  
 تو دیگر نیست، پس روح پریشی حقیقت پریشی باشد و حقیقت پریشی عین ذات حق تعالی است

لا موجود الا الله یا منینیت بد حال است، قل هو الله احد - احدیت او یا منین  
 است حقیقت جمیع موجودات ذات واحد همه لیس علی علم لولف و لدر یکن له کفو احد -  
 پس هرگاه دانستی که نزد محققان روح ذات حق است پس یقین شد که حامل عذاب نیست

۱۹۶

و جسد که عبارت از اعضا <sup>مشکل گوشت و پاره</sup> و پاره و آن مانده تا در است نیز قابل عذاب  
 نیست، چون که او علم ندارد و با آنچه نفس مدبر و متکلف میباشد حق او را میسر نماید و در معرفت  
 میکند با احکام حسنات و سیئات - چنانچه اعضا میدارند آنچه نفس میدارند از معصیت و  
 طاعت هرگز موافقت در معصیت نمیکردند و البتة را در حفظ و یاد داشتن قوت قوی است  
 برادر که نفس در جوارح اعضا تصرف میکند آن او را یاد میدارند لیکن ایشان نمیکندند که این علم  
 طاعت است یا معصیت، و نفس با صیغه طاعت از معصیت، و چون نفس در روز قیامت  
 از کار معصیت کند نزد حق تعالی از جوارح سوال نماید از اجزای که نفس در آنها تصرف  
 نموده چشم بگوید که بمن در ستر فلان نظر کرده، گوش و زبان گوید که بمن بفلان دشنام داده  
 علی حد ایضا که جمیع اعضا گواهی دهند، پس معلوم شد که اگر اعضا را عذاب بود پس ایشان بر  
 معصیت گواهی میدادند بیک مانند نفس از کار میکردند - پس عذاب نیست مگر نفس را که او حاکم  
 است بمعصیت و طاعت نیست مگر نفس را که او حاکم طاعت است، و چون نفس را عذاب  
 کنند آنچه جوارح اعضا از آتش و غیره از آتش عذاب گواهی میشود بیکدیگر عذاب و سزای

۱۹۷

میشود که اعضا متالم و دردناک از عذاب نمیشوند، چنانچه ملائکه عذاب کنند، اما عذاب  
 کردن از آتش متالم و دردناک نمیشوند که خدا تعالی اعضا را حمل انتقام گرفته از آن نفس که  
 حکم بر آن اعضا میکرد پس برالم و در دهک و ضرب که بر جوارح نرسد روح حیوانی بر طاعت  
 حواکی از اعضا گرفته بر نفس میسازد و جوارح در نعمت بنیم اندر جهنم میمانند، و که کفایت  
 میکند از اعضا احکام را در پس متالم و دردناک میشود غلط عام است -

مکتوب دعواتیم | برادرم و حمید الامیر مسلک در مسلک دین شیخ محمد صالح المنجد - ۱ -  
 برادر مسکنت نه مسکنت شرمی باشد، یعنی در پیش و بیخوابی که از آن حضرت رسالت پنهانی

صلوات اللہ علیہ وسلم اعجاز خود را در بیان مسکنی مسکنه خاصه که آن خاصه انبیاء است  
بعد از خاصه آنرا در عمارت بنا خواسته - اللہ اعلم  
فی زمره المساکین - یعنی مسکین آن باشد که هیچ مسکن با خود ندارد که آن خاصه انبیاء است  
علیہم الصلوٰۃ والسلام از جهت آن سردر انبیاء علیہم السلام التجار جناب الہی نموده و احسنی  
فی زمره المساکین -

198

آن عزیز سوال کرده بود که توفیق منی این شعر چگونه شود  
از دوی بگذرستم و یکتا مدم

چهار بوم سه شدم اکنون دویم  
ای عزیز بدانکه منی این شعر در بادی نظر گفته میشود که آدمی مشغول از چهار خطه همیشه  
می باشد خطه شیطان و نفسانی و ملکی و رحمانی - انسان را ریاضت میباید خصوصاً ذکر  
برای دفع سه خطه اول و اثبات خطه چهارم است، دفع هر سه خطه دور کرد چهارم خطه  
با ثبات رسانید این بیت گفت - یک نوع برای اینها هم تفهیم توجیه طایفه است  
چونکه بر خطرات اطلاق ذات نمیشود که کس بگرید خطه شیطان بودم چه در لفظ بیت چهار بوم  
آوردیم اکنون دویم صیغه منظم آورده است، پس منی این شعر تحریر و تفسیر آن کرده از آن  
چار منظم را اعتبار توان کرد در حقیقت منی شعر این وضع باید گفت که آن که در ذات  
با و این ذات چهار گفت است، شخصیه ذات او باشد شخصیه در حضور رسول و حق تعالی - و وقتیکه هر کس  
با هر چهار شخصیه با ستر ناقص و معجزی بر فکر که شخصیه اولی از و ذایل شود بر برج کمال بود  
پس آنکه هر گاه از سه شخصیت اولی در گذر شده و محور در شخصیه چهارم رسد از  
راه شرح و ادراک شعر این بیت را در نظر آورده یعنی در اول مرتبه ذات مسکن

199

و ذات در سه و ذات رسول علیہ السلام و ذات حق تعالی بود که آنرا در اصطلاح خود  
یعنی بر زخ اصغر صغری و کبری و اکثری چهار بر زخ تعبیر مینماید پس چار بوم چو لثرتی  
نمود خود را خانی کرده فنا فی الہیج حاصل کرد سه شدم گفت، از آن هم آری کرده فنا فی الرسول  
سه اکنون دویم گفت هر گاه بر جبه کمال رسید فنا فی اللہ شد و بقا ابدیت یافت از دوی  
نمزد مدم و یکتا مدم گفت - چه سادگی مثل راه رونده است مراد رونده را رفتی  
سه چار شرط است که بعد از آنها راه طی کرده بمنزل مقصود رسد چنانچه آن حضرت  
علیہ السلام فرمود الرضیع تم الطریق - پس سادگی را در سکون باطن این چهار  
بر زخ فرود میشود که بگذر آن در منزل مقصود تو حیدر رسد

مکتوب سیزدهم | برادر عزیز با بعلین فی الحق مع الحق یعنی شیخ شمس الدین و الحق دام نزه البیان  
والظاهر چه شمس الدین که مشور <sup>چنانچه</sup> یعنی نور در عنده که متخلل با خلایق اللہ بود از صفات و ذات  
مقیده اسکانی بسری و از دوی خود رفته در صفات ذات واجب الوجود مطلق و پیراسته بل من حق  
گشته نه مشور یعنی از غیر نور گیرنده که خاصه اسکان است چنانچه ما سحاب که از شمس غیر خود  
مستفید است، چو نوشته بود که مسکنی چیست و مسکن چیست، ای برادر جواب آن

مشکل تر است وقت مسعدت نمیکند که خود را در تعلق اجوبه واسوره اندازد اما چون از  
 برادر ابرام رفت از اہم امور مشغول گشته ، سطرے چند حسب حال آن عزیز جهت افہام تفہیم  
 مرحوم میگردد ، در صحیحین نمی آرد نقل بعد نقل از جدی شیخ الشیوخ الفاروق بین الخطا والصواب  
 حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کہ از قبلہ گاہی رسالت پیامی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم روح الامین  
 سوال کرد کہ ما الاکلام یعنی مسلمانان چیست ، و مسلمان کیست آن حضرت فرمود صلی اللہ تعالی علیہ وسلم  
 کہ مسلمان کسی است کہ نماز را بخواند ، زکوٰۃ بدهد ، روزه روزه داری کند ، حج کند ، مال زکوٰۃ  
 مال زکوٰۃ و حج گزاردن خانه تعمیر را ، بر فرزند آدم کہ این پنج ارکان بجا آورد او مسلمان باشد  
 ابرام در داد از تو این کلمہ طیب فقط بعد از زبان گفتن لا اله الا الله نیست بقیہ فهم کردن  
 معنی است ، بلکہ عین آن معنی شدن است یعنی لا اله الا الله ، لا موجود الا الله یعنی از اعتقاد  
 وجود غیر دل را پاک نگرداند دارد - المتقون صیانة القلب عن الغیر میں معنی دارد ، لکن  
 آن حضرت فرمود صلی اللہ علیہ وسلم من قال لا اله الا الله دخل الجنة وان كان مشرکاً من  
 قبل - چه درین ہنگام کلمہ طیب کہ پیدا اند آن بہار اگر کسی بیک بار گفت عین باری  
 نامی است سوائے او سبحانہ نیست ، پس درین وقت کہ عین اسلام گشت ، چه مشرک نزدیک  
 کلمہ طیب نظر آید کہ گرداند غیر حق را حق ، و مشرک نزدیک اہل باطن است کہ گرداند  
 حق را غیر حق - مثلاً شخصی از زید ہمیشہ ملاقی باشد و پیدا کرد کہ آن زید نیز زید است حال آنکہ  
 در نفس او نیست پس ہر گاہ پیدا اند کہ آن عین زید است غیر زید نیست کہ فرمود شد ، علی  
 هذا انما کس جملہ کلمات چنانچہ آن حضرت فرموده صلی اللہ علیہ وسلم التائب من الذنب کمن  
 لا ذنب له - و ان الحسنات یذہبن السيئات - و حق نامی در ملامت مجید خویش فرموده  
 لا تجعل فیہا من یفسد فیہا و لیسفک الدماء - قال بقوله - انی اعلم ما لا تعلمون - یعنی  
 حسانت انسان سیئات را دور و محوی سازد ، و خاتم الاولیاء حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرموده  
 ما رأیت شیئاً الا رأیت اللہ فیہ - یعنی نظر نکنند در نفس مگر حق را و نہ در اثبات مگر  
 حق را و نیست نفی کنند مگر اللہ و نیست ثابت کنند مگر اللہ - و از نہ طرہ توحید شرک با شمر  
 یعنی ہر کہ عین کتاب اللہ و کتاب الرسول شود در دوسمانی یافتہ ہر کہ در عین حیات موقوف اقبل  
 ان ہو کوا حاصل نماید ، و دنیا را مانند گور پیدا رختہ منتظر رستخیز موت باشد ان مسلمان  
 باشد متعلی تجملیات ملبی - ازین وجہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ سکونت در مقابر اختیار کرده ،  
 در سپیدند چرا انوات را بر احیا اختیار کردی ، فرمود از برای آنکہ از اموات نہ عیب صادر میشود  
 و نہ معصیت ، پس موت بیرون کردن از زندگی مشرک نیست است کہ روح ندارد ، اگر روح  
 پیدا رشتہ اعتبار نیک و بد نمودے و موجد گشتہ نہ مشرک - بلکہ نزدیک عارفان نیست کہ است  
 کہ خود را و نفس خود را نہ بیند بلکہ حقیقت خود را بیند ، چنانچہ آن حضرت در باب حضرت  
 ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرمود من اراد ان ینظر الی میت یکشی علی وجه الارض فلینظر الی ابن  
 ابی تمافہ - یعنی در حقیقت زندہ کہ بہت کہ مثل ابی بکر رضی اللہ عنہ نیست باشد - همچنین از نماز

۲۰۱

در سیدند چرا انوات را بر احیا اختیار کردی ، فرمود از برای آنکہ از اموات نہ عیب صادر میشود

۲۰۲

در ادب نماز مجازی که عوام و اهل طوائف بخوانند بر آن خوداری مطلق و سهولت با صبر و استقامت در ایام حال  
دو عبادت باشد و همیشه بوی معرفت نوازند، همیشه در مراد نفسانی و خطرات شیطانیه احتیاط  
بود، بخاروت ناسر بر طرف نوازند که سوائه شیطانیت و غفلت و بیت پرستی چیز در دست ندهد بلکه  
مراد از نماز حقیقی است که خاصان در ظاهر قیام و حضور و سجود ادا میکنند بجا مکن مراد دیگر سید از نماز  
از این مشایخه جمال محبوب حقیقی مینمایند هرگاه بر ساجده ایستاده شوند مثل توکل و پیشکش است کمال

۲۰۳

بسبب آن العبد از اقامه قاهر بین پیدی الرحمة از دل محبت ماسوی الله محسوس سازد، چنانکه  
فقیر ذکر نماز خاصان بجای دیگر او از حد الرابع نوشته است، هر که از غیبت باشد در اینجا  
در بابید، همچنین مراد از روزه زنده روزه مجازی است که آب و طعام را حق تمامی حلال کرده آنرا  
بر خود منع کند و آنچه حق تمامی حرام فرمود مثل غیبت و نجس از زبان نماند، چه روزه و روزه دار  
است، بلکه مراد از روزه حقیقی است که خواص اس که بدل از شمع و رایت دینی و دنیاوی بلکه در

پستی

ماسوی الله یعنی غیر و غیرت در جوهری باطن و زرد در دل ایشان آید - صوموا لله ویتة و افطروا  
له ویتة - با این معنی اشارت است همچنین مراد از زکوة نه زکوة مال مجازی که عاقل و بالغ صاحب مال  
و جسم و زنده و زوجه که صاحب لیب یعنی چو مالک دو صد تنگه شود در تمام سال پنج تنگه بر او  
بدهد - حقیق صد حقیق که این حرص عاقل و بالغ مالدار است با شکر هیچ جنون به عقل و طفل نادان  
بدهد و کسی که عقل در لیب نرسد چنانچه حقیق در معامله از آن حضرت علیه السلام پرسید ما (عقل یا

رسول الله) فرمود اذناه تمزک الدنيا - بلکه مراد از زکوة زکوة حقیقی است که عاقل  
صاحب هر ارادنی حتی تمامی که به از گنج دنیاوی است با اهل ضلالت که در حقیقت آنها فرزند  
از الوف کلمات یک دو تنگه بآنها بدهد و حراط مستقیم بدو نماید همچنین مراد از حج نه چهار

۲۰۴

دیوار خانه سنگی که کاذب است در موسم آن بجای مخصوص بجهت شکر خداست از آنرا خوش بکنند  
و در دیدن و کردیم که گشتن بجای آورند که تقاریر هم در سوختن خود با افعال بیت پرستی  
بجای آورند - بلکه مراد از خانه صاحب خانه نزدیک عارفان است، بر فعلی که بجای آورند صاحب آنرا  
نه خانه را، هر که خانه را محسوس است صاحب خانه و ایافت

کعبه آن کعبه دل کن اگر دل داری / دلست کعبه منی اگر با کعبه آوری

بگوش کعبه کجا میروی صفا است / بگرام که چه سر میری خدا این است

موسلمانی و مسلمانان با این معنی که مراد از حضرت است صلی الله تعالی علیه و سلم در این وقت که باخته میشود  
چنانچه سلف رضوان الله تعالی علیهم اجمعین فرموده اند که مسلمانان در کتاب و مسلمانان در گوشت  
مکتوب چهار دریم | برادرش بدو دنیا و دین ششم شمس الدین دایم شهادت - ای برادر

کمال پرستی بر وضع هر شی است یعنی برای چیزی که موضوع عبادت است اگر چه پس کمال آن  
آن که بر این چیز است که موضوع شده آن چیز مقام و مال کار آن باشد - یعنی در مقام جمع الجمع  
که عبارت از کثرت است آنرا لازم که هر دو وحدت را در عین کثرت و کثرت را در عین کثرت

و حرمت داند بلکه عین حرمت و کثرت را محسوس در استقامت در هر وجه از احضرت و حرمت  
و حرمت داند بلکه عین حرمت و کثرت را محسوس در استقامت در هر وجه از احضرت و حرمت



وواحدیت و اوج و شمال و احسان و انسان که عبارت از عالم شهادت است قرار گرفته ۲۰۵  
 پس انسان را که با باید در هر صفت مرتبه عروجاً و نزولاً سلوک نموده بر مرتبه برادر عالم شهادت  
 در عین کثرت و حرمت بیند نه تنها وحدت - حضرت قبله گامی رسالتی علی الصلوة والسلام  
 بی مع الله وقت لا یسعی فیه ملک مقرب ولا نبی مرسل فرمود پذیرده بی مع الله  
 دوام پس مراد آنست که از این جرح را در کثرت بیند تا صفت او را بداند و آن برادر  
 شرح بیست و سه

ز در پانزده شهادت چون نینک لا برادر هو تیمم فرض کرد و نوح را در عین طهارت  
 تکلیف داده - ای برادر صوفیان اهل صفای را در هر لفظ اصطلاح است و در اصطلاح  
 آنها مراد از در پانزده شهادت عالم کثرت است و از نینک لا مراد دل است و از هر مقام هویت  
 که مرتبه و حرمت است و از تیمم در جوع بنام یعنی جوع بعالم شهادت و از نوح مراد  
 را که گشتی است که در طوفان و حرمت غرق است پس معنی این صرع - زیاد را یا که شهادت چون  
 نینک لا برادر هو - این وضع گفته شود چون از عالم کثرت دل را اگر ترقی حاصل شود و  
 مقام هویت که مرتبه و حرمت صرف است بر سر تیمم فرض کرد نوح را در عین طهارت -

لازم و فرض شد جوع بعالم کثرت نوح را یعنی ساکن را در عین طهارت یعنی در عین و حرمت است  
 رجوع نماید و الا آنرا تک نماید یا لنگری آن مقام بملکت برید باید یا مجزوب گشته زنده نماید ۲۰۶  
 و خلاف فرضی و حب الی یو قوع آید -

مکتوب پانزدهم | مقبول دلها سلامت - بعد و عاقبت قدمات شوق ذوق مرتبه و یاد ،  
 و قبول است و در اصطلاح جوع کرد و بیان کنی از نینک لا  
 ایمان در لغت عبارت از آنها و عروجاً لا اجالا که ایمان بد است خدا او احکام او آورده  
 و مفصل آنکه ایمان بخدا و ملائکه و قبول شکر است و در اصطلاح شرح کرد و بیان  
 شد و کتب و رسل و پیام که هر وقت تقدیر نیکی و بدی یعنی اقرار این جمله بزبان و تصدیق بدلی  
 نزد حقیم بن سوان ایمان عبارت از معرفت بدلی است و اقرار بزبان در شکر و نیست ، نزد حقیم  
 و کرامت ایمان عبارت از اقرار آنست و معرفت بدلی شکر نیست ، و نزد معتزله ایمان عبارت  
 از اقرار بزبان و اعتقاد بدلی است ، و عقل بجوارح و در روشن از آن ایمان بزرگ ، و نزد  
 شیعه ایمان عبارت از اقرار بزبان تصدیق بدلی و عقل بجوارح - و نزد خوارج ایمان عبارت  
 از اقرار بزبان و تصدیق بدلی و عقل بجوارح و در روشن از آن ایمان بزرگ و خوار است - و نزد اهل سنت  
 ایمان عبارت از اقرار بزبان و تصدیق بدلی است ، پس اگر کسی حق تعالی را بکلمه چنانچه حق تعالی  
 است و اعتقاد توحید و دین او نموده و از کونین اوست ، لیکن اقرار از زبانش ظاهر نشد و کیفیت  
 اقرار را ندانست و ظاهر کرد کفر بزبان و آنکس نزد حق موسمن و نزد خلق کافر - اگر کسی

۲۰۷  
 اقرار کرد بزبان و فکر بدلی آنکس نزد حق تعالی کافر و نزد خلق موسمن و کسی که اعتقاد  
 کرده بدلی و اقرار کرد بزبان آنکس موسمن نزد حق تعالی و ملائکه و آدمی - چیزیکه ثابت شود  
 بخبر واحد و اتفاق فقهاء است و بنابر آن چیز بزرگ صحت ایمان شکر طاعت است و آنچه ثابت


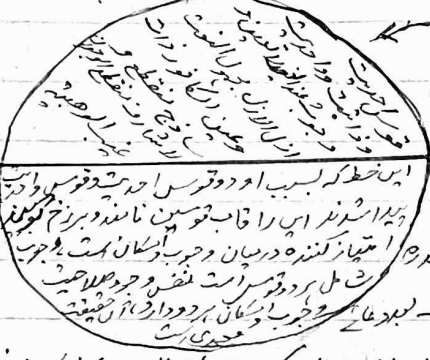
شود بخبر واحد و الفانی فقهائے کرامت بر قبول ادب باشد آن چیز بر آن صحت ایمان شرط میشود،  
 کما شرایع الی السماء پس واجب است ایمان آوردن باین چیزها - و شرایع از ایمان  
 نیست، پس درست است ایمان بدون شرایع و زنی میان شرایع و شرط آنست که شرایع  
 را ملت گویند و شرایع را خدمت پس ملت بدون خدمت صحیح نمیشود، و خدمت بدون ملت  
 صحیح نمیشود، و دولت بشرط دوام است و در خدمت بشرط دوام نیست، پس اگر کسی بزرگ  
 کند چیزی از ادار مرتکب شود چیزی از سوال بطریق عصیان کافر نمیشود که ایمان بسیط  
 است، نه ناقص میشود نیز باده و نه سلب اگر آن شرک او ارتکاب و ارتکاب منافی از ارتکاب استحوال  
 باشد که فرستود، پس بر اقرار زبان نماید و تصدیق بدین کند او اوسن گویند اگر چه یک عین  
 و بیش از فیض جان در عقل و عینش خود اقرار زبان و تصدیق بدین کرده باشد پس گفتن آنچه از  
 در حق فرعون فقیضه ظاهر او نظیر آنست آمد -

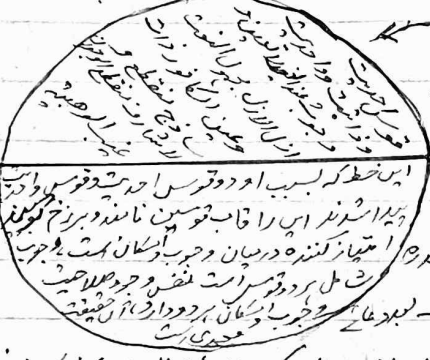
۲۰۸

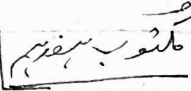
مکتوبت نزدیم | برادرم محقق اهل حق فی الحق مع الحق خاتم معانی و انقش بر پیشانی  
 دام فیضه فیض اقدس نه فیض مفکر - فیض اندک آنست که فیض ذات بر اعیان ثابت  
 به واسطه اسماء و صفات باشد و فیض مفکر آنرا گویند که فیض ذات مفکر جمیع اشیا را  
 بواسطه اسماء و صفات باشد - آن برادر از حقیقت قاب قوسین استفسار نموده بود -  
 اے برادر انگشاف این معنی را تفصیل باید از سبب محبت وقت اجالا گفتنی آید که قاب  
 قوسین در لغت مقدار و مابین دو کمان را گویند و قاب قوسین مقدار دو کمان، برادر از  
 نهایت قرب است و آنچه در کلام الهی در سوره نجم واقع است و هو بالافق الاعلی قم  
 دنی فندی فکان قاب قوسین او ادنی - یعنی ذات آن حضرت صلی الله علیه و سلم  
 بر کفاره بلندی بود قم دنی پستتر نزدیک شد فندی پس نزدیک شد فکان قاب قوسین  
 پس بود نزدیک او مقدار دو کمان - او ادنی - پانزدیکی از مقدار دو کمان کثر، یعنی بسیار  
 نزدیک بود - در تفسیر مدارک آورده فکان مقدار مسانهة القرابه مثل قاب قوسین  
 یعنی در نهایت غایت و نهایت قرب بود - اما در اصلاح صوفیه قاب قوسین برادر از  
 خط میان که جدا کننده قوس احدین و قوس واحدیت باشد آنرا وحدت و بزرگبری و حقیقت  
 محمدی و الفان نیز گویند، و این مفهوم هر کس نه آید نه باده از این عبارت صریح و مثال باید - گفت اے

۲۰۹

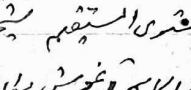
برادر همه ظهور الهی و وجود عالم دوری و کروی است مانند انگشتری زبر ابراهیم موجودات از  
 وجود حقیقی الهی است چنانچه منتهای مسیما و انتهای موجودات هم طرف وجود الهی  
 که الیه مرجع الامور - حق تعالی در کلام خود فرموده است، قال ان که آخر مراتب ظهور وجود  
 است مانند آن خلج جدا کننده در میان دو قوس احدیت و واحدیت و مانند نقش نگنده آن  
 انگشتری که حاصل و باعث خلاصه انگشتری است که نقش اسماء الهی و صفات فاستی او  
 و کلال وجود بر او است و تقوی ظهور او است، و لولاک لا اظهرت الربوبیه در آن است  
 فنظر الحق الی خلقه از سبب او است، ایستاد بختنده در میان و جرب و امکان

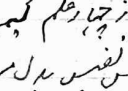
ظهور ادب است از برادر زیاد از این تر گویم بر آن افهام و تفهیم مبتدیان و دلبر و بنیام  
بدین شکل  که کردی و تجلیات پر است الهی نیز کردی است، از بدین شکل مانند  
در میان این است بهفت گانه ذات السما و صفات و عالم اجسام و در فلک در که نادر و کم بود  
و که آب و خاک و ظهور نباتات و حیوانات و انسان امتیاز نباتات و حیوانات و انسان  
هرگاه خطی میان دایره هست بدین شکل 



ملکوت برهنه  قره العیون النساء، و انسان  
العیون اولو الزمان، نویسم

۲۱۰  
برای

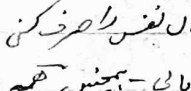
این البصر، و نور العین ذوی الایقان سالک مساک  
مقصدی المستقیم  شیخ عبدالحکیم لجال لمره و زاد قده  
دایره است و قوس مطالب قضی بود بعضی المرام با شمر - بعد از آن

جمعیت در این مشهور و کلام بلا که چون استفسار از چهار علم کیمیا ، کیمیا ریاضی، کیمیا ریاضی  
بود - بدانکه کیمیا علی است که از آن جنس خرد است این جنس نفیس بدل کیمیا زنده، چنانچه مس را بنبرد  
بدل میسند و این علم را حق تعالی میسند بر آن نبی آدم ساخته است که نفس جنس حیوانی را بنفیس

۲۱۱

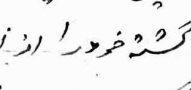
نفسی از آن بدل سازد، و این علم بقیل و حال دست نمیدهد مگر آنکه سن قلب طلب خود در او بر پاد  
و الذین جا همتا و - اندازی، و با تشرف آن که مکتب عند الله انقلبه بکزاری

۲۱۲

و خالص می، و در نظر مسلمانان الذین حسنوا الحسنی امتیاز یابی و در میان آن الله اشتی  
مال نفس را صرف کن و لیاقت الدین الخالص  که آری آن وقت سرمایه علمنا ه من لدن تالما

یابی - همچنین همی علی است که از آن از نظر مردم غایب میشود - این را هم از نظر قدرت که توانی تفسیر بر  
بندگان خود نموده که چنان در عالم اجسام سعادت مظاهر که از نظر نا عزم و عوام انکار غایب باشد و این  
تفسیر در دست نوبه مگر در دایره و بر واقع و حیرت برسد و چلیاب نور بر و در آن افشرد

۲۱۳

حیطان ادبیاتی تحت قبائی لا یفهم غیری در آره با قوال و افعال  تخلقوا با خلاق الله رسول  
گشته خود را از نظر عوام مستور سازد - همچنین در کیمیا علی است که از آن حبه ضعیف را

میگذارد و در حبه قوی داخل میشود، این علم را هم مبارک و توانی تفسیر بعد خود آسودگی که  
چون حبه بسبب لایق نشاءت مصلیان کثیف و ضعیف میشود و از آنکه در حبه مرغان قوی  
داخل شود این مطلب بسیار نیاپد مگر ساعته که حبه کثیف را بنبرد و در بعضی ادریم مخصوصه با توره

۲۱۴

بر او مت نماید و آنکه این کثیف ضعیف را آنکه از تن لطیف قوی در آید، همچنین  
پس کیمیا علی است که از آن کلمات می نماید - این نظر را نیز بدیع العجائب آیات بر آن اهل کاشفا  
ساخته که هر که بدیده بصیرت تجرد اشغال را بصنوعا و طمسناش فاعل حقیق و الله چیزان

استیارات نماید که تمامی اقوال و افعال از و صادر میشود مثل کلمات در چشم بیننده نادر افتد  
این غایت بنیبه ندر مگر چینی که ملاف از قوت و با ضت عالم تا سوت و ملکوت که که در عالم جبروت  
اسیره بیا زو بر حرم جنان کار بر بندد که از خود فانی بحق باقی گشته در قوس سحر الفیضات

۲۱۵ گورد، و جمیع حرکات و سکنات سالک در عالم کون بدیده کنی. جائز طلسم ایست. ایست  
عزیز از میں چهارم علم - العلم علمان علمه الادیان و علمه الایمان - و الاولای برکته که گویان  
و ساق و متناسخ و بازی گویا عالم گفته باشد

۲۱۶ مکتوب پیر در هم | در جواب راجی روم الد - در تحقیق معنی کلمه لعیب - سبحان الله چه  
معنی و معنی و معنی و معنی و معنی که از هم محبت و پیغمبر اجبت هزار حرف با تواج مختلف  
که در حقیقت عین یک اند و در چشم عالم کثرت کثرت داشته، و در بصر بعینت عالم وحدت واحد است  
از پیرده هزار عالم که آنها منون عقول و مومنات نفوس خلوصه گرفته استجاب از آنها نتیجه فکری -  
بهرنگ در پایه احدیت و یکم غاصد صمدیت س که سرک شاه سج نزول عارح معارج بروج شاه  
جمع الحبح ذات و کساء الد راجی سید کرم الله که ظاهر او باطن از فقر است چه فقر که سواد او  
۲۱۷ فی الدارین را حاصل او است یعنی فانی فی الله بالکل بحیثیت لا وجود له ظاهر او باطن او دنیا

و دنیا فانا اخره فهو الفقر الحقیقی و العدم الاصلی مراد از در است سید نامور لانا اشارت کرده  
که در بیان کلمه طیب رفته سخن در باب وحدت گفتن و نوشتن در سوار است، چنانچه دانای  
حکمت نقد و اصله ابو بکر شبلی در جواب سائل فرمود من سئل عن التوحید فهو جاهل و  
من اجاب عنه فهو ملحد و من عرفه فهو مشرک و من لم يعرفه فهو کافر - حاصل  
آنکه هر که توحید دانست ستم نمود یعنی کفر یعنی ستم است، چه توحید عبارت از التوالم

۲۱۸ عالم کبیر و صغیر است که حضرت حق تعالی و بیقی وجه ربک ذوالجلال و الاکرام فرمود  
۱۱۱ الامت اولی الامر انصاحب حق واجب الاتباع دانسته قلم به اختیار است اگر چه بدست  
سنتار است بلکه مختار هم درین شوق و بیان به اختیار که مختار از انشاء حسنی است اندوهی  
الاختیار - بیبها ت بیبها ت چه گویم و چه نگویم اراده دیگر میجواید و حقوق لطیف دیگر میکن  
و پیرد که او دو که بر داند باید از کار او دیگر نبرد نرود و نبرد خود را بخود برود و خود  
نگردد ظاهر تر این گویم اضافات و نسبت اعتباری است وجود و احدی است این سخن سواد و جلالی

۲۱۹ قبول نکلند در تمهید معنی گفته شد نیم سید برتر محتاج به بیان دوم نیست اشاره اول کافی  
است، اما برای دیگران ازین هم ظاهر تر گفته آید لا اله الا الله محمد رسول الله است -  
اهلی نحو و معانی درین باب در اثبات مستثنی متصل و منفصل که از کلام قسم الا الله و  
فدح بسیار دارند آخر مستثنی یعنی غیر دارند صوفی را از غیر و غیرتیه غیرت کار نیست، نظر  
ایش بر معنی است اگر چه طایفه ازین خفته طول طویل کرده اند چه اله در قرآن یعنی ربی آمده  
گاه الخلاق او بر عبود سلطان و گاه بر عبود باطل و گاه بر عبود بر حق سواک باطل برود  
مراد صوفیه است - اسوله و اجوبه ایشان تمام و کمال از او نام کرده دفتر باید عماله جبره از

۲۲۰ از حجه بجام لوقام نموده دفع خوار اهل عوام میا زد که سفید بد فاده و وصلی بر جاده و حاجی  
در کعبه و بر مشتغل در گفتن لا اله الا الله که از زبان او - لهذا آن سرور کائنات فرمود کل ما  
من غیر الحق فهو صنمک و عابد صنم را من مو حرر گویند بلک کافر مشرک چه بر من مصدق  
مشکل

دقت شود که در بصر بعینت او موجود حقیقی یک با شکر قل هو الله احد از جهت بر اول قبول  
 تعلیم فرمود که از حد البیت از حد حق که در شان او حق نمی گفتم است ، و لکن قولوا عبده  
 و سوا له که با رسول در لباس رسول است چنانچه ذوالقرنین را از نوح با بد بگوشتنا ختم  
 پس غیر از عارف رسول ما دیگر نمی پذیرد - احمد را احد میگوید و محمد را رسول پس پس  
 تفسیر لا اله الا الله محمد رسول الله بدین تفسیر است ، نیست موجود در حقیقت  
 هیچ موجودی مگر حق سبحانه که ظاهر ظهور محمدی است - عربی که ترجمه الحی غیر از صوفی را این  
 شهود نیست ، که صیغه القلب از غیر دارد - لهذا دخل الجنة جزاء من قال لا اله  
 الا الله محمد رسول الله است ، چه گویند لا اله الا الله میدانند هر چیزی را که  
 شرک و وجود واحد خودیم گفت عین واحد است - پس کفر او عین ایمان است ، چه کفر نزد  
 او باب شهود حق تعالی را از غیر او گفتن در دین است ، چه هر چه در وجود است همه حق است <sup>۲۲۲</sup>  
 اصنام و ارباب را غیر حق گفتن کفر است ، اگر چه علامت و رسوم اصنام و کواکب را حق گفتن کفر نیست  
 ذلك فضل الله يؤتی من یشاء و هو اللذی ذو الفضل العظیم - ما من دابة الا هو اخذ  
 بنا صیغتها ان کالی علی صراط مستقیم -

مکتوب نوزدهم | دین پران عابدانک نیز در مجالس با اصل با طریقت ،  
 گفتند در بانی وحدت قرب با نگاه صورتی است عبدالحی و احمد محمد است اسمعیل النوفی القادی -  
 الاجری دام شوقه و ذوقه متضمن براننا طاشقی اظهار شوق لبس و محبوب حقیقی بطلب توجه مرتبه  
 مطلوب حقیقی با دانستن بدیهه شهود گذشته - ای عزیز جواب این سوال پراختلال چه نوبت  
 یا در بر جوئنده در بدو ، محبوب در در خواهنده در کج و باز از معانی عزیز رفتن راه طریقت نه  
 کوز قدم است بلکه پوشیدار بودن با حق و از خود رفتن بر دم است ای در سگستان متن <sup>۲۲۳</sup>  
 سگ حقیقت از قوه و قوای جسم است بلکه ارتعاش قیصر قوای جسم است قیصر بین النسب الاضافا  
 و عدم امتیاز عادت و رسم است - داع نفسک و فقال - عادت و رسم همین یک کلمه است در سگستان  
 صلی الله علیه و سلم غرت لثین حجره و وحدت را بر بان سالمح و آیه و فی النفسک افلا تبصرون -  
 تلعین مکان لا مکان بر آن مکان جوت است ، فاطمه - قانون کلمه من عرف نفسه فقد عرف ربه  
 عرفان برسان نورانی تو حید را در سخن رسالت تقویم است لامح - پس ای دلدار دل توی داد و دیده  
 کول بیدار آرز ، با وجود یار در آغوش و جستن در آفاق و نمودن جو کس و خروش از عارف نه پسندند  
 اهل بیوت پس عارفان نه شناسند و نه بینند ذات باطن خود را ، زیرا چه شهود شده بکنند  
 وجه حق تعالی را از ذات خود چنانچه حق تعالی فرموده او وجه الله - هر ذکر و راد را اینجا است <sup>۲۲۴</sup>

و لکن یتم تا عارفان در پاینده که حق تعالی هر که و بهیچ چیز نواجده دارد و جز اقبال شان و عادت  
 او نباشد و ادب را از ان کولم و فادار مستغنی است ، پس هر چیز وجه الحق باشد - شعر  
 مهر سر گشته که آفتاب کجاست یار هر سود و حال که یار کجاست  
 نغمه چون تو مهر سر کجاست چو بر کسی که آفتاب کجاست

همه در سال خوار حنیف در همه احوال خود را می بینم خور را می یافتیم اکنون خود را می بینم  
 خوار می بینم - یعنی سابق وجود حق را تا ما به کرده بود خدا را می بیند خود را می بیند، اکنون اثبات  
 حق کرده خود را نمی بیند حق را می بیند - چون در خوار است آن مستحق جان حقیقی ملو بوده و استغنا حقیقت  
 و استبصار بسوی راه معرفت اکثر نموده تنبیه و توبیخ بر بیل عارفان سلف نموده می آید، اگر  
 چنین غفلت از گزشتش جان بر آرد بر تصدیق دل نماید امید از فضل الهی او است که بقی رسیده، اگر  
 سرسری و افسون فسانه نمانند - بیت م

۲۲۵

رد باید گیرد اندر گوش - در نوشت است بند برد پورا  
 لازم که این حالات جامع را تو شمر راه خود گرفته سلوک نماید و از چشم ناخوم پوشیده دارد - الوهم -

باب هشتم در بیان احوال اجداد بزرگوار آنحضرت، و مشتمل بر بزرگوار بعضی  
 بزرگان این دیار - ۲۱۵

اگر چه در راجع از باب بلاغت مستحسن آن بود که ذکر اجداد آنحضرت ادباً با هم در اول این باب  
 سمت انجام می یافت، اما از آنجا که کاتب حرف طولی وار از آنجا که با کمال حضرت در حقیقتی  
 عبرت و شکفتگی دارد اول و آخر همان صورت با منی را منظور هر نظاره و مشهور در پیش بره  
 می نثار د

در و دیوار من آینه از کثرت شوق هر کجا مینگم رود رای بنیم  
 اول اسامی اجداد در پیش در نظم آورده میشود تا خوانندگان این کتاب از هر یک مطلع شوند -

- |                             |                                 |
|-----------------------------|---------------------------------|
| شاه ابوالنور قطب در یاد دل  | محرره فرید کاتب محبوب مرشد کامل |
| بیت در وصف او زبان کوتاه    | باب آن روینا محمد شاه           |
| کعبه فقر را خود او بیت خلیل | بعد از آن بیت شاه اسمعیل        |
| جامع العلم حاجی ابوالخیر    | صافتر سینه از خیال غیر          |
| شیخ معروف ثانی و اصل        | بوسعید آن موجد کامل             |
| منظر نور و وحدت الد         | شیخ عثمان بن محمد ماه           |
| انگه در وقت خود ندرت نظر    | بعد از آن شیخ چاند پیر کبیر     |
| ابن شیخ مستفید محرم         | شیخ مودت اول آن محرم            |
| واقف ستر نظا هر و مکتوم     | بعد شیخ آن محمد محرم            |
| در ره حق جهاد او دست جلی    | شیخ خضر محمد است ولی            |
| بهر شیخ تاج دین گزین        | در درج خضر غیبات الدین          |
| شیخ نعمان راست جای نشین     | بعد او بیت شیخ عزالدین          |
| پدر نعمان با کرامت و جاه    | شیخ الاسلام شیخ فرخنده          |
| سعدن العبدی منبع الحسنت     | شیخ مسعود جامع البرکات          |
| خلف شیخ و اعظم الاکبر       | حضرت شیخ واعظ الاصفه            |

۲۱۱

شیخ ابوالفتح رشید آفاق	خلف پاکیزه شیخ اسحاق
عبدازہ بہت شیخ ابراہیم	باغ دین متین لاچولیم
شمس دودمان ناصر تہ	عزت پاک شیخ عبداللہ
آن رفیع المکان سپہ جناب	خلف پاک عمر بن خطاب
قال فی منانہ تفسیح لانا م	درۃ العمر زینتہ الاسلام
آن شریف مہاجر و انصار	خانہ تشریح راہ دوم دیار

چونکہ احوال ہر یک اجدادش موجب طوالت کتاب بود ناگزیر از احوال حضرت مخدوم شیخ محمد قدس سرہ اس دیار بقدم شریفش جلا یافتہ شروع مینماید -

ذکر آن غواص بحر توحید آن ممتاز بقا مکتبید، آن کاشف اسرار الہی، آن اقیق رسول حق آگاہی آن برگزیدہ در گاہ صدر حضرت مخدوم شیخ محمد قدس سرہ -

۲۱۲ وے از اکابر اشرف فاروق بہت رضی اللہ عنہ - دوس طریق بنایت حالے قومی و شیخ نے عظیم داشت صاحب تصرفات صوری و معنوی بود محتشم خلیفہ و جانشین خانوادہ سہرورد است خرقہ خلافت از پدر بزرگوار خود حضرت مخدوم شیخ خضر قدس سرہ پور شدہ، وے از اصی ب حضرت شیخ الشیوخ رکن الدین عالم ملتان است، خرقہ خلافت از ان حضرت پور شدہ چنانچہ کمالات وے از خلف رشید مخدوم شیخ محمد قدس سرہ دریافتہ میشود کہ چہنیش مبارک بلند پرواز را در دایم تربیت خود کشیدہ بمقامات عالی رسانید، مزاور مکتبہ او در شہر دہلی حاجت روائے خلق است رحمہ اللہ علیہ -

الغرض حضرت مخدوم شیخ محمد از دہلی بسبب خاتم بر خاستہ شدہ در وقت سلطان ابراہیم شرقی سمر اجال و انتقال و متعلقان در خیال در شہر جہنپور تشریف آوردہ در کونجا ویرانہ کہ آنان بجلد سپاہ مشہور است استقامت گرفت، سایبان نہایت کہ دفع کا یا باران بدان توانند نمود - مسعود ایام زیر سایہ درخت گذرانید - موسم ہر سات رسید ہر دور ایام از موسم مذکور انقضای یافت، اساک باران بود نمود، عالم از خشک سالی بنایت گرفتہ

۲۱۳ و سوختہ گشت، اضطرابی تمام ہمہ خلق را ہ یافت، سلطان نیز ازین مقدمہ مضطرب گشتہ - از دور ویشان و صاحبان استدلال و توجہ بینواست، در ان وقت درویش صاحب جذب در جہنپور استقامت درخت، سلطان از بعضی خوارق استقامت کے جناب ان درویش مذکور ہم رسانیدہ بود، شکایت اساک باران بعرض رسانیدہ ان درویش فرمود کہ دوستے از دوستان الہی بے حمایت سایہ عمارت و سایبان در سایہ درخت ایام بسر میرد، بہت بار ان اعتقاد انان نمیکند کہ دوستان حق را رنجش بہر سر - سلطان ازین مقدمہ الحلاص یافتہ مگر تلاش حکم گشت - آخر معلوم شد کہ درویشی باقی چند از متعلقان در نلال و پیرانہ استقامت گرفتہ است، از اولاد از برہ او نابان است، سلطان بیخود بلا زست مشرف گشتہ، اول درخواست تعمیر عمارت نمود، درخواست سلطان بزرگوار حاجت محلی گشت، آخر ہزار درخواست بترتیب

منزلے از گاہ و خوش ما مور شدہ در آن وقت باد سلیمان آن تہ تہیب بہ سہلۃ الرسول صوہ شرف  
 سلیمان رخصت خواستہ متوجہ بمنزل خود گشت ، بہنوز سلیمان در راہ بود کہ باران  
 ۲۱۵ لغایت طغیان بر رسید ، چنانچہ سلیمان بمنزل خود بہتر آمد محنت داخل شد ، سلیمان از لہور  
 این کرشمہ لغایت منزلت اشقت اعتراف تمام بجناب ولایت کاب و مید کرد ، و فرخورد  
 معاش فتوحے مہین در آنت ، از ہر طرف ہر قسم خلد ہن روی نیاز بدو آوردند ، باہر گونہ  
 خلد ہن طریق اصلاح و تواضع و عجز انک را پیش گرفتہ ، چنانچہ جناب ولایت کاب او قبل اہل  
 دیار گشت ، حتی کہ بازار دیگر مشاہیر شہر فرو نشست ۔ شیخ شد و در آن وقت کہ جملہ  
 مشاہیر شہر بود این مقدم خوش بنیاد ، اگر چہ نسبت ہر طریق مفاہمت را بہموردن نشو آنت  
 اما از دل بظلمات فاسد آلودگی داشت ، چون اشتہار خوارق و کرامت دے سر ببالا کشید  
 ہر گونہ مردم بقدر استعداد جہت خدمت ملحق بدشدند ۔ روزے زن کا دیانے قدر کیشیر  
 گرفتن بخدمت رسید البتہ قبول فتوح خود نمود ۔ و در خوارات این مہی کرد کہ میخواستہم ازین کیشیر  
 بقدر استعدادے کہ در خود می یابیم ہر روز بلا فصل بطریق فتوحے رسانیم علی اگر قبول فتوح ہمہ طرف  
 آئیناب بعد از نابل فرمود تو از قوم سہنودی مخالف دین و منافق این فرستہ ما اگر از افعال خود  
 و دین فاعقول تا یب سوی و از دین مہدی ببردہ گیری قبول نہد تو رضا یقہ نہا ہو ۔ آہل ہر زن

۲۱۵

لغایت دل از بس کہ شہادتہ جان کمال آن حضرت بود بے تامل کلمہ شہادت بہ زبان اند  
 بقصد لیاقتی کہ خدمت محکم بست ، ہر روز قدر کیشیر گرفتہ بخدمت میرسد فتوح و  
 بترف قبولیت می رسید و خود دے ایام بدین دستور تقضت گشت ، اتفاقا اورا درین موت لائن  
 گشت جان بچن فریہ نمود چون در خانہ خود با مشلقان بوین آنها آمیزش داشت ، متعلق گشت  
 خواستند کہ اورا بر رسم خویش در آتش گویسو زندہ این خبر بعرض آنحضرت رسید ، با خادمان فرمود کہ  
 متعلق گشت را ازین سالہ منع نمایند آن سلان را با بئین اہل ایلم تہمیر و تکلفین با بد نمود متعلق گشت  
 مخالفت نمود ، بقدر بطول انجامید قصیدہ بقاضی شہر بردند ، قاضی سوافق مسئلہ فتوی اثبات سلانی  
 دے بہ شہادت دوت بہ مستبر داد ۔ آنحضرت فرمود حاجت چندین گفتگو نیست ہمیں موتی اگر  
 اثبات سلانی خود را گواہی دہد چہ بہتر ، ہمہ حضار این دعوی غریب و عجیب بسیار تحسن  
 افتاد ، آن حضرت خود نیز دیک چنانہ او با پستاد گفت ای مسلمان اگر تو بہ تصدین مسلمان بچن

۲۱۶

بر آورد و گفت الحمد للہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ باز سرد گفتہ ، آنحضرت  
 بر جنازہ او با جماعت نماز ادا کردہ با احتیاط تمام دفن نمود ۔ از لہور این خوارق عجیب و غریب  
 غفلتہ در شہر و اطراف افتاد ، سلیمان با جمیع خوام و خدم اکثر مجاورت آستانہ می نمود ۔  
 باز از شہت شیخ مسد و لغایت فاسد گشت ، اگر کسی بچینید در وضع اہل  
 کرسی محکم بست ۔ چون دیگر واسلہ دفع نوبہر با خلاص زبانی پیش آمد نمودہ دختر خود را بہ  
 دو خوارت تمام بہ شیخ کشید فرزند آن حضرت بہرنی داد ، چون دختر بچہ سوہو در



حرم آن حضرت حرم گشت بدوش قابو رفت یافته از دایه حرم و از راه دخترونه بود  
 احوال خلوتی آنحضرت استفاده کرد که تو بجناب آنحضرت گاهی بخدمت می آمدی و می شدی دایه  
 مروض داشت که آنحضرت را طریقی میسود داشت که چون روز جمعه بنام میروند از من روغن طلب  
 داشته نظر چند روزگوش مبارک می اندازند - پنجم سکه و قدری روغن فف نموده حواله  
 میزد که چون بطریقی میسود با این خدمت امور شوی همی روغن را کار فرمای از تو بخدمت عظیم  
 ۲۱۷ درود آنحضرت جایگزین خواهم شد از جمله خواص خدمت خواهی شد، آن ناقص الحقیقی از من گیر  
 و قوفی نداشت و صیقل چشم سکه و کار فرمود، همی که روغن دو گوش مبارک رسید بر تالی  
 فرمود که تیر سکه در کار شد - ساضینا بقضاء الله تعالی - تقدیر الهی بر من بوده بود  
 ازال جراثیم سر بهالین عرض کشید - بیقراری صعب روغن نمود چون تقدیر الهی میسود  
 و دلجویت رسید - بتاریخ سوم جمادی الاول بلباس پوشال الحیدرالی الحیب - با دست چینی  
 همزنگ گشت، عالی لغزائی آن محبوب الهی بیقراری پس نمود - سلمان ابراهیم از تو بیت  
 نهایت کوفته شد، آخر الامر حضرت شیخ مشید را صدور و حال چنین آن مسند محترم گردانید،  
 کمال نیاز مندی در برگشته محمد اباو قریه ولایت کور باد که مواضع در وجه محاکم قرار داشت  
 روز بروز در صداقت ترقی میکرد، کارش موجب الاعمال بالنیات روز بروز بالا  
 میگرفت، تا آنکه از بلبله غالی و خاکدان ظلالی رخت اتاقت بر لبست، پنجم مشید  
 حال عجیب و شایع عظیم و تصرفات قوی پیدا کرد - تصرفات دلالت و تامل روز - پیرا  
 ۲۱۸ و هویدا است که از اصحاب و چندین فرزندان با حشمت و اهل متحداد که هر یک را  
 ذات العباد عالم توان خواند بوجود آمدند چنانچه از احوال هر یک پیشتر ذکر خواهد رفت  
 انشاء الله تعالی

الغرض حضرت شیخ مشید چون انتقال خود از این عالم در مساعلات یافت ،  
 و در اولی بودند، حضرت شیخ معروف و شیخ علی خرقه خلافت خود همه امانت خواجگان  
 سپرد و در شیخ معروف بارزانی داشت ، تحمل این امانت گردانید بتاریخ لبست دوم جمادی الثانی  
 سنه ۱۰۰۰ هجری قمری با شکیافی علی بن پیر و از کرد، نزار تبرک او در جویند را خواهد  
 از این فیض الوهیت بر نزار حس می بلورد - مرحمة الله علیه -

حضرت شیخ مشید قدس سره در عظیم القدر با برکت بود و در سیر سیرک کار  
 باقصی مدارج رسانیده بر پنج من سلاطین طریقی نحو آملی قدم بقدم بر طبق مجاهدات  
 آباد و اجزاد اجتهاد را کاری فرمود ، صاحب تصرفات صوری و مسمی گشت ، انواع کلمات  
 و خوارق عادات از روی اختیار ظاهر میشد - بتاریخ لبست دوم شهر جمادی الاول  
 بر حرقه حق و بیرو صفت قدس سره

حضرت شیخ چاند بن شیخ معروف بعد وفات پدر عالی قدر بر صدر سجاده جلوس  
 ۲۱۹ فرمود طریقی آباد و اجزاد را کما بینگی رعایت نمود، گوهر وقت در سگ که منای الهی می صفت

تا آنکه بتاریخ پانزدهم جمادی الثانی ازیں عالم رخت ارتحال بر گشت  
 حضرت شیخ محمد ماه بن شیخ چاند قدس سره مردے بنایت صاحب لغزنا صوری  
 و معنوی بود۔ بعد از انتقال پدر بزرگوار دست از اثرات دنیا کشیده بود۔ در احیاء طریقی  
 بزرگان خود احتیاط تمام میفرمود۔ تا آنکه بتاریخ دوازدهم ماه رجب لیالم بقاخر امید۔  
 حضرت شیخ عثمان بن حضرت شیخ محمد ماه قدس سره نعمت و امانت در دمان مطهره  
 سپهر و در اسباب اجداد کریم السقرین محافظه میکرد۔ در تعمیر احوال معنوی خویش مجاہد  
 میداشت۔ تا آنکه ازیں منزل غائی بتمام اصلی شتافت۔ و فاش بتاریخ بیست و پنجم جمادی الثانی  
 واقع شد۔

حضرت شیخ سعید ثانی بن حضرت شیخ عثمان قدس سره صاحب کمالات صوری و معنوی بود۔  
 حق تعالی از صاحب خود انواع ابواب پرورے کثوره۔ تا آنکه در احتیاط مراسم صوفیه  
 گوی سبقت از بہتران وقت در بود۔ تا از وحشت خانہ پر ملال بہ شہرت خانہ بے زوال  
 نزول فرمود۔ و فاش بتاریخ شانزدهم ذی القعدہ واقع شد۔

۲۲۲

حضرت شیخ ابوسعید بن حضرت شیخ سعید قدس سره مظهر انوار و احدیت  
 بود، ہمیشہ ہمت بلند داشت، نقوش آزادی بر صحیفہ دنیا مینگاشت، حق سبحانہ تعالی  
 دیرالبعین عنایت نظر کرده بود کہ مثل شیخ البراہینہ فرزند محترم داشت  
 آخرین صد ہزار بریدے۔ کہ بیورد و اینچنین لیسے  
 همیشه در مجاہدہ نفس ثابت قدم می بود۔ تا آنکہ بتاریخ دوازدهم ذی الحجہ بروضہ رضوان  
 شتافت سر رحمۃ اللہ علیہ۔

حضرت حاجی البراہینہ

ذکر آن کاشف اسرار دقایق و آن واقف اشارات حقایق آن مختار بخلوت اولیاء  
 امتی کا بنیاد یعنی اسرائیل آن سرفراز بمناسب العلماء و سادات الانبیاء بے مثال  
 آن ساد مقامات تجریدہ آن مستغرق مشہدات توحید مصفا از الالہیہ خیال غیر حضرت  
 حاجی البراہینہ قدس سره وے جد کلان حضرت مرتد حقیقی سمت۔ شانے عظیم و حالے قوی و  
 نفس بابرکت و تصرف کامل داشت۔ انوار صلاحیتہ و آثار عروج مدارجات از لبرہ مبارک  
 ۲۲۱ او تابان۔ و ولدش در وقت سلطنت نورالدین محمد جہانگیر شاہ واقع شد۔ کم وے قبل  
 از ولادتش بروز ولادت پدر بزرگوارش شیخ ابوسعید جدوے حضرت شیخ سعید ثانی  
 قدس سره مقرر نموده بود۔ و اینچنانست کہ روزے گذریش شیخ ابوسعید نور اللہود۔ خبر بہنا  
 پدر بزرگوار وے شیخ سعید رسا میدند۔ در آن وقت لتابے در مطالعہ داشت بجهت دریافت  
 اسم در آن خوض نمود، این اسم برآمد ابوسعید البراہینہ۔ فرمود کہ این را ابوسعید نام است ویراجتے  
 فرزندے کرامت نماید اسم او البراہینہ خواهد بود۔ سبحان اللہ این نفع مخصوص بیزات وے بود۔  
 الخوض در اندک مدت علوم عقلی و نقلی تحصیل نموده علامہ و فہما مددگار گشت

چنانچه در علم جامع کلمات صوری و معنوی بود - نظیر نداشت با وجود حسن شباب با  
 پیش و کارهای در صلاحیت و تفاوت مقدر بود - و ارادت به جناب حضرت میر سید شمس  
 برهان پوری داشت ، در اوایل سلطنت شهاب الدین محمد شاه بهجهاں صاحبقران ثانی بدلی  
 شریف ایزدانی داشت از آنجا که آوازه علم و صلاحیت و همه جا فراز رسیده بود - امیر الامرا  
 نواب شایسته خان نزول دے را از نواب علی غازی در یافتند و اتفاقاً در تمام کتب مشتمل بر کتب  
 در وقت فراغت بنده مشتمل نشسته ، از اعراب علم از احادیث و تفسیر و رموز و احادیث و معانی  
 فزونی صوفیه تعلیم نمود - مگر خدمت و بیعت و چاکر لسته می بود حتی که سلطان رامشخان  
 عزت گردانید - سلطان نیز از در یافت صحبت و بیعت منبسط و فرزند گشت هر چند  
 - سلطان بمشاورت امیر الامرا اکثر در خواستی نمود که چیزی از مناصب نخواستند چند دیهات  
 بطریق نذر قبول افتد ، اما در از غایت استغنا و بلند مرتبه تعلق پذیرد - متوکل قدم بردان  
 نهاده بود لیکن بعضی برادران انار ب که بر او پای دے آنجا رفتند بدان تعارف هر یک فرخور  
 خود با اختیار سپردند ، سبب ترک و آن بود که روزی سلطان بجهت <sup>بجای</sup> یافت سعادت  
 ملازمت حضرت شاه میر قدس سره که در قصبه بیاکوٹ سکونت داشت توجیه فرمود - حضرت  
 شیخ ابراهیم نیز در آن وقت همراه بود ، سلطان چیزی نقد بر طبق نذر پیش حضرت شاه سپرد  
 در وجه قبولیت نیافت - چون سلطان بمبالت قبولیت از حد گذرانید اشارت لطیف حضرت شیخ ابراهیم  
 نمود که سزاوار این <sup>بجای</sup> نند که با انواع مشقت تحصیل علم نموده ، آنرا جهت آبرو و بیجا  
 صرف مینمایند - این سخن از کمال غیرت و دلالت جا کرد - از تعلقات دنیا لیلی منقطع <sup>بجای</sup>  
 گشت قدم اجتهاد از ادا نذر در آن در سیر سکونت نهاد ، خود را در ریاضات و بیعت  
 انگیز از غایت آزادی یک طاعت نمید - نقل است که مادر امیر الامرا عورتی پارسا و  
 صالحه روزگار بود ، با وجود آن قدر استقامت جاه و مهابت خود از همه بی تعلق و جودت خود از  
 حضرت چرخ زنی مترو میه گشت ، بلکه در آن حضرت آنقدر مشقت روا داشت که مبلغ از صرف  
 لا بری حاصل افتاده بود ، در وقت قبول نذر بخود حضرت ابراهیم می نمود که این بدیه نذر از وجه  
 حلال است مگر قبول افتد نذر صرف - از غایت محنت و مشقت التکلیف آن پاکباز  
 هم بشرف حاجت معزول نشد ، بی زاد و راه کرا اجتهاد بر میان مسافرت بست ، امیر الامرا  
 بر عرض رسید که چهار این خادم قدیم - ... بین الادی با شد ، حکم شریفی تا بمسکلات آنها  
 تا کید است رود ، حضرت بدان چهار عبور فرمایند فرمود و اس بر بیعت و سکه در راه دوست و سعید نیز  
 در میان آورد - آخر بر آن در خرابی توجیه نموده بحرف زیارت حرمین رفیقین سعادت ابریه یافت  
 چندین مجاور آن اشرف المکان بوده معاودت بولکن فرمود بلباس آزادانه در ولید پور  
 شریف آورد در سلطان پور که الان به کجیوه مشهور است با اقامت نهاد سه روز <sup>بجای</sup>  
 در سنگ از دواجش در آمده بودند - اول دختر شیخ عبدالکده که از فرزندان قرونه الحارثین  
 شیخ اسمعیل قدس سره بود - و شیخ اسمعیل در بیعت عالیین صاحب کلمات بود و چنانچه

ذکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم حاجت روائی خلق است۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم  
 از فرزند شیخ عبداللہ بوجہ آمدہ۔ دیگر در خواست شیخ محمد اجنت ملا محمد جو جویری،  
 اما از آن صدف گمرے بر ساحل سلامت نرسید۔ دیگر در خواست شیخ محمود قریشی المعروف بالکلی  
 مبارکپوری، از دم فرزندے باقی نماند۔

حنی نسائی شیخ ابوالخیر از تصریفات کامل کرامت فرمودہ بود چون ایام ودیعت جن  
 خود در معاملہ تنقیب ہو یافت، اکثر در مقامات سخنان فراتی بر زبان مبارک میراند۔ در ضمن  
 برونی خانہ درخت ذات الزواجب کہ در سہند آنرا بر گویند خواستہ بسیار سایہ دار و بوزول  
 بود بلکہ آن درخت لما خوردن نذہ بودند جهت جلوس خود بیایے آن درخت چہو ترہ آراستہ  
 بود، روزے باشہ چند از باران محرم راز آنجا افتادہ بود۔ عصا در دست مبارک داشت  
 بر آن چہو ترہ خط موازی تہر کشید۔ باران دوران وقت آن حرکت از دے محض خیال چند آشتند،

۲۲۵ آخر حال روز بر لبہ رض علیہ اگر چہ حرارت زمین سہک نبود کہ کہ بر آن اضطرار  
 ہم رسک نہ صباح اللورد کیا زہم ماہ سوال یک ہزار و پنجاہ ونہ ہجری بود حجاب  
 جسمانی بر انداخت با محبوب حقیقی نرد نصاحب باخت۔ خلف رشید حضرت شیخ محمد  
 چون در تعیین محل قبر ہزار ہزار و صحت نہ داشت متالی بود، آنجا کہ در کشیدن خط ہر چہ ترہ  
 حاضر بودند صورت عجزا عرض داشتند خود توجہ فرمود آن مسلمان را اور پادش  
 با احتیاط در لوازم تدفین شتافت۔ انواع لہجات نورانی ہر وقت منورہ او طاری است،  
 ظاہر تصرف تام دیرہ میشود۔ ولادتش در سنہ یک ہزار و ہشت ہجری بود، پنجاہ و یک  
 سال عمر تم ایف بود در سنہ یک ہزار و پنجاہ ونہ نقاب جسمانی بگذاشت باد و آفت ہم نماند۔  
 رحمۃ اللہ علیہ

ذکر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم

آن عاشق پاکباز و زان سرحد حرم راز آن سر صوفی لطیفات احصیت آن سرحد  
 بمعارف صمدیت آن سرحد بادہ وصال آن باقی بر لقاے لایزال آن مجرب مبارک  
 محبوب الہی آن سرحد و عنایات نامتناہی آن کعبہ فقر و قناعت را خلیل حضرت محمد  
 ۲۲۶ شیخ اسمعیل قدس سرہ وے خلیف رشید و خلیفہ و جانشین متمم حضرت حاجی ابوالخیر است  
 جسوس سرہ دارادت بندیت سلطان المارنہن حضرت میر سید شہر بہر بان پوری داشت،  
 و خانہ مفصل بجای خود نوشتہ آید، تصدیق کہ وے را دریں طریق حنی نسائی کہ بہت فرودہ  
 کتر ازین فرمودہ شد ہرہ می افتد حنی نسائی وے ویرا ولما در زاد بوجہ آوردہ ہمے من بخ  
 روزگار در ہر دیار بولایت وے محرف بودند، در وقت خود خصمیں بہ عنایت الہی حاکم فقہی  
 نظم و نسق ولایت صوری ہم بر سمت اقتدار وے حوالہ کردہ بود کہ انتظام تصرف دیان وقت  
 بے توجہ وے صورت بیک گرفت۔ سخنان محض حکیم نالین الہی بود انجہ بر زبانش میگذشت بہ ہم  
 طرف ظہر میزد، ہر نظم جز بہ استخوانی بودے اشہلا یافتہ بود۔ کہ از عالم واصل آن آگاہی داشت

کے کرسا ہا سال لہذا زنت و شرافت داشت چوں لطیف سپہر و کز متشکرت می شد سپہرانی نام  
 باز پرس مینمود - انقدر جلال بودے کاری بود کہ ہم کس دلہرانہ بحضور نمی رفت - بر تقدیر آرا کے قصہ زیارت  
 صلیکد و بجز دین کے جلال اور لرزہ در اندام می افتاد - مجال دم زدن و قدم پیش نهادن نہایت - الغرض در ۲۲۷  
 عہد صبیانچہ انتہا کے تحصیل علوم بود بر تیب لغزب با انجام رسانید - حتی تھالی و بر اصحاب تصرفات صوری و منوی  
 وجود آورده - چوں بسندہ تمیز رسید جز بہ سونی اور البوف مقصود صلی کہید - مراد افلاک قدم اجتناب در پیش  
 نهاد - در زبان کا پور خدمت سلطان اراکلیں میر سید شہر سادات اندو زنگت - اراکلیں کہ جو زبان  
 داشت با نذر توجہ آنجناب کا سبب گردید کار خود را با انجام رسانید کہ جو کہ حال ہے کہ بخدمت آن حضرت  
 رسید حصول مرادات صوری و منوی وے را حوالہ توجہات اراکیں می نمود -

گویند کہ در ایام تخیل سلطنت شہاب العین محمد شہاں است ازادہ اورنگ زیب کہ ناظم  
 آن دیار بود بجهت استحکام سلطنت دہلی بنام خود بخدمت حضرت میر سید شہر محمد قدس سرہ ملحق گشت  
 آنجناب بر توجہ حضرت مخدوم اشارت فرمودت ازادہ بعد ادا خدمت از مقصد خود بر عرض رسانید - بحواب  
 ماصحاب حصول مامول خود ناگزیدید چنانچہ اشراف اس آنحضرت بعد از مختار گشت ، چوں اور سلطنت  
 بر سلطان اورنگ زیب کے و عرفہ فرار یافت ، مرالین خواہر جناب ولایت آاب حضرت میر سید  
 شہر محمد قدس سرہ متفق در خواست قدم حضرت مخدوم فرستاد ، چوں دریں خلال حضرت مخدوم  
 در کس کہ حسب اراکلیں لایب تاب شدہ بالعمت و امانت خرقہ خدمت بر کس مامول توجہ فرمود  
 بود جناب ولایت آاب از حقیقت حال سلطان را اطلاع یافت ، اما از مقام و کم حضرت مخدوم آراکیں  
 داد - از آنجا کہ سلطان در خدمت مخدوم اتفاق نام داشت فرمان سعادت نشان بخدمت رسانید  
 بخا جہان بہادر ناظم اللہ آباد شرف صدور یافت کہ بر بنحی کہ حضرت مخدوم شاہ اصفہان  
 را فریاد کہ داند بادب و نیاز تمام بار دوی مقلی رساند - ناظم بکمال صلاحیت حقیقت حال را آنجناب  
 عالی سعادت داشت با حاجت بقرون لشکر چند دریں باب مبالغہ از حد گذرانید اما آن حضرت  
 اراکلیں استغنا ملتفت نگشت - در آستانہ بجزہ و بلوئے استقلال بر بالشت قناعت  
 نہاد از جمیع تعلق خود را بر کنار کرد با حسب حقیقی الفت تمام گرفت - از آنجا کہ شہر است مرطاط  
 اس نایب است بر مضمون این کلام

۲۲۹  
 مادریا کس رخ باوردیدہ الم  
 اے بے خبر ز زنت شہر ملام ما -  
 شہوہ شہر ملام پیش گرفت خود را در فرمہ ملامتی ازراخت - در جوانب و اطراف این مقدمہ  
 شہرت یافت ، چنانچہ قاضی وقت را نا پسندیدہ آمد - نایب سلطان را برین آورد کہ آن درویش  
 را بہ تعزیر رساند - این ارادہ را در دل متکبر ساختہ با ہم قصد ملازمت نمودند ، چوں شہر ملازمت  
 شہر گشتند کہ نہ ، چہ بینند کہ سبب بائے بر از شراب در پیش داشتہ در ولایت دولت اصلی  
 مشغول است ، از ملاحظہ این حال اگر چه در دل کا سد اندازہ فاسد داشتند - اما چون نظر بر جمال جلال  
 آن صاحب کمال افتاد - بچند سر دو قدم آوردند بادب تمام بیک گوشہ در خدمت استادند - حضرت  
 مخدوم این کلام بر زبان مبارک برانندہ

عیب زندان مکن اے زاہد پاکیزہ سرشت کہ نگاه دگران بر تو نواہد فرشت  
 بر سبیل تواضع قدمے پر کردہ بقاضی رحمت کرد - شہرے صدفا در نظر قاضی نمودہ ، بے تاہل با اتفاق وقت  
 تناول فرمود - زبان حال باہیں مقال مشرک گشت  
 تا بر رخ زیبائے ترافت از اہدرا نظر - تبیح نہ بدیش یک طرف ماندہ معلا یک طرف

ساعتی چند در خدمت آن محبوب (ص) الہی نرو و صاحبت باخت دل را از اندیشہ فاسد مطلق ۲۳۰

خال ساخت ، مضمون این ابیات در دل فی نکاشت

چشم میگون ترا تا اندر نظر ما کرد	ز اہر از زہد و ریاضت سر لیسرا کار کرد
تا کہ حسن مشربت دریا از لعل دل	خواجہ از مسجد بر آمد و دھشت خار کرد
تا کہ ز اہر از ندان مرتبت آگاہ گشت	بسمہ مدوانہ را در رشتہ ز نار کرد

با وجود شکر است اکثر خوارانی بچہ مثل اجیوا امانت از دے بطہوری انجامید اگر ہمہ را مفصل بگویم  
کما غفر ثبتہ نام کتاب بطور اللہ لشر - مقدمانہ چند کہ بنقل معتبر بسبب کاتب حروف رسیدہ بہرچہ  
آن سعادت دارین حاصل میسایم -

بقای ساکن حجر آباد گھنہ کہ ظاہر از معاش لبنایت عشرت داشت ، ایسہ داشت بہرچہ  
نام لبنایت صاحب حسن و نیکو سہرت بود - چنانچہ بھوجہ مذکور با کاتب حروف نقل میگردد کہ روز

بخدمت حضرت خدمت مشرف گشتم بادب تمام بر یک گوشہ ایستادم ، ہمیں کہ نظر آن حضرت بر بندہ  
افتاد بزبان مبارک از اسم و مقام من استفسار نمود ، حقیقت حال خود در شستم از روی نوازش  
بر نشستن حکم فرمود - ساعتی چند در خدمت بودم آخر بخدمت مبارک چیزے از تبرکات رحمت

نہادم ، آن تعطیلات را غایت بلند بختی خود انکاشتہ ہر روز بلا فصل بخدمت مشرف میگشتم  
چیزے از ہر ایا سوانق استعداد خود کہ بدان میلان خاطر مبارک دیدم پیش ہی نہادم آن حضرت بخوشی  
تمام شرف قبول ارزانی میداشت ، چندے بریں منوال التقضا یافت - روزے پیروم را ہم

تزوہج اخنت من در پیش آمد ، چون در سر انجام آمی استعداد نداشت - بہرین خشم گرفتہ کہ  
مارا حضرت پیری کوفتہ گرا دانید ، طاقت حرکت ندارم ایسہ ہرچی متعلقان و مہمان خانگی بتو

بستم تو حیاء و غیرت را بر طرف چہ نہاد اگر نفرادی بہتر بودے - چون از پدر این حکایت شنیدم  
خاطر بنایت کوفتہ منظر عزم مسفر بہ یاد دیگر مصمم کردم - خاطر خستہ بخدمت حضرت خدمت قدس سرہ رسیدم  
آنحضرت خستگی و کوفتگی مارا از چہرہ ملاحظہ نمود - بمسائلت تمام از سبب آن استفسار فرمود - حقیقت

حال برالستی و دوستی داشتیم ، از اینجا کہ خدمت این طاہر العظمت تمام بہت وقت مساعد آمدہ آنحضرت  
فرمود کہ مثل بقالان خریطہ بہرہ داری خروض داشتیم کہ ہمراہ است خود کہ بپوشیدم لہ - فراتر رفتیم ،  
بستر خود را برداشتیم پنج بہلولی خام از اینجا بیرون آورد بدست حق پرستد خریطہ من انداخت

و در ہانش حکم کردہ بدست من داد کہ برو چہ در تزویج اخنت ترا در کار باشد دست انداختہ  
افسوس خریطہ کہ خزینہ غیب است بر آری بشرطے کہ ما ہمیت خریطہ را مقصد ہی دریافت و نموداد  
نباشی بے تامل ہرچہ احتیاج داری بتصرف آن مختاری - بعد از ہم این امانت را بسلاطت پیش

فقیر آری - چون حضرت این وصیت تمام کرد سر خدمت پیش نہادم دست سعی بر سر انجام آن مقصد  
کندم ، حسب خواہش پدر و قبایل آن ہم بکفایت انجامید - حسب الامر مع خریطہ بخدمت حضرت  
رسیدیم آن امانت را بسلاطت پیش کردیم آنحضرت خریطہ را بافتند ہمہاں پنج بہلولی خام بیرون

آہر گرفته در نہر بستر کہ از قطعہ پلاک بودہ نہاد من از ملاحظہ این حال خاطر خستہ شدم گفتا  
سروض داشتیم کہ حضرت اینچہ رحمت فرمودند و ایس کہ رفتند ، حال ما غریب و بیچارہ چگونہ خواہد بود ،  
فرمود غم مخور باختر ندان غمی و اہل دول خواہی بود - آخر بہرکت الفاس مبتکر کہ حضرت فرمود کارم

بالا گرفت در سودا سوے مضاعف مقرر شد کہ در چہار سال از جمیع اہل اعتبار امتیاز گرفتیم  
بیچ آورد در دل نماندہ کہ بران سر نہادیم - الترض بھوجہ مذکور تا جہات خود دے بے یاد  
حضرت خدمت بر نہ آوردے اعتقاد دے تمام بجناب ولایت گاہ ہمہ رسانیدہ بود ، بران

صداقت کا رشتہ تا بابینجا رسید۔ سبحان اللہ حق تعالیٰ آپ کو خیر اہل غیب بردست افکار خاصان بارگاہِ صمدیت لہا دہ است تا ہر چه خواہند مختارند۔

۲۳۳

پہنچ محمد و اصل مسکن شمس پروردے بزرگ و از اہل <sup>اعتقاد</sup> مومنان بود۔ روز سے عند التقریب کا مجاز نقل کرد در ایامی کہ شہرت خواہی عزیز بود و کمالات عجیب حضرت بوزوم قدس سرہ بالا گرفت۔ مارا دایمہ کمال بقدر میرسی دست دار۔ دران ایام بحرفت سپیدگری زناقت ناظم جو تیر در دستم با اتفاق حسد دایرہ عا کہ عباد گویند و اختہ نہ۔ از انجا مسافت قریبہ بود غایت مستقامت غرض ملازمت را نصیب دادم صورتی آشنا بان با من موافقت نمودند۔ در انسانی راہ میان خود باہر مکارمیت میرفتیم کہ برائے طلب فرزند۔ کہ گفت برائے حصول مناصب و احتشام۔ بدین وترہ ہر یک از مطویات لہون خود اظہار ہی نمودند۔ ۲ خراز قبیلہ بذا کمالات شخصی از من استفسار نمود کہ توجہ مشاہد بنماط <sup>مکرم</sup> کونکھاری آقبیل گفتیم سخن مشتاقی جمال بالال درویش میروم۔ العرف چون بجال اوں حبیب الہی دیدہ ما منومہ گشت ہمیں کہ آن حضرت را نظر بر فقائے ما افتاد فرمود کہ سبحان اللہ اہل عالم را عجیب دون ہمتی سدر است کہ تو جس درویش بہینویش نمی آید الا آنکہ حاجتہ میرارند۔ نمجود استماع این کمالات ہیکی رخسار ارزہ در اندام افتاد۔ یکبارگی چون بغایت العوس متفرق شدند۔ منکہ طالب خاص جمال بالال درویش لہون بجائے خویش ما ندم از روئے نواز شمس فرمود کہ بیشتر بیا کہ طالب دوستان حق توئی، فرا تر و ختم لہون قدم بوس سعادت جاودانی حاصل نمودم۔

مخبرہ سے دامن درویش را کن استقامت تا بنا ہر جبلی کارت نظام

پہنچ عنایت اللہ نامی مرد سے بزرگ جہان دیدہ از زواجا درانہ نظام آباد بود از کاتب حرف تعارف میر گشت روز سے عند التقریب کمالات گفت کہ بر طبق استہوار لفظیہ فیض سانی حضرت نمودم قدس سرہ مشنوف جمال عظیم المثال بودم۔ روز سے بدالات سعادت باستانہ بوسی مشرف نمود ہمیں کہ خاک قدم مبارک سرور جسم گرم نفس راست نمودم کہ آن حضرت بخادم اشارت فرمود یک کلوچہ باروغن و شکر چیس من لہا د آفر از خواہب عطی پذیرا شد تناول نمودم از خادم معلوم ہن کہ ان روز صمیم حسب الامر آن حضرت آن کلوچہ راجحت کردہ امانت لہا دہ بود کہ سلامت لہا دہ جن رسید۔ آخر شب مجاور آستانہ بود صبح بپز گنیز کہ از درون حجرہ خاص قدر سے برنج کوفتہ پارک آوردہ دیش من لہا د۔ دران وقت در خاطر گزشت کہ این برنج کوفتہ قابل بشہر و شکر نہ <sup>۲۳۵</sup> چہ خوش بودے کہ اگر در شہر تر شہرے دویں جمال گنیم بود کہ آن تبرک را تناول کنم کہ باز یہاں گینز کہ قدر سے مشہور و شکر نیز آوردہ حوالہ من کرد۔ از خطبہ خود ملاحظہ اہر حالک نجابت در جہت افتادہم، بیچ مجال دم نوزدن نہ دستم۔ سبحان اللہ حق تعالیٰ آن حضرت را از کشف باطن ممتاز کرد اندرہ بود۔ این مقدمہ وال بر غایت قرب و ظهور صفات علیم است۔ روز سے کاتب حرفت بتقریب در قصیبہ کویال لہو رفته بود آسجا از قاضی نور اللہ کہ مرز سے صافتی بود۔ اتفاقی ملاقات دست داد۔ قاضی اظہار نمود کہ روز سے بخدمت حضرت نمودم مشرف گشتیم غایت متوجہ یافتیم۔ از وجہ مبارک برادرم قاضی خوب اللہ استفسار نمود مروض دستم کہ دریں روز ہا مسلط بخانہ استقامت دارند۔ فرمود کہ قاضی خوب اللہ تحصیل علم بجد نہایت نمود عجیب کہ دریں دیار نامور سان کے قدر شناس و نہ نیست، آخر خود بخود بزبان مبارک را ندکہ بنماط میرسد کہ پیش خوب اللہ را طلب بنام دوامی وقت را گویم کہ در تہ احوالش دقینتہ فرو نگذارد بر تقدیر از والی وقت از خدمت گامی او تخلف و زرد بادشاہ وقت را گویم کہ فر فر خود او نشان <sup>۲۳۶</sup> حسین دار۔ آن حضرت کہ این سخنان گفت بنماط ہمچ نہ آمد کہ مال کار این سخنان چیست

و چه خواهرش آفرید خدیجه <sup>علیها السلام</sup> دیم که راجه عظمت خان با زوئے تمام شیخ خوب اللہ را طلب کرد -  
 و او در ارے معین داشت ، چندے برآ مرکہ در ان ادراار معینہ قصور کرد - آخر الامر شیخ خوب اللہ  
 خاطر بر خاستہ بشہجہان آباد رفت - سلطان وقت بر کمال احوال علیہ السلام غایت در تمہیر حواس  
 سعی شد - چنانکہ از بایستنیہا جمعیت دلی دست داد - شیخ نور اللہ گفت کہ دریں وقت ما را  
 آن سخنان حضرت مخدوم یاد مرکہ اینچہ زبان مبارک رانده ہر ہمہ عمرہ ظہور یافت - دیگر روز سے بر وقت  
 بر ادریم شیخ خوب اللہ بخدمت حضرت مخدوم مشرف گشتم حسب ضرورتے کتاب التکالیف حضرت مخدوم  
 فرمود کہ تا شتائیمودہ خواہم خدمت از انجا کہ ضرورت نہایت در پیش بود مگر التکالیف حضرت مخدوم  
 فرمود کہ تا میدانید کہ بخانہ درویش نان خشک خواہد بود شتر رفتہ غذا ہائے لطیف خراہم خورد  
 آخر رخصت یافتیم با خود ہا مطاوعہ نمودیم کہ احوال حضرت مخدوم محض صادق ہست دریں وقت در اتقان  
 راہ خانانہ ما ہیچ مقامے نیست کہ آنجا نان خشک ہم ہمہ آہم غذا لے لطیف از کجا خواہد بود - در پیل ۲۲۸  
 کلمات ششخے در پیش آمد خبر رسانید کہ مولوی شیخ چہقن جو نیوی بتقریبے در حج الدین یور  
 گشتر لیف آورده اند - با بر ادریم شیخ خوب اللہ گفتیم کہ بجلازمت مولوی البندہ بایدر رفت کہ تمہا از ان  
 جناب فیضہا یافتہ ام آخر بجلازمت مولوی روانہ شدم در انوقت کہ میزبان پیش مولوی سفہ حضرت  
 با انواع الطعمیات فرافروہ کرده بود رسیدیم غذا ہائے لطیف و طما مہا قسم بقسم تناول  
 کردیم سبحان اللہ تصرفات حضرت مخدوم را حیرت نیست - حق تعالی اتمدادے قوی و  
 کرامتے او شن با حضرت عطا فرمودہ بود -

خدا تصرف ذاتی عطا نمود لیسے کہ در زمانہ خوردن و پدید یافتن وصفات  
 تصرفات و کرامات وے اگر گوئیم چنین نزد کہ توان گفت قاضی الحاجات

چون صیبت کراماتش بالا گرفت امیر الامراش سیتہ خان سابقہ حضرت و پناہ مندی کہ بخدمت  
 پیدرعالیقدر و حضرت حاجی ابوالخیر داشت بخدمت مشرف گشت - سر مجلس بادب تمام  
 در خدمت آن حضرت نشستہ بود - حضرت تسبیح در دست داشت - چنانلا امیر تصانید اوقتی  
 در ضمن آن خیالادت دست بسوی امیر الامرا دراز کرد - امیر الامرا را خبرہ آنکہ حضرت این  
 تبرک لمن تجویز فرمودہ اند بادب تمام برخاستہ آداب خدمت بجاء آورد - آن حضرت فرمود  
 بنشین ترا منیدیم - امیر الامرا اگرچہ بحسب نظر مکر خاطر شرمہ اما در دل بر استغناء و بلند  
 ہمتی و بلر یائی آن حضرت لیسے آفرینہا کردہ بعد ق تمام محبتش را کہ سرمایہ خیر و نلاج بود  
 در دل جائے داد وقت شب خلف رشید رشید شیخ عمرہ در خلوت بخدمت آن حضرت مستند  
 گشتہ از ان حرکت کہ در روز با امیر الامرا اجہت تسبیح شرمہ بود - شکایت کردن گرفت کہ اگرچہ  
 حضرت در انوقت آن تبرک با امیر الامرا تجویز نکرده بود نذر ہماہ کہ وے حضرت تعظیم تبرک  
 نمود در ان وقت آن تبرک برے ارزانی داشتن اومی و انب کبود - حالامجلس آنند  
 فردا کہ امیر الامرا بخدمت رسید این تبرک بسے عطا شود - چون آن حضرت را دلواری و  
 اطاعت خلف رشید کہ نہایت بود بر ضابطہ او کوشید - صبحدم امیر الامرا بخدمت رسید  
 بعات مہر و آن حضرت تسبیح را در دست خود میہ تصانید مکرر بجا بانب امیر الامرا دراز  
 کر اما از کیفیت دیروز امیر الامرا بجائے خود ساکت بود - چون آن حضرت دید کہ  
 در تعظیم آن تبرک سبادت گشت کمینا پیدہ زبان مبارک رانده کہ بگیر این ہمہ درویش  
 بجائے تبرک دار کہ برکات عالی نصیب خواہد بود - چکہم در شعب فرزند <sup>علیہ السلام</sup> <sup>علیہ السلام</sup>

۲۲۸

۲۲۹



در این ماده شکایت بسیار کرده جهت پاک خاطرش تجویز کرده ام - امیدوارم از استماع این کلمه  
به تعظیم نام آن بزرگ بر سر و چشم نهاد - بر بر ریائی و مقتدائی آن حضرت آفرینها کرد و سبحان الله  
این چنین مردان حق پرست در عالم موجودند که را موجود نمیدانند -

محرره سے پاکبازان در در عالم بے نظیر در نظر نیارند سلطان و وزیر  
در نظرشان جز خدا موجود نیست غیر حق با هیچکس مقصود نیست  
یک نظر بینند در شاه و گدا بل که از احترام از بادشا

الغرض حاصل از ایراد این قصه اظهار بے ریائی و بلند همتی آن حضرت بود - با وجود این کسب  
و کمال و چنین جاه و جلال حضرت مخدوم قدر کرده با سبب ظاهر از خلف رشید پیش نموده و چو اعتبار  
ادب نام میبرد است - خواه از روی محبت و دلداری خواه از بزرگی کسب کار -

چنانچه نقلست که بر گاه خادم نواله و پیاله حضرت مخدوم سبویانے مشرب برائے آن خورشید  
می آوردند حضرت پیش نموده - قدس سره می آمد - از خادمان بے تامل حکم میداد سبویانے را بزرگترین  
میر - بختند و سبکشان را از جر و تهمید میکرد - آنها بخدمت آن حضرت شکایتها مینمودند - آنحضرت  
آنها را توبیخ میداد که شما که صاحبخانه حضور فرزند میباشید پیش نموده سبویانے را چرامی آرید - اگر می آرید  
از روی نفیقت باید آورد - چه کنم او بر حق است و شما بر باطل - اکثر اوقات بعضی از اقربا که بیاطنان  
از حضرت پیش نموده نفاق می ورزیدند - شکایت بے ترحمی خلف رشید آن حضرت در حق اقربا  
و رعایا بعرض آنحضرت میرسانیدند بآن اراده که صرف الفاسق حضرت اثر بے عظیم است شاید

۲۳۲

چیزی در ماده خلف رشید بر زبان رانند - علیاً ذال الله - اما از آنجا که حضرت مخدوم بر  
نور العین خود بجنایت بر سر عنایت بود - ہمیں خود جواب آنها میداد که میرا از این امر بیخ  
خواب نمرد - آنها پشیمان میشدند - حضرت پیش نموده قدس سره را رسم بود که غیر از معناد  
مسئین بخدمت پذیر بزرگوار غیر وقت ، وقت تقریب داشت ، در آن وقت با متیاز تمام بملازمت  
مشرف میشد - ساعتی دست لبه ایستاده می بود - آنحضرت را از آنجا که غلبه استخوانی طاری  
بود اصلا بر سر ملتفت نمیشد - در ایط خدمت تقدیم رسانیده باز با مودر مہمات می پرداخت .

۲۳۱

رعایا و مزارعان را تا کنید از حد سبالت بود که چون بخدمت حضرت مخدوم روند بر تقدیر استغفار  
آن حضرت بگویند که بیخ حصول آراضی بخدمان سرکار نمیدهم معاف و بر خروج القلم بکبار متعلقان  
بکار میرسم - بدین مصلحت که از رعایا که خدمت آن حضرت مشرف میشد از روی لوم استغفار  
نام میبخت که چیزی ب حصول بفرزندی پیش نموده سبویانے را بگویند که نمیدهم بفرمود که  
فی الواقع بیخینس باید کرد نه حد خداست با مستغنان خود متعریف باشیہ دام دردم بخدمان  
فرزند می تجویز نکنید - سبحان الله آن حضرت را چه احوال طاری بود که مثل این مقدم بطبعموری  
انجام میداد - ہمیں که ک بر ہنہ در پیش می آمد از بدن مبارک بر آرد ۵۰ بوسه عطای کرد - خود از  
اونات سوائے ستر عورت بید بزرگوار ملتفت نمیشد ، چون ابام سرامی رسید خلف رشید قبا با  
مشرف و راست مینمود - هر صبحم یک بآن حضرت می پوشانید - اما تا چاشت بر بدن مبارک  
آن حضرت نمی یافت چون از تمہیہ اسباب قبا با عاری ملت ، بے حکمت عملی یک قبا گرفته

خود بخندند آنحضرت بیخفت، بدست خود در بطن مبارک دست میکرد عرض مینمود که حضرت این  
 تبرک بمن عطا خواهند فرمود - ازاں وقت که را تجویز نمیکرد - بر نقد بر او که بر صند پیشی آمد  
 آن حضرت میگفت چه کنم این قبایه فرزند میترسند است که در بردارم بی اختیارم حرارت انعام ال  
 ندارم پس بعد چندین که خلف رشید جامه دیگر آراسته بخندت میسند آن قبایه ازاں بدن مبارک  
 بکشد تبرک را در بقیع خود احتیاط میکرد چنانچه تبرک بیک قبایه سبز رنگ که امامت نهداده بود دست  
 آن حضرت در شد حقیقی زاد الد قدره رسید قدر جفا حتی ابی کلانده - کاتب حروف بزبان  
 آن تبرک سادت حاصل نموده است - ازاں قبایه متبرکه مسلم گشت که آنحضرت بجا بیت میانزد  
 و حضرت البدرن بوده ائله - نقل که روزی بطریق سبیر بجزونیور توجه فرمود - بخانقاه  
 قاضی محمد عیسی نزل فرمود - ازاںجا که قاضی سوائه و البله قرابت قریبه نیاند مندی تمام  
 بخندت آن حضرت داشت - اما از غرور شیخت ظاهری اکثر وقت بر اوضاع نامشروع  
 آن حضرت حرف و حکایت میکرد بارها وصیت به صلوة نموده میفرمود - روزی بخندت  
 آن حضرت نشسته بود که وقت نماز رسید - قاضی برخواست عرض نمود که وقت نماز است  
 حضرت امامت نمایند تا بجماعت نماز گذارم آنحضرت را که با وجود این بطلان مشی در احتیاط  
 شریعت دقیقه فرود گذارشت نبود فی الحال برخواست امامت نمود - ازاںجا که صلوة سراج  
 المومنین واقع است - بشا بده جمال محبوب حقیقی مستغرق گشت که ازاں قیام در رکوع  
 نرفت - سفته بیان تا یکپایس انتظار کشیده متفرق شدند - گردیدت شبانه روز در  
 نماز ایستاده بود - قاضی از مشاهده این حال در حیرت ماند بار دیگر سفته ای این  
 نوع کلمات نداشت

ط ۲۳۳

دوستان حق بگویند  
 از بی ستر گرامت در نظر  
 پشت بر قبله و در سوخته خدا  
 گریه ظاهر با گردن بسته اند  
 منکر از تکلیف شرعی لرزید  
 دستها در آستین اندر دعا

الروض آن حضرت در اجزیم استخوانی چنان در مشاهده جمال لایزال محو و مستغرق  
 نموده بود که از تکلیفات آداب شریعت مطلق فراغت داشت - اما لوازم تعظیم شریعت  
 و اجزاء مراتب آن نیک احتیاط نمود - چنانچه روزی بطریق سبیر بطرف  
 تنبو لور سپاه توجه فرمود - در اثنا راه درویش بی معنی عادی از شریط شرعی  
 بود ازاںجا که بحسب ظاهر آن حضرت را بزرگ مشرب خود یافت برخواست قوتی از  
 بیک آراسته بر طبقی تواضع در خدمت کشید - آنحضرت خواست که آنرا از دست  
 آن درویش از راه خوش آمد مودع در داشت که این شریعت سراج که حضرت آنرا حرف  
 قبول از انی داشته اند بعضی ناقصان حرام دانسته اند - آنچنان دید که در بر خدوت  
 آئین سلف سلوک نمود این کلمات ناپسند ظاهر افتاد آن قدح را بر زمین زد و گفت  
 که این حرام است - تبر و تبر تو حرام است - گرامت آنحضرت ما فوق العزیز است - چنانچه  
 بنقل سبیر مسوده شده که چنانچه نامی حاد در از ابدان مخصوص خدمات آنحضرت بود  
 شریط خدمات را با متیاز بجای آورد - بعد از آنکه از دیگر خدمت امتیاز داشت - شری  
 از شبانه روز حضرت در حیرت خاص خود سخن مستحول بود - چنانکه بر عرض موت و قات

ط ۲۳۴

چنانکه

پاغت - صمیمی که در میان بر کفین و تدفین و بی شتابا فتنه دوسه روز انقضا یافت آن حرکت  
 از قصر خدائی خادمان دیگر جیانیگر را نالاش نمود - مردی در آن فتنه کرده بفلان مرتب از این  
 عالم رحلت کرد آن حضرت را جوش و لایب علیسوی در کار شد - میر مرتد و رفته قبر و ابا  
 دستش گرفته برداشت و از سر لوحات یافت حدیث چند بعد از انتقال آن حضرت نیز  
 در قید حیات بود آخروفاث یافت - رحمة الله علیه - و جیانیگر با جیم فارسی بهما زده  
 و کاف فارسی مضموم باید خوانند -

الرحمن چون سن شریفش بمقتاد <sup>(۲۰)</sup> دو سال رسید با آن غیبی صدائے اکلنت لکم  
 دینیکم و اتممت علیکم نعمتی بگوش وقت و بیانید - شوقی لایب محسوس  
 حقیقی بے حجاب نالاب غنفری برداش مستولی گشت ، اکثر عوارض منکره مستوفض بدن مبارک  
 پیش نماز آنکه چاشتگاه روز چهارشنبه شانزدهم ماه جمادی الاول سنه یکم از شعبه  
 و شش و سبعمی خلف رشید پیش خورشاه را در حضور طلب داشتند آنچه بزرگات خرد <sup>۱۲۴۵</sup>  
 و امانت پیران بود بدست خاص خود حواله نمود که این امانت زیادت نگاهدارید که  
 وقت حقیقی مقتضی آن شود آنرا کار فرمای در حفظ مراتب آن نیک احتیاط جانبداری  
 خلف رشید آن بزرگات را بر سر نهاد - تعظیم ببقیم رسانید - آنحضرت که بر بالین  
 تکیه داشت ، بالین را بدست مبارک از پس پشت برداشت - در پیش نهاد قبله او  
 نشسته بر آن تیمم کرد - در نماز مشغول گشت همی که تک سجده ادا کرد در دو مقام دیگر  
 اندام مبارک لرزید - سر بر بالین نهاد - جان بمشاهده حقیقی تسلیم نمود - در کلمات  
 طرف کبیره برد و عازه <sup>۱۲۴۵</sup> بر برابر قبر بر زانو خود مرفون گشت - رحمة الله علیه

عجب جائے بر فیض خود حقیقی با برابر بر قوس می بارد - آنقدر جلال که بر  
 رقد منوره و بی مری شده ، هیچ جائے بر تقاب این کائنه بنظر نیامده که در وقت زیارت  
 لرزه در اندام می افتد - و موس بر بدن میخیزد - اما زوایع عجیب و غریب است  
 میدانید که در تحریر صورت نمی بندد بمن پده تعلق دارد - در وقت صاحب حال را  
 نواهی بود شب چهارشنبه که آن حضرت قدس سره صباح آن از این عالم انتقال نمود آن  
 در مجلس در ساله دریافت که از جوانب و اطراف جمیع نوربان بارگاه صدیقه خیال  
 بعدیت تمام می آیند آن در پیش که این حال مشاهده نمود از آن جماعت انتشار  
 کرد آخر از جواب معلوم شد که مخدوم شیخ اسمعیل از این عالم انتقال نموده است <sup>۱۲۴۵</sup>  
 بجهت ادا نماز جنازه گیردیم آن در پیش چون از این ساله باز آمد - صمیمی متوجه  
 آستانه کبیره گردید در کفین و تدفین آن حضرت ثواب و سعادت ابدی حاصل نمود  
 سبحان الله قرب مقامات آن محبوب الهی از بنیام قیاس باید کرد - آنحضرت را آرامات  
 و خوارق نه بعد گشت که در فصل آنرا نواند نوزست - نوکرتی در سنه یکم از  
 ولس و چهل و سبعمی در ماه رمضان المبارک نهمین لیل دوم واقع شد - شانزدهم  
 جمادی الاول سنه یکم از و کعبه و شش با دست حقیقی برداشت - رحمة الله علیه

ذکر آن واقف السرازمی آن مورد فیوضات نامتخی آن صحیح سبحان و لا اله الا انت سبحان الله  
آن آفتاب آسمان هدایت آن سیر از اولش خیال ماسوی الهدی حلقه منیخ حضرت شیخ محمد  
قره کمره و صولید

عزیز در صلوات صوفیه دست کمال بود و مورد اوقات اسما لایحه بر محمد عالی  
او نیکو منگاف گشته آنچه آثار و تعارف او بیست هر همه در ذات عدیم المثال آن حضرت  
نظار بود در صورت تجرد و انقطاع کلی در ذات خود نظیر سندان است - با وجود تصرف در استعداد کسب  
کمال جمال حال خود را در لبا که اغنیاء منظر رخاست - خورشید بود بر اوج هدایت -  
در خصال جسمیه جلوه بر نخت ارشاد و عارفی عشق بازی بود که غریب جمال محبوب حقیقی  
نظر بانند انداخته تا به باز بود در جزو عالم لایه است بر او از نشناخته حسب ظاهر بار از (جسم)  
را در وقت نماز بجزیره بود در سعادت و محبت و بذل و عطا و تمیز احوال مسکینان و پرورش  
غریب و فقرا و گرسنه قوی و است - ایام بیدار و کارانی و فیض رسانی میگذرانید چون پاره  
عالمی بود آن حضرت از این عالم از خست از حال بر است - دست از ششم و اتمت هم نمانست  
سرد گشته در تصفیه باطن صغیر گشته - گویند که سبب آن بود که در ایام که شیخ از آن عالم  
میآید شیخ همچو بن حضرت شیخ محمد باه جبر خودی در کتبی آن خلف رسیدید میان شیخ فرید رحمة الله علیه  
با جمیع اکابر و اشراف شهر بخصیه مگر در چند روز آن حضرت نیز از اینجا که خراب است مخصوص  
در است در آن جمیع اکابر و خافت کرد - و لبا که خاخر و انبیاست رعایت فرموده بود - چون  
در خصیه مگر رسید بر بارت مرقد منوره حضرت شیخ کبیر رحمة الله علیه شرف گشت ، چون وقت  
عبود رسید بود در سعادت روحانی طریقی نارنگان و محمدان حاصل نمود - از آن وقت در آن  
از استقامت بنای مشفق گشت ، پس که از اینجا که دولت خانه خود سعادت نمود - و در آنجا که بسیار  
تر از کراجهاد مکتب است ، نهان از مستحقان شهر را بسیار ازت همیار کرد - شیخ که از آن  
را طلب کرده از فردا صبحم آمده حاضر شوند - عبد الکریم که از دست مبارک الهام حاصل بود -  
مروغی در وقت که بکار آمد از آنی خواهد فرمود از این از محبت که بین خادمان را اطلاع بخشد  
که در کتاب سعادت قوی است - فرمود که لبا که خود صغیر با سینه انگلیک بقدر در وضع  
سیر هم - بتجلیل سعادت خواهم کرد - دیگر ملازمان و خادمان که در وقت دور کتاب سعادت سپردند  
بکلیت عملی آنها را مشفق ساخت صغیرم بر چه بایستی شسته بر آفر نیز از که از آن کسب کرد  
تکلیف شایع عام گذارند از راه بیابان بصوب احمد آباد بنارس که فرمود - چون فرمود در راه  
که رسید لبا که خاخره که پوسیده بود پیرا بر آورده بهما وال انام فرمود لبا که در وقت  
از یا موجه که که قبل از بی بر ایملاده آورده بود که در آن در آن کسب که از آن کسب کرد  
عبود در با کرد به احمد آباد بنارس در آن روز در آن مکان بر آید دیدن در وقت که فرمود  
در این انشاء عبد الکریم نام خاخره مخصوص میا بود که در آن در وقت که فرمود  
نمود اما با حاجت فرسید - روئے به عظیم آباد نهاد - از عرض مدتی بقدم آن روانه گردانید  
سپرد پار بننگاله نمود - و نیز بارت احوال و احیاء از اهل الهدی آن ولایت حلقه و از آن در وقت

بوطن تشریف از زانی درشت مجال ولایتش را که دید شیفته احوال او مسکنت ، بر سجاد پسر او اجراء  
 طریقتی است و اصحاب نمود اوقات باری و طالبان و غیره مکتوب مسکنی و مسکنان با غلات متعلقه ابا خلد  
 اذن سپید سپید چون نژاد سپید و ولایت بالادست مذکور خاطر خاطر در وقت پیاده مسافرت  
 تا به کابل آباد نزد یف از زانی فرمود از اینجا که بروی رانین در پیش است ، صحت چشم  
 به عوارض سقام تبدیل یافت ، طاقت مسافرت در خود ندید - نیز در مساملت احوال خود به  
 مزاج دیگر است پیاده نمود - بوطن معاودت فرمود و عوارض بدنی او در بروز به اخطا می رسید -  
 روزی بر آن کفریج طبع در باغ جنبی تو ج فرمود بیرون باغ طرف شمال مکانی مسجد بنه در آن بود  
 که آن مکان خیل درشت از گلی تقلید نمودن در آن مکان می نهادند و پرستش مینمودند ، فرمود  
 تا آن مکان را از آن مکان برداشتند بعد بهر آن مکان در حوضه برای حلک خود آراسته گشت  
 و بر خاست بر چو توره مذکور هیچکس در آن مکان مسجدی که آن جائز اذان و صلوات گشت حوال عوارض  
 جانی باعث تسلیم بود نیست حیات بوده - در پانزدهم صفر سنه یک هزار و یکصد و چهارده هجری  
 ازین خاکدان طمانی رخت انماست بر لبه سپید و اعلی علیین حلک فرمود - موافق وصیت  
 بم بر آن حوضه مدفون گشت - بزرگ در همین وقت دفن تاریخ گفته «محمد شمس البیشتی» بنا به  
 مستحسن فرمود - رحمة الله علیه -  
 ۱۱۱۴ هـ

۲۵۰

پرسیده مانند که سولف این جمیع چون بر ششم از احوال اجداد آنحضرت ادام العبد  
 فکدال است ده علی رسول الله صلی الله علیه و آله مناقب غوثی را با نام رسانید بخواب  
 بنده گمان و الی ولایت معنوی بود و حسین و معصوم را فخر می گشت - بعد صورت اختتام این  
 سرشوم با نفاقی وقت مصفا آب خورد - رفتن آن حضرت هم اعیان لیکار غایب  
 اتفاق افتاد از نینین بجهت معذرات ضرور الذکر آنجا از اسب سعادت خود دانسته درین  
 عوارض ثبت بنیادم -

از این  
۲۵۱

و آن چنان است که در سنه یک هزار و یکصد و شصت و چهار هجری از عاملان وال  
 این دیار با یکی از سز آب آستانه و حدیث آبا و عروا لیه تکلف بتکلیف غیر معمول  
 گشت ، بنوعی که در خاطر همایون آنحضرت اراده بود و وطن متکلم گردید - اما که در اطلاع برین معنی  
 زنده ، هم این کاتب حروف را به تکلیف غیر مطلق ساخت که متعلقان را ازین مکان برود  
 بجای دیگر کند و مشغولیت هم محرم بیت الله در دل دارم - بر سلطت کاتب حروف این  
 غیر به بجهت از مستعدان خاص با اخلاص آنحضرت در در کار عظیم بود بر فاقست از اب فضل علی  
 خان سرفراز و ممتاز بودند رسید - آن جمله بزرگ این حقیقت را عند التقریب در محفل نواب  
 نقل کردند چون آوازه فیض رسائی و مطنفند <sup>کمال بخش</sup> جناب ولایت مآب از شرفی تا غرب  
 فرار رسیده بود - نواب شیفته فزوم میمنت زدیم گشت - مکتوبه بر نیاز مندی نام بدو نوشت  
 قدم مبارک ارسال داشت یک ای آمدنت با عشت آبا و س ما  
 چون خاطر مملکت ناظر بر خاستگی نام درشت ، دعوت نواب نوریان با حاجت  
 گردید - جواب مناسب ازین طرف اصدار یافت که در واقع مطنفیت بیرون الله در دل  
 ۲۵۲

میدارم اما مستحقان را در این دیار نافرمانی گذارستند نمیخواستند آن را الله تعالی فریب نراند  
 حال طرف غرضت مصمم خواهم کردید - آخر الامر الطربین مسعود که گاه گاه گل گشت صوا  
 و بیابان سپهر میخوردند به ترکیب خرم بر کس مسعوده از چهره حق پرست چون آفتاب تنهایی  
 آمده راه بیابان گرفت - مردمان و نذر استغنی که برای آن تفریح طبع بر سپهر بیابان تشریف  
 برده اند و این خادم الحجاج در است - خلیفه بر حسن ت عیب الهی برادر زاده حقیقی آنحضرت  
 را که در آن وقت کس جهانی نبذرت گشتار بود - حرم راز ساخته با اتفاق برای آن شخص  
 در بیابان در آمد که بعضی تمام بیابوس آن خضر بادیه معرفت سعادت اندوز گشت بار  
 چند برضو سینه کس غنی چند توقف نمود تا کمال سوارای بیجم رسد موافق امر است  
 اندیش نیامد - پیاده یا تا محله آباد تشریف بردستاه معلم احمد نزل فرمود شب  
 که در آن سوارای بیجم رسیده چون از شب بالشی مانده روانه غازی پیرود گشت - جان شب این  
 خبر بوالی ملک رسید که دولت و برکات و سعادت ازین دیار انتقال فرمود - هر چند که ارکان  
 دولت خرد را در وقت شب متعین ساخت که شبها شب رفته بجز و نیاز تمام از غزه آباد  
 بیشتر رفتن نرسند - مردمان متعین در رفتن شب حضور نمودند - از جناب ولایت  
 سعادت یا بوس حاصل نمشد - در هر کج که در بازار این خبر شایع گشت - هر کس دست  
 تا سلف مالیدن و آن حضرت از محله آباد که در غزه در حال اوز به دست نازک بجنین داخل شد  
 نواب شوالیه که این علم در غزه در دست اطراف مالک مشغول است ازین باعث  
 سعادت یا بوس مستفید نگردید - و بقرمانه ترقی آلت که حضرت چون دولت  
 و اقبال در قاصم آباد که در دهن مالوف این نیازمند است نزل فرمایند

۲۵۳

۲۵۴

حاکم او به سعادت بهام ما افتد از آنکه در این برهان ما افتد  
 لبه از آن بر جا در میان که در کوز خاطر با یون خواهد بود صورت آتاست بظهور خواهد آمد  
 کار پر از آن خود را که در قاصم آباد رجب امورات مالک بودند و در آنجا شوالیه  
 شمل بر تانگیدات این منی ارسال داشت که حضرت دام ظلم بقدم میمنت لزوم خود  
 این دیار را امور روزین میا از تدریج باید که به استقبال کرده بکافه در لیدر  
 نشانیده در خدمت بر نیاز مندی نام حاضر خواهد بود - حافظ و علی  
 ز اولاد کبار قروه العارضین - احمد علی الهی ردوی که سوان حقوق استادی  
 صحبت نصاحت گرم در است مامور شد که کله زده حضرت دام ظلم رفت  
 شده همراه کاب سعادت انساب در قاصم آباد آمده هر یک از جهت خدمت  
 تا که است بلیغ نموده بتعجیل تمام فرستادند - حافظ و علی حساب اندر  
 لعل آورده آنحضرت را در باغ قاصم آباد که کانی راحت افزاست با خرد از  
 تمام جا و اد هر یک امور که مامور بود یکا از او ان تا که بلیغ فرموده بجهت نواب  
 سعادت نمود - حکم شد که در غزه باز او را حله متوجه استانه شود مستحقان  
 حضرت را ملازم رکاب بود و به پیارسانند چون در زمان نواب با خدمت و جسم  
 در و حضرت آباد رسیدند خبر بوالی ملک رسید که فرود مستحقان حضرت به غازی پیرود  
 تشریف خواهند برد - یکا از او در آن خرد در متعین که در نزل فرشته در زمان

نواب را از بردن متعلقان حضرت با زدار در - اتفاقاً همان شب برادر والی ملک از این عالم انتقال کرد - مردمان نامور در حکمفین و زمینین معزز شدند - متعلقان حضرت و از انجمله به بلده کهنه  
 ۲۵۵ شریف بر روز - خبر به نواب رسید که متعلقان حضرت شریف می آورند معتمدان از حضور متعین شدند که فریب که غارت پیور در موضع احوال جائز اتفاقاً نورانی چه در باب خاکلی باید فراوان در اینجا بهم رسانیده در خدمت حاضر و سرگرم باشند - خردم بنوعی با بوسه  
 شرف میوم - الترض حضرت و ام ظله با متعلقان در اینجا اتفاقاً فرموده بود چند روز نواب از تردد و بند و بست اطراف ملک در بعضی نمود، متوجه غارت پیور شد - اول به با بوسه آن حضرت معاد اندر گذشت بعد به رخصت خواست که پرواز بیخ و دیبه ببرد و خرج خادمان جناب ولایت کاب فرستاد - با وجود تعین مواضع مدد خرج از خود بر قسم اعانت می نمود و در نیاز مند میانی افزود -  
 حسب الامر آنحضرت خانقاهی عالی مکان نزدیک کوه سواد شهم مقصد بنا فرمود - فقرا و طلبا و ساکنین و از هر قسم عالم در ظل حمایت جناب ولایت در درسی می یافتند، و کنگنه آن دیار از هر قسم مردم روئے نیاز، جناب ولایت آور در نزد پیر سنگری آنحضرت فی الحال مطالبه خود کامیاب می گردند -

۲۵۶ زین وجود در کثرت امید سر ایش  
 ترا چنانکه توئی کسی چگونه وصف کند  
 کمال دولت تو از اندازه جان برودن  
 بر آرد که دعا حاجتم زحمت در خواه  
 بدو در عدل تو خفته همیشه در خواب است  
 عدل تو به زمانه امید سیراب است  
 بر ضمیر تو مهر به تاب است  
 که هیچ آری ز یک خادمان است

الترض بنوعی است حضرت در ام ظله از زبردت جاه و جلال نواب بترقیات می رسید - و اعلام جلالن سر تا سان می کشید، چنانچه دستگیری جناب ولایت در دلش ممکن گردید - همیشه به نیاز مندی تمام مواضع در آن بود -

وقتی ز معتمدان برنگزید کویا چیست از جاده اطاعت سوز خنده رایت بیفرمای بر اثر  
 هر یکی ز معتمدان سرکار غارت پیور در خود با جهت رفاقت فرقه باغی ملهم و بیان میزدند تعداد از افغان  
 ذکر داشتند با جمعیت مورد علی اواده شایله نواب در آنقدر پس هر یکی از ارکان دولت صلاح تصور  
 نمودند که ازین جنگ در گذشتن اولی تر است، چه نجات قدم درین مبارزه با سباب نظار در نظر نمی آید  
 الترض میباید تمام خود در دل نواب است - اما چون فرقی باغی دید که نواب از دارالامارت قدم  
 ۲۵۷ بردن نمی نمود و در مانع آنها دو چند گشتند قدم از دارالامارت بکسرت نهادند و در شورش  
 حرف و برداشتند نواب را تا تحمل آن حرکات باقی نماند - جناب ولایت آید پناهی بعضی مشرف  
 گفت و ستایش آن مردم در میان آدر جهت فروری خود بخت از آن حضرت درخواست نمود  
 و بر امید جواب با صواب ایستاد و مانند حضرت در آنجمله از کاشف سر بر آورد و این بیت  
 بر زبان مبارک راند بر اسرار منزل کاب نواب ز نفر مناسبه فتح (الله) قریب

نواب آداب نیاز مندانه به تقدیم رسانیده شادان و خوشای عزیمت مبارک معمم نمود  
 کوچ کوچ کوچ برای قوم رسید - و جنگ در پیوست - هر مستکنی عظیم بر نفسان افتاد - جماعتی  
 بسیار گشته شد و در کوه چو قوم فرعون در آب غرق گشتند و بر سر زخمی و نیم جان شده از  
 آتش غضب امان خواسته جان بکشت بردند - غنیمت به شمار در دست اهل السلام افتاد -  
 اهل کوه که نعرف جناب ولایت کاب فی الحال با حسن و جود ظهور یافت - نواب

بشود

منزول آیات فتح العتقاد و تمام دنیا ز مندی مالا اعلام در جناب ولایت آداب پیدا کرده - و میرکت حسن  
اعتقاد بر هر چه و چنانکه متوجه می شد ، مظان و مقصود گشت ، بعد در ایام بمقتضای گردش زمانه ۲۵۵  
اسب صدور بعضی امور نااطلم در عقاب نواب شجاع الدوله که با در افتاده - تا یک سال در کفوف میماند  
درین خول و این متواتر شجره احوال پر طلال خود جناب حضرت ارشده حقیقی بمشروع و خضوع تمام می گذرانید  
دراز افغان نادر بد تو به میگردد از آنجا که حق تعالی این مالیه را خلعت تحلیق ابا خلاق (ص) در لوت بند  
است تا هر فرد سوائه نظر مکتب و شفقت ارباب دیگر محظور نماند - در فرات نواب نادر بک شرف  
اجابت رسید - این بنده را حکم شد که شرافت فضل علی خان را بیازید ، و در آن وقت از خلاص نواب  
اخری در گفت و شنود نبود - مقدم نهایت قبول یافت می شد چون بنده از حضور ارشده حقیقی مأمور با آوردن  
فضل علی خان مشر بپوش تمام متوجه کفوف گشتم چون در اینجا رسیدم مقدم هر دو را قبول یافتیم ، مشر شکر که  
مجلس الی لومنا بر جم از زبان مبارک حضرت ارشده حقیقی مشرف صدور یافته حق تعالی بشفقت اجابت نمودن  
یگانگی شجاع الدوله بهادر فضل علی خان را در حضور خود جلبیده مشمول عنایت گردانید - ۲۵۶  
چون صبح شد دو گانه بعباده انور متوجه الله اباد گشت ، فضل علی خان را نیز همراه کاب برد - باز  
در اندک ایام مراحت بکفوف کردم - فضل علی خان را بکفوف باسفر از ای تمام بجانب غازی سپرد  
روانه ساخت - سبحان الله تعونات جناب ارشده حقیقی چون خود مستعد تابان و درخت کای است  
هر افراد ذره و اندک استفیض می شوند - الترض چون نواب بخاز سپرد رسیدم جناب ولایت آداب  
سعادت پاکم حاصل کرد و لب بشکر گزادی و عزت گشت - بعد در ایام بکر ششم توجه اخوت  
حکومت دیار اعظم کرده هم بهر و حضور گشت ، درین بیان بعضی حکایت نا پسندیده که باعث بنا خاطر  
مشر حقیقی بود از وی بطور اول تا از حکومت دیار قدیم و جدید سزدل گردید - و محل داری اعظم کرده  
مراجعه محمد اعظم ثانی حضور گشت ، درین اثنا در ایام کور و دیگر اقربا و مخلصان با اعتقاد در حضرت  
درضا ستمو دند که آن حضرت بوطن کثر لیب آرد که آ مادی بیرو دیار و انتقامت سکته این ملک  
و البته نجات با برکات الهی است - الترض با این آن جماعه بکفوف قبول وصول گردید  
پس بتاریخ دهم ششم وجب المرجب ستمه یکبار و یکصد و هفتاد و شش با ستانه و هفتاد و هشتاد  
عرف کرده توجه نمودند ایام خلیف و خزان آن دیار بر میس و بهار مبدل گشت - قریه و قصبات را  
روزی تمام نمود ، کل دیوشان را زینت و رنگ و بوی دیگر افزود - هر یک از نشاط و انبساط  
باین شرح مترجم شد

شکر خدا که نظیر ذات خدا رسید  
گم گشتگان راه شد آج را در غم  
یعنی که باز شد ابر الوت غوث  
بر سکنان رو که درین از بر آید  
سبحان الله که شمه فیوض بندگان حضرت ارشده حقیقی در احاطه ترقیم می گنجد - هر چند که زمین  
بلند پروازی نماید اما با مرج ثلثه بی پایان او ترسید - حریف این کار در دست باید که آینه دل را



بمصلحت صحبت اول والی ولایت سنوی ساز نما پیر تارا انصرفت آنجا در دشت انجمن پیر  
 ز پی سعید ازلی آنکس که برفت قبر لیس سرخ ازلی یافته از لگت ... ایان که بنده مان  
 جناب ولایت ماب بنام پیر شریف اردانی فرمودند شیخ کلیم الدیک از جمله اکابر آنجا تبار  
 ملا زنت گشت - اما غرور شیخ مانع گردید چنانکه طالب کرامات آن حضرت شد - پس در آنجا  
 مخدوم خود استخاره نمود - در ساله از در حانیت جبریز بگوار خود بر سید کرامین در دشت سید باری  
 حضرت شاه ابوالنور گرم در آن در اینجا شریف آورده اند عزم ملا زنتش میدارم در معنی  
 بر چه فرمان شود بعل آورد ، جبریز بگوار ایشان در ساله فرمود که ذات بابرکات این در دشت  
 صفا کیش بکالات عدلی ندارد - البته سجدت زیارت حاصل باید نمود - و حصول طالب خیرش  
 از آن جناب در خواست باید کرد - شیخ مذکور پیدا شد در دل خود بعد قی نیت جناب بنده مان  
 ولایت رجوع نمود با خود گفت که من فرزندی ندارم اگر از تصرف بنده مان جناب ولایت فرزندی  
 حق نمی گرامت فرماید بشکر آن در جناب عالی بیا بگو که شرف شوم چون نیت صدق دل بود ،  
 بحسرت جمیع الدعوات قبول افتاد بود یکسال حق تعالی سیرت گرامت کرد آن شیخ بزرگ  
 ازین معنی شادان فرحان بیا بگو جناب ولایت رسید ، و این صفت بزبان خود بگفت و فرمود  
 از فیض صحبت آن حضرت دلش از دنیا سرد شد - بعد سعادت ایام القیام کلی دست داد و یکی از  
 طالبان صادق گشت - چون رسم تدبیر بنده مان جناب ولایت است که گای بتقریب به اروازه ۲۶۲  
 که شریف اردالی فرموده اند - اما هر که مشتاق یا توسل می آمد با او تراضع و اخلاق تصور  
 راه نیافتند -

عده با غایت پیور چون این طریق و البته بودند در اوایل حال از صرف آن  
 بوسی استفاضه نصیب آنجا شده - آخر بتقرنات که شد ولایت حضرت گرم در آن سجدت  
 آستان بوسی شرف اختصاص یافتند - زود باقی نماز که فیض و شکر جناب ولایت ماب بود آن  
 نمود - هر یک از اعلی و ادنی دیار بمنون توجهات آنجا است - جان کالات صدوی و معنی  
 شیخ روح الامین برید و خلیفه و همشیره زاده آن حضرت بفیض صحبت بکالات انسانی رسید ، و از اولاد  
 کبار حضرت مخدوم شرف و اسمعیل چربا کوئی خلیفه شیخ خلیفه الامین چراغ هدلی است - روزی در حوالی نایز پیر  
 در مجلسی فرماید بایر بگو خدام ولایت آنست که بود - یکی از خادمان گفت که مسلم است که حضرت ما  
 بکلام تمام ولایت اختصاص یافته اند چون صحبت فرمانده شیخ روح الامین فرمود این قدر میدانم که  
 روزی در ساله دیدم جماعتی که از اهل اهل انوار ولایت از کساء اینک لایع بود در سخن این  
 حوالی نزول فرمودند برفت ملا زنت هر یک سعادت حاصل نمودم - زود متوجه حجره خود گشت  
 حضرت دام ظلل شرف تا از آنجا این جماعت خبر ساختم - چون در حجره در آمد دیدم که حضرت بکلی  
 عروسانه در بردارند و در حلی الله تا بعد معطلی هستند - بملاحظه این حال شیخ متوجه گشتم که حضرت  
 خلف طریق اختیار نموده اند - این جماعت در اول آن که بر آن دیده اند فرج خواهند گفت ، از حق چیز  
 بگفتند ملاحظه نمودم خسته دل از آنجا باز گشتم اما آثار ناخوشی بر چهره من ظاهر بود - چون آنجا  
 بزرگ مارا دیدند فرمودند که سبب ناخوشی چیست ، سبب ناخوشی من اینست که من شرف گشتم - پس  
 یکی از ایشان فرمود ، معلوم میشود که کدورت خاطر شما از ملاحظه تغیر لباس حضرت شاه ابوالنور  
 است - خاطر جمع دارید من می آید آنجا را بکمال ربه محبوبی که سبب بلائیه رسانیده ، اما بر آن صحبت  
 آمده ایم با تمام این سخن از غایت خوشی پیدا شدیم پس از آنجا مسلم میشود که حضرت ما در آن

اولی

بقا... تشریح یافته اند - نیز در عین حال که در مقام زیارت...  
به دولت و محال در این وقت... تشریح شده است...  
اولیای ما شد - حضرت ما را ولایت کرد ام اینها است...  
است در این سوال جواب بیدار...  
صیغه ماضی بود حضرت ما هم باین خدمت مامور اند...  
تیسرین باید کرد که هر یک رجال الله بکلمات آن جناب مستوف اند...

خدا چه صورت ابرو و دلکش...  
باید داشت که گوش در خدا را بقای نیست...  
مقتضی نیست است - در بهار و اخرا...  
ایام غیبی مضمون این کلمات...  
مقتضی است - اکثر اوقات کلمات...  
عنان صبر و طاقت از سر اخرا...  
بیاخت تا به انقضای روز...  
انتقال میکرد و ساعتی در بازو...  
تا آنکه بست و نیم جاده...  
رفتن بصارت چشم بر آن...  
را از شجاع ولایت منور ساخت...

حاضران خاک قدم سارک...  
تیره... مسجد جلوس فرمود...  
میدانی بگو حسب الامر آن...  
داد - تا در دوران حالت بود...  
روز پنجشنبه نام روز منقضی...  
رفت و سعادت پابرس...  
نقش و جوار طرف شمال...  
وقت دید که حجره تمام...  
و فرود طرف مشرق...  
نشسته اند - و منور...  
چون دست در قدم نهادم...  
بیا پند - اما در سخن گفتن...  
درد زدند...  
منقضی گشت - کاتب حروف...  
علیه السلام...  
کردم که تشریح...  
با تعبیر حقیقی...  
۲۶۷

۲۶۷  
تشریح...  
۲۶۷

پارچه جهت کفن همپا نشود در وقت شب تدفین صورت شایسته با مدار روز جمعا از دو چارچا پارچه کفن  
 به قیمت آوردند وقت قطع در یک پارچه اجناسی که دندانها و نیشها و بهتر باشد قطع باید کرد در وقت  
 مرگ در اینجا حاضر بود بر خاست و گفتند که در خانه من پارچه قسم اول موجود است نذر کردم چنانچه از آن پارچه  
 پیاده در وقت کفن و بپوش بود - آخر همان پارچه نذر را قطع کردند حضرت قدس سره از کسب نیک  
 بود که از حصول اراضی دیهات ملک آبا و اجداد گاه در وقت و بکار خود خرج نمیکردند - مگر از وجه نذر  
 که بهم میرسد - حقیقی در این وقت هم رسم آنحضرت را بفضول خود قائم داشت، الزم بجان نبشال از  
 صحن مسجد در باغ زبیر دوخت گهری مازون ساختند رحمه الله علیه - و این کاتب حروف در زمان  
 وفات آن قطب الاقطاب این ابیات از یاد نمود - چنانچه از شعر بیست آخر سندهات می برآید -

شاه ابراهیمش آن گران شاه  
 شرح احوال اندر بر صفتی آهوه آناه  
 بود در وقت خویش ظل الله  
 سره آفرین زبیر فشی حال ادراک  
 منم شب آزاد نپوشه آگاه  
 کشته محبوب حق فنا فی الله  
 ۱۱۷۸ هجری

تقدیر من لکنه الله - الله فی الله من لکنه الله  
 (المقطن و صارت له - بیتها بقره غار بیرون)  
 و ام نطلعه من اولاد الله (ابن الفوتی کرام دیران رحمه الله)

محمد احمد (مجلسی صاحب)  
 ختم پیران و اوان شانه پیر  
 برسان مولانا محمد فضل من خان قاضی عظیم القضاة  
 از ۱۲ شعبان ۱۳۹۸ هجری قمری ۳۱ شهریور ۱۳۹۸  
 تا: یکم رمضان ۱۳۹۹ هجری قمری ۲۸ شهریور ۱۳۹۸

۸) حضرت شاه ابراهیمش - مشهور بزرگم و جوان - اعظم خلیفه است - سپه نهم است - در تربیت طالبان دکتی قوی داشت -  
 در روز و سخا و زهد و روح متنازه و فساد دوست بود - توانایی شاد داشت - و پیران بیاد خوب خوب بودند - مثل مولوی رحمت الله  
 قدوسی برادرش - بهر عالم قادری قدوائ - و میر قلام کمر شکر آبادی - و میر شیدا احمد که گویید وی - و شاه شکر اکبریم دکن  
 و شاه زنده که بهرزم فروش اکبر آبادی - شاه عبد اللطیف و شاه مولی دیزه - در قرین و لیدر و بهر - توانی اعظم نظام  
 وطن خود مدفن شد - بالفصل شاه عبد الله خلیفه او قائم مقام است در عبادت نماز مکرر خلیه مائل (ص ۸۱) بزرگوار

نسخه که مولانا سیدان الله رئیس کور کعبه و بر آن نقل گرفتند از خانه آورده

کعبه سید احمد الله گو کعبه ری از اسرار میر سید پیام الدین قدس سره است که خانه اش شاه سبزه پور  
 مشهورت دارد - ناقله العبارة و کاتب الحدیث میر سعید باقی با سید شاه علی سبزه پور که خلیفه و جانشین سجاد و زینب  
 خانقا - جو پور است این نسبت و این بزرگوار - این گفتند که در خانه آن است که بیست و ارادت بسند  
 رسیدند و آشنایی آنکه از خاندان جانی بزرگ است بیست و ارادت ندارد - و این منی سانی و منافقین  
 تحریر صاحب بزرگوار نسبت زبیر که در وقت تربیت طالبان نام بهفت بزرگان نموده است اگر چه در آخر  
 نوشته که "و پیران خوب خوب بودند" اما ارادت همچنانکه بر این بیست می گویند بر این تربیت پذیرفتند  
 و در وقت کفن هم می گویند - و در کتب بزرگوار به پیش از حدیث پیش از آمدن علم تحقیقش معنی با حال سبزه پور  
 در هم معبران ما سقوط می رود - دامه علم - که سعید ۲۴ جنوری ۱۹۲۶ - ۱۱۷۸ هجری قمری ۲۸ شهریور ۱۳۹۸ - ۱۱۷۸ هجری قمری

## نقل از کبریا خا

(۱) حضرت راجه سید حامد مرید و خلیفه حضرت قطب برحق محمد بن حسان الحق مانگ پوری است - سند و حال

نه صد هجری سنه ۹۰۰ م

(۲) حضرت راجه سید نور محمد مرید و خلیفه پیر بزرگوار خود راجه سید حامد است - امام پیر حضرت قاضی

بن محمد حضرت حسان الحق مانگ پوری است - و آخر مرید پیران آنحضرت جنین است که چهره حضرت

محمد خرقه خلافت بفرزند دین خود حضرت قاضی ملاحظه فرمایید بر زبان الباقی پیش گذشت که اولین مرید

فرزندم قاضی است مگر تبه قطبیت خواهد رسید - راجه سید حامد فرزند خود حضرت راجه نور را که

شش ماه بود نزد آورده مرید حضرت قاضی شده گردانید - این خبر شنیده حضرت محمد مانگ پوری فرمودند که نمیشکند

حق تعالی بمن داده بود خود گرفت و آنچه بپسرم از زانی داشته بود بفرزند خود نمود - تاریخ وصال

۲۳ رمضان سنه ۹۴۸ م - صحره تاریخ - شش ماه نور بنور جاوید - دیگر سه فکر تاریخ را چردل است

۹۲۸ م  
تاریخ رسول احمد یافت - دیگر فقره - آفتاب نور برآید -  
۹۲۸ م

(۳) حضرت راجه سید مبارک فکر کرده - خلف و خلیفه راجه سید نور است - وقت وفاتش عمر سیر راجه

مجتبی فکر کرده دوازده سال بوده - با صاحب اهل بیت پنج سال دیگر که آن عالی منزلت زلفه مانده بچن

ویست و سه عمر سیر است هجده سال بود - (سال و ماه و تاریخ و حال نوشته)

(۴) حضرت راجه سید مجتبی فکر کرده - صاحب بحر فخر - ذکرش جداگانه نیامده در ضمن احوال حضرت راجه

سید مبارک فکر کرده پیر بزرگوار است آنچه ذکر کرد بر حال اقتصاد نمود

(۵) حضرت راجه سید احمد فکر کرده بن سید مجتبی بن راجه سید مبارک بن راجه سید نور -

(۶) حضرت راجه سید ابراهیم فکر کرده مرید و خلیفه علم خود راجه سید احمد علیه السلام است و نام پیران حضرت

راجه سید احمد علیه السلام از تعلیم علم بزرگوار هر چه در دست شش ماه تکلیف تعلیم او شد و خرخر یافت - تاریخ وصال

۲۲ جمادی الاول سنه ۱۰۲۰ م و قراد اندر دوازده هزار میر -

(۷) حضرت سید شمس فکر کرده تاج الحائنین - از سادات سینه دار است - بزرگان از سینه دار

به سینه آماند در قرین سیدان محوله توابع الآباد سلوک گردیدند - مرید و خلیفه حضرت راجه سید

سید ابراهیم - در میان عالمگیری نوک بود - چون جزب حق بخود می کشید از پادشاه رخصت گرفته فقه

خدمت میکرد - و همراه آنهاست عامل غازی پیر مانگ پوری رسید - پادشاه داشت جزب غازی بود سید

نور خدا رخصت داده بود آنها سرخان بست و ایح قدم حضرت سید ابراهیم بن زری پور را بنام

سید ابراهیم بن زری پور خود مرید ابراهیم تلقین یافته مباحثات را بیاید کمال رسانید - پیر

در راه خدا بنام راجه داده بجا توکل در الآباد لاسعت و عبادت گردانید - رخصت کرده رخصت سیدانه

مشرق الآباد بنا شده کرده است - تاریخ وصال ۱۵ رجب از چهار سنه ۱۰۲۰ م

## علامہ محمد احمد مصباحی صدر انجمن اجدیہ بھیرہ کی تصانیف

- ۱- تدوین قرآن ----- اردو
- ۲- امام احمد رضا اور تصوف ----- //
- ۳- تنقید معجزات کا علمی محاسبہ ----- //
- ۴- شادی اور آداب زندگی ----- //
- ۵- مواہب الجلیل تجلیۃ مدارک التنزیل ۱۲۲۹ھ ----- عربی
- ۶- حدوٰث الفتن و جہاد اعیان السنن ۱۳۲۱ھ ----- //
- ۷- حاشیہ جد الممتار الجزء الثانی ----- //
- ۸- امام احمد رضا کی فقہی بصیرت ----- اردو
- ۹- معین العروض ----- //
- ۱۰- فرائض و آداب متعلم و معلم ----- //
- ۱۱- خلفائے راشدین اور اسلامی نظام اخلاق ----- //
- ۱۲- رسم قرآنی اور اصول کتابت ----- //
- ۱۳- رہنمائے علم و عمل ----- //
- ۱۴- شرک کیا ہے ----- //
- ۱۵- نوائے دل (مجموعہ خطبات) ----- اردو
- ۱۶- امام احمد رضا اور جہان علوم و معارف (ترتیب و تحقیق) ----- اردو
- ۱۷- مقالات مصباحی ----- اردو

الاسلامی نیٹ

www.alislami.net

